عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۱ شمارہ نمبر ۲۰

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

فتنۂ ارتداد کے زمانہ میں اسلام کی تبلیغ کا طریقۂ کار

امریکی یونیورسٹی میں سنسنی پھیل گئی

موجودہ بینکوں کا سود زمانہ جاہلیت میں مروجہ سود سے بدتر ہے

عرب علماء و عالمی شہرت یافتہ ماہرین معاشیات کی رائے

عقیدہ ختم نبوۃ کی اہمیت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

یہ فتنوں کا دور ہے، یہ فتنے کم نہیں ہوں گے
فتنوں کا یہ سیلاب رفتہ رفتہ طوفان بنے گا اور
پھر یہ طوفان جا کر قیامت سے ٹکرائے گا۔

قادیانی پارلیمنٹ کا فیصلہ تسلیم کر کے اس کے منطقی تقاضوں کو قبول کریں۔

ایبٹ آباد میں شاہ جی کی یادیں

جلسہ

ایبٹ آباد (رپورٹ اعجاز احمد)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ۳۱ ویں برسی کے موقع پر اس سال بھی ایبٹ آباد میں حسب روایت عظیم الشان "امیر شریعت کانفرنس" منعقد کی گئی اس کانفرنس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر و اشاعت ہفت روزہ لولاک فیصل آباد کے ایڈیٹر اور ماہنامہ الادیب صاحبزادہ طارق محمود تھے کانفرنس میں تمام مقامی علماء کرام کے علاوہ بہت سی دینی سماجی اور سیاسی تنظیموں کے مقامی قائدین نے شرکت کی جلسہ گاہ عوام سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی کانفرنس کی صدارت پیر طریقت مولانا محمد ایوب الہاشمی نے کی جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض ایک سا جد اعوان نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک اور نعت رسول مقبول کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا اور مولانا حبیب الرحمان مولانا قاضی محمد نواز خان مولانا الطاف الرحمان دتار گل جدون اور تہذیب اعوان مولانا پروفیسر سید افسر علی شاہ مولانا امیر زمان اور مولانا قاری اکبر شاہ نے اپنی تقاریر میں امیر شریعت کی ہستی کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی نے اپنے شعلہ بیان خطاب سے سامعین کو مسحور کیا جیسے ہی مہمان خصوصی صاحبزادہ طارق محمود سٹیج پر جلوہ افروز ہوئے تو ہال فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا صاحبزادہ طارق محمود نے اپنے فصیح و بلیغ اور مقفع و مرصع خطاب میں امیر شریعت کی ہستی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ امیر شریعت جنگ آزادی کے عظیم ہیرو تھے جنہوں نے تمام عمر اس جدوجہد میں گزار دی اور زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند کی صعوبتوں کو جھیلتے ہوئے گزارہ امیر شریعت اور اکابرین احرار کی لازوال قربانیوں کے نتیجے میں یہ ملک آزاد ہوا۔ امیر شریعت اپنے وقت کے سب سے بڑے خطیب تھے اور انہوں نے اپنی تمام خطابت مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کی بیخ کنی پر صرف کر دی انہوں نے ایسی راہ متعین کر دی جس پر چل کر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا انہوں نے موجودہ حکومت کی قادیانیت نوازی پر شدید نکتہ چینی کی اور کہا کہ اسلام کے نام پر برسر اقتدار آنے والے آج قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے سے پس و پیش کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ملک بھر میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر حکومت کی بے حسی قابل مذمت ہے اور حکومت وقت نے اسلامی اقدار کو پس پشت ڈال دیا ہے انہوں نے واضح کیا کہ اگر موجودہ حکومت نے قادیانیت نوازی ترک نہ کی تو اس کا انجام بھی سابقہ مرزائی نواز حکمرانوں جیسا ہوگا انہوں نے عوام سے عہد لیا کہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے خاتمے کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے عوام نے ہاتھ اٹھا کر ان کی تائید کی کانفرنس کا اختتام مولانا قاضی محمد نواز خان کی دعا پر ہوا۔

اخبار ختم نبوت

شیخوپورہ میں مظاہرہ

نونہالان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیر اہتمام سٹی شیخوپورہ میں یوم احتجاج برائے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ وزیر اعظم مسٹر نواز شریف کے وعدے کے باوجود نہیں درج کیا اس سلسلے میں شہر شیخوپورہ کی بڑی بڑی تمام مسجدوں میں تین قراردادیں عوام سے پاس کروائی گئیں

(۱) قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے

(۲) قادیانیوں کا اور ان کی مصنوعات (شیزان) کا اپنے اپنے علاقوں سے مکمل بائیکاٹ کروایا جائے

(۳) ۸، ۹ اکتوبر عالمی ختم نبوت کانفرنس ربوہ میں زیادہ سے زیادہ مسلمان شرکت کریں۔ اور مرزائیوں سے آئین و قانون پر پابندی کروائی جائے۔

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا دورہ شیخوپورہ

تحریر: (مرکزی ناظم اعلیٰ عبدالستار عاصم)

۲۶۔ اگست ۱۹۹۲ء بروز بدھ بوقت ۱۱ بجے صبح قائد ختم نبوت جناب محمد اسماعیل شجاع آبادی نونہالان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے مرکزی دفتر سادات سرائے شرقپور روڈ شیخوپورہ میں تشریف لائے سرپرست اعلیٰ سید امین گیلانی امیر نونہالان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ چوہدری شہباز احمد خان مرکزی ناظم اعلیٰ نونہالان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ عبدالستار عاصم نائب ناظم اعلیٰ مسٹر عبدالقادر اختر جناب مولانا محمد یعقوب نقشبندی خطیب جامع مسجد رشیدیہ شیخوپورہ اور جماعت کے دوسرے ارکان نے مولانا اسماعیل شجاع آبادی کا استقبال کیا مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فتنہ قادیانیت کے خلاف تمام مسلمان متحد ہو کر ان مرتدوں کا مقابلہ کریں ان کے خلاف اس قدر خلوص دل سے کام کریں کہ دنیا بھر سے مرزائی اپنی موت خود مر جائیں اور پورے عالم میں اسلام کا بول بالا ہو انہوں نے کہا کہ تاریخ اسلام میں جب کبھی انقلاب آیا تو صرف نوجوانوں کے ذریعے انقلاب آیا اس لیے ضرورت اس امر کی ہے منظم اسلوب سے عمل پیرا ہوا جائے کامیابی آپ کے قدموں کو سلام کرے گی۔ انہوں نے بڑی تفصیل سے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی انہوں نے ایک حدیث نبوی کی مثال دی اور کہا کہ قیامت کا دن ہوگا اور ایک آدمی دوزخ کے بالکل قریب چلا جائے گا۔ پیچھے سے فرشتے آوازیں دیں گے واپس آ جا آپ کی بات سن کر فرشتہ ایک رجسٹر لائے گا اس شخص نے آپ کی ذات پر ایک درود شریف بھیجا تھا آپ اس شخص کے لیے دعا فرمائیں گے

باقی صفحہ ۳ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۱ | ۱۸ تا ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء | شمارہ نمبر ۲۰

مدیر مسئول : عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱۔ اخبار ختم نبوت ——— ۲
۲۔ پنجابی نظم ——— ۴
۳۔ شاتم رسول کی رہائی کیوں ؟ (اداریہ) ——— ۵
۴۔ شرعی احکام کا مدار ——— ۶
۵۔ امریکی یونیورسٹی میں سنسنی پھیل گئی ——— ۷
۶۔ جمعیت نام ہے جس کا ——— ۹
۷۔ رپورٹ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ——— ۱۱
۸۔ موجودہ بینکوں کا سود ——— ۱۷
۹۔ فتنۂ ارتداد اور تبلیغ کا طریقہ کار ——— ۱۹
۱۰۔ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت ——— ۲۱
۱۱۔ پریس کانفرنس ——— ۲۵
۱۲۔ قادیانی پارلیمنٹ کے فیصلے کو قبول کریں ——— ۲۸
۱۳۔ قادیانیت کو نکال کر دم لیں گے ——— ۳۰
۱۴۔ مولانا احسان الحق انتقال فرما گئے ——— ۳۰
۱۵۔ ختم نبوت یوتھ فورس کی تشکیل ——— ۳۰
۱۶۔ صوبہ سندھ کے جنرل سیکرٹری کا دورہ ——— ۳۱
۱۷۔ عبیداللہ قادیانی کا تبادلہ ——— ۳۱

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر: 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K
PH: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

پنجابی نظم

مرزا قادیانی دی بھنڈیاں

دیکھو مرزے قادیاں والے کیہیاں پائیاں بھنڈیاں۔ کئی قوماں دیاں قوماں کر گیا گندیاں
پہلے بنے مجدد عام۔ مینوں ہندا ہے الہام۔ اک دن ٹُٹ گئی لبس لگام۔ چڑھ گیا چنڈیاں
آکھے میں حسینؓ توں چنگا۔ نالے کرشن جو جاوے گنگا۔ کر و امسلماناں نال دنگا۔ کر کے کاراں مندیاں
آکھے میں ہاں ابراہیمؑ۔ کدھرے موسیٰ بنے کلیم۔ کدھرے احمدؐ نبی کریم۔ بیتاں ہجنج چھنڈیاں
کدھرے عیسیٰ بن کے آوے۔ کدھرے مہدی لقب رکھاوے۔ کدھرے مریم سانگ بناوے۔ پا کے تھڈ نڈیاں
لکھدا اپنی وچہ کتاب۔ بنیا رب میں اندر خواب۔ ہو گیا مینوں پک جناب۔ میں ہاں ایسا بندیاں
اِستوں ہور کی کفر زیادہ۔ آکھے میں ہاں پتر خدادا غیر خدائی تے آمادہ۔ کھلیا کفر منڈیاں
کدھرے کردا پھرے دعائیں۔ ثناء اللہ نوں مگروں لائیں۔ جے میں سچا میریا سائیں۔ میریاں گڈیں جھنڈیاں
ایڈا طبح دا سی خناس۔ اک مقاں کردا ہے بکواس جو نہ ہوون میرے داس۔ اوہ اولاد رنڈیاں
تاں پھر ہو گئے چنگے طور۔ سنو ذرہ کر کے غور اکدن ٹٹی وچہ لاہور۔ اڈ پیا دندیاں

★

شاتم رسول کی رہائی کیوں؟

گذشتہ دنوں قومی اسمبلی میں آئی جے آئی نے شاتم رسول کے لیئے سزائے موت کا بل پیش کیا جس پر خاصی لے دے ہوئی بعض ارکان اسمبلی نے اس موقع پر ایوان کے اندر اپنے خبیث باطن کا مظاہرہ بھی کیا۔ مگر مجموعی اعتبار سے ملک بھر میں اس اقدام کو پسند کیا گیا اور عاشقان رسول نے شاتمین رسول کی سزا کے لیے پیش کئے جانے والے اس بل کو ایک مستحسن پیش رفت قرار دیا۔ ہم نے بھی حکومت کے اس اقدام کو پسند کیا کہ چلو ہماری حکومت کچھ اچھے کام بھی کرنے لگی ہے۔ مگر اس کا کیا علاج کہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ ہی کی مداخلت پر توہین رسالت کے مرتکب مجرم اختر حمید خان کو پولیس کی حراست سے رہا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جمعہ ۲ اکتوبر ۹۲ء کے روزنامہ جسارت کی خبر ملاحظہ ہو۔

”ملتان کی عدالت میں مطلوب اہانت رسول کا اشتہاری ملزم اورنگی پائلٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر اختر حمید خان کو قانون نافذ کرنے والے ادارے نے گرفتار کر کے پولیس کے حوالے کیا اور اعلیٰ حکام کی مداخلت پر بغیر کسی کارروائی کے رہا بھی کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق ملزم اختر حمید خان مقدمہ نمبر ۹۰/۵/۲۵ تھانہ چہلیک ملتان میں زیر دفعہ ۲۹۵۔سی (ت پ) اہانت رسول کا ملزم ہے اور عدالت سے مفرور ہے۔ تاہم فقہ و مسلک کے علماء کے دباؤ کے بعد قانون نافذ کرنے والے ادارے نے گذشتہ رات ملزم کو اس کی رہائش گاہ سے گرفتار کر کے متعلقہ تھانے کے حوالے کیا تھا۔ ذرائع کے مطابق بعد ازاں پولیس نے مبینہ طور پر وزیر اعظم سیکرٹریٹ اور ایس ایس پی ایسٹ ملک خورشید کی مداخلت پر قانونی کارروائی مکمل کئے بغیر فوری طور پر رہا کر دیا۔ ملزم نے اپنے انٹرویو اور اپنی کتاب میں اصحاب رسول اور نبی پر بہتان تراشی کی ہے۔“

(روزنامہ جسارت ۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء)

اب غور کیا جائے کہ موجودہ حکومت کو شاتم رسول کیلئے سزائے موت کے بل پر کس طرح مخلص سمجھا جائے کہ اسی حکومت کے وزیر اعظم صاحب کے سیکرٹریٹ سے توہین رسالت کے مرتکب مجرم کو رہا کرنے کا حکم آتا ہے اور مجرم رہا ہو کر آزاد گھوم رہا ہے جب کہ صورت حال یہ ہے کہ یہ مجرم ملتان کی عدالت کو مطلوب بھی ہے۔ ایسی صورت میں عدالتی نظام کے راستے شاتمین رسول کی سازائیں کس قدر ممکن ہیں یہ امر بھی سامنے آچکا ــــــــ رائج الوقت نظام میں یہی ایک راستہ ہے کہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر انصاف طلب کیا جائے مگر اب یہ بھی ناممکن بنا دیا گیا ہے کیونکہ اگر کسی بگڑا بڑا مچھلی کے خلاف عدالت میں جایا جائے تو ارباب اقتدار ایسے شخص کو سزا سے بچانے کے لیے آموجود ہوتے ہیں۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جب بھی کوئی شخص توہین رسالت کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور اس کے خلاف اسلامیان پاکستان آواز اٹھاتے اور انتظامیہ اس کے خلاف کچھ کرتی ہے تو انسانی حقوق کے نام نہاد محافظ چیخ اٹھتے ہیں کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ چنانچہ موجودہ کیس میں بھی روزنامہ جنگ لاہور کی خبر ملاحظہ ہو۔

دریں اثنا ریومن کمیشن فار ہیومن رائٹس نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے ذمہ دار افراد کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲ اکتوبر ۹۲ء)

انسانی حقوق کا شوشہ اہل یورپ نے چھوڑا ہے۔ اس کے کرتا دھرتا عیسائی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کسی مذہب کی مقدس شخصیات کی اگر کوئی اہانت کا مرتکب ہوتا ہے تو کیا اسے سزا کے بغیر چھوڑ دیا جائے؟

باقی صفحہ ۱۰ پر

شرعی احکام کا مدار

قمری تاریخوں پر کیوں؟

نسیم اللہ اعظمی

انسان قدرت کی دو عظیم نشانیوں سے تاریخ معلوم کرتا ہے۔ شمس و قمر قدرت کی دو بڑی نشانیاں ہیں جن کے طلوع و غروب کا نظام بغیر کسی ادنیٰ فرق کے اپنے قانون گردش کے مطابق چلتا ہے۔ نظام گردش کی یہی یکسانیت اس کی باعث ہوئی کہ آفتاب و ماہتاب کو تاریخ معلوم کرنے کا آلہ بنا دیا جائے۔

جس تاریخ کا مدار چاند پر ہے اسے قمری تاریخ اور جس کا مدار شمسی نظام پر ہے اسے شمسی سال یا شمسی تاریخ کہتے ہیں قمری سال عموماً ۳۵۴ دن اور شمسی سال ۳۶۵ دن کا ہوتا ہے چونکہ تغیر موسم کا دار و مدار سورج پر ہے اسی لیے شمسی سال موسم کے ساتھ پوری مطابقت رکھتا ہے جو مہینہ جس موسم میں پڑتا ہے ہر سال اسی موسم میں پڑے گا۔ اسلام میں عبادات کے معاملہ میں تو قمری حساب کو بطور فرض متعین کیا گیا ہے اور عام معاملات تجارت وغیرہ میں بھی اسی کو پسند کیا گیا ہے اگرچہ شمسی حساب کو بھی ناجائز قرار نہیں دیا بشرطیکہ اس کا رواج اتنا عام نہ ہو جائے کہ لوگ قمری حساب کو بالکل بھلا دیں کیونکہ ایسا کرنے میں عبادات روزہ حج وغیرہ میں خلل لازم آتا ہے۔ جیسا کہ آج کل عام دفتروں اور کاروباری اداروں بلکہ نجی شخصی مکاتبات میں بھی شمسی حساب کا ایسا رواج ہو گیا ہے کہ بہت سے لوگوں کو اسلامی مہینے بھی پورے یاد نہیں ہے یہ شرعی حیثیت کے علاوہ غیرت قومی و ملی کا بھی دیوالیہ پن ہے

(از مرتب معارف القرآن)

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ قمری سال شمسی سال سے گیارہ دن چھوٹا ہوتا ہے یہ نظریہ اس بات پر مبنی ہے کہ قمری سال، سال کے تمام موسم کا ایک چکر لگانے میں گیارہ دن کم ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ بذات خود قمری سال بھی اپنے حساب سے پورا سال ہے بالفرض اگر موسم کا امتیاز ہوتا تو قطعی طور پر یہ کہنا ممکن نہ ہوتا کہ قمری سال چھوٹا ہے یا شمسی سال بڑا ہے

شرعی احکام کی بنیاد قمری تاریخ پر ہے۔ قرآن مجید میں صراحتاً اس کا ذکر آیا ہے۔

یعنی آپ سے چاندوں کی حالت کی تحقیقات کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ وہ چاند آلہ شناخت اوقات ہیں لوگوں کے اور حج کے لیے

ایک دوسری آیت سے سورج کا آلہ شناخت اوقات ہونا بھی معلوم ہوتا ہے۔

پھر مٹایا رات کا نمونہ اور بنایا دن کا نمونہ دیکھنے کو تاکہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا اور تاکہ معلوم کرو گنتی برسوں کی اور حساب۔

اس وقت موضوع بحث یہ ہے کہ شرعی احکام کا مدار قمری تاریخ پر کیوں ہے؟ جب کہ بادی النظر میں شمسی تاریخ زیادہ تام اور کامل نظر آتی ہے

یہ بات ظاہر ہے کہ اسلام کے جن احکام میں اوقات کی رعایت رکھی گئی ہے ان میں ایسی قدرتی چیز کو معیار بنایا گیا ہے جو بالکل عام و ظاہر ہو اور مرور زمانہ سے ان میں تبدیلی نہ ہو مثلاً نماز کے اوقات کو بجائے گھڑی گھنٹے سے متعین کرنے کے سورج کے طلوع و غروب و استواء وغیرہ متعین کیا گیا روزے کی حد طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک رکھی گئی ہے یہی حکمت چاند کو تاریخ کی شناخت کا معیار بنانے میں بھی کار فرما ہے یقینی حد تک تو نہیں تقریبی حد تک چاند کے گھٹنے بڑھنے سے تاریخ کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک چاند کا نصف مغربی حصہ منور ہو چکا ہوتا ہے اور سات ۔ چودہ تاریخ تک نصف آخر بھی منور ہو جاتا ہے اسی طرح چودھویں رات کو چاند پورا ہو جاتا ہے پھر چودہ سے اکیس تک چاند کا نصف مغربی حصہ بے نور ہو جاتا ہے اور اٹھائیس تاریخ کو پورا چاند تاریک ہو جاتا ہے فرض کیجئے ایک شخص کو تاریخ نہیں معلوم ہے اس نے نظر اٹھا کر چاند کو دیکھا کہ اس کا مغربی حصہ آدھے سے کچھ کم روشن ہے جس سے وہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ آج چھ تاریخ ہوگی کیونکہ سات تاریخ کو پورا نصف مغربی حصہ روشن ہو جاتا ہے یا اس نے دیکھا کہ اس کا مغربی حصہ آدھے سے کچھ کم تاریک ہے اور مشرقی حصہ آدھے سے زیادہ روشن ہے تو وہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ چونکہ اکیس تاریخ کو مکمل نصف مغربی حصہ تاریک ہو جاتا ہے اور ابھی یہ حصہ تاریک نہیں ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی ۲۱ تاریخ میں ایک دو روز باقی ہے اور چونکہ سورج میں گھٹنا بڑھنا نہیں پایا جاتا ہے اس لیے سورج کی ٹکیہ دیکھ کر تاریخ کو قریباً حد تک بھی متعین نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ شمسی تاریخ میں جنتری وغیرہ کی زیادہ ضرورت پڑتی ہے اگر کسی کو شمسی تاریخ معلوم نہیں تو سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں کہ جنتری سے کسی سے پوچھ کر معلوم کرے برخلاف اس کے اگر اسے قمری تاریخ دریافت کرنا ہے تو چاند کے روشن اور تاریک حصہ کو دیکھ کر ایک حد تک اندازہ قائم کر سکتا ہے قرآن میں چاند کی مختلف منزلیں مقدر کرنے کی یہی حکمت بیان فرمائی گئی ہے۔

وقدرناہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب۔

ہم نے چاند کی منزلیں مقدر کیں تاکہ گنتی معلوم کرو برسوں کی اور حساب (یونس)

یہیں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ عربوں نے قمری نظام تاریخ کو کیوں اپنایا؟ عرب میں چونکہ لکھنے پڑھنے کا رواج کم تھا سینکڑوں میں کوئی ایک دو ایسا ملتا تھا جو لکھنا پڑھنا جانتا ہو اور شمسی تاریخ میں لکھنے پڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے انہوں نے قمری تاریخ کو اپنایا۔ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ہم امی لوگ ہیں حساب و کتاب نہیں جانتے

باقی صفحہ ۱ پر

اور امریکی یونیورسٹی میں سنسنی پھیل گئی

ایک حالیہ جائزے کے مطابق امریکہ میں غیر شادی شدہ ماؤں کی تعداد ایک کروڑ دس لاکھ ہے اس وقت امریکہ کی آبادی تقریباً تیس کروڑ ہے اتنی آبادی والے ملک میں غیر شادی شدہ ماؤں کی یہ تعداد تہائی زیادہ ہے۔ اور اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ جنسی آوارگی اور بے راہ روی نے امریکی معاشرہ کو کس اخلاقی پستی میں گرا دیا ہے۔ امریکہ میں خاندان کا تصور ختم ہو گیا ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں شادی کے بغیر شوہر بیوی کی طرح زندگی گزار رہے ہیں ہم جنس پرست مردوں اور عورتوں کی ایک بڑی تعداد وہاں موجود ہے اور اپنی ان شرمناک اور قبیح حرکات کا کھلے عام اعتراف کرتی ہے ہم جنس پرستوں کے کلب اور ادارے قائم ہیں اور ان کے بہت سے جریدے بھی شائع ہوتے ہیں منشیات کے استعمال نائٹ کلبوں جوئے خانوں اور جرائم پیشہ افراد کے منظم مافیا گروپوں کے وجود نے جنسی بے راہ روی کے ساتھ مل کر امریکی معاشرہ کو ایک ایسا معاشرہ بنا دیا ہے جہاں اصلاح کی بہت کم گنجائش باقی رہ گئی ہے لیکن اللہ کے کچھ نیک بندے اس امریکی معاشرہ میں پھیلی ہوئی تاریکی میں اسلام کی روشنی پھیلانے میں مصروف ہیں اور امریکیوں کو بتا رہے ہیں کہ ان کے مسائل کا حل اور ذہنی اور سماجی انتشار سے پیدا ہونے والے حالات کی کنجی اسلام ہے وہاں کچھ ایسی پیاسی روحیں جو خود اسلام کے چشمہ فیض تک کھینچی چلی آرہی ہیں ان کو کسی تعلیم یا رہنما کی ضرورت نہیں ہے ذیل کا مضمون ایسی ہی ایک پیاسی روح کے بارے میں ہے جو برسوں تک امریکہ کے بے دین معاشرہ میں پیاسی بھٹکنے کے بعد اب اسلام کے گھنے شجر کے سائے میں زندگی گزار رہی ہے

بارٹن کیلی ایک سیدھی سادی اور نیک طبیعت لڑکی تھی۔ وہ امریکہ کے گمراہ معاشرہ میں خود کو الگ تھلگ محسوس کرتی تھی۔ جب بارٹن کیلی کی عمر تیرہ سال تھی اس وقت اس نے اپنی ماں سے کئی مرتبہ یہ بات کہی تھی کہ وہ بڑی ہونے کے بعد امریکہ میں نہیں رہے گی اس کی ماں اس کی وجہ پوچھتی تو کیلی کوئی واضح جواب نہیں دیتی تھی اور اتنا کہتی کہ اس کو صرف اندرونی طور پر اس بات کا احساس ہے کہ یہ معاشرہ اس کے لیے نہیں ہے۔

بارٹن کیلی بڑی پابندی سے گرجا گھر جاتی تھی بائبل کا مطالعہ کرتی تھی اور بائبل پر لیکچر بھی دیتی تھی وہ گرجا گھر میں اور دوسری تقریبات میں دعائیہ نغمے بھی گاتی تھی کیلی کے والدین اپنی لڑکی کی مذہب پسندی پر بہت خوش تھے۔ وہ کہتے تھے کہ موجودہ امریکی ماحول میں جہاں نوعمر لڑکے اور لڑکیاں جنسی آوارگی اور منشیات کے استعمال میں ڈوبے ہوئے ہیں وہاں ایک لڑکی ایسی بھی ہے جو خود کو اس گندگی سے الگ رکھے ہوئے ہے اور وہ ان کی بیٹی ہے بارٹن کیلی نے کبھی شراب کا ایک گھونٹ بھی نہیں پیا تھا حالانکہ شراب کا دریا اس کے چاروں طرف بہہ رہا تھا۔ منشیات کے استعمال کا تصور تو اس کے ذہن کے کسی کونے میں کبھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنے عیسائی مذہب پر بڑی سختی سے کاربند تھی تو اس کے ذہن میں امریکی معاشرہ کی بہت سی باتوں کے خلاف سوالات ابھرنے شروع ہوئے وہ اکثر یہ سوال کرتی تھی کہ امریکی معاشرہ میں ایسی باتوں پر کھلم کھلا کیوں عمل ہو رہا ہے۔ جو بائبل کی تعلیمات کے سراسر منافی ہیں اس نے جب اپنے والدین اور پادریوں سے اس بارے میں سوالات کیے تو وہ ان کا جواب نہیں دے سکے اور انہوں نے کہا کہ بائبل کی تعلیمات کے برعکس امریکی معاشرہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ وقت کی تبدیلی کی وجہ سے ہے۔ آج کل حالات ماضی کے حالات سے بہت مختلف ہیں بارٹن نے خود سے یہ سوال کرنا شروع کر دیا کہ کیا ایسا مذہب سچا مذہب ہو سکتا ہے جو حالات کو بدلنے کے بجائے خود حالات کے ساتھ بدل جائے

وہ اس سوال پر بحث کرتی تھی لیکن ان بحثوں کا کوئی اطمینان بخش نتیجہ برآمد نہیں ہوا اور بارٹن کیلی کی بے چینی میں اضافہ ہوتا گیا۔ اپنے سوالات کا جواب معلوم کرنے کے لیے اس کی جدوجہد جاری رہی۔ اس کو یقین تھا کہ ایک روز اس کو اپنے سوالات کا جواب ضرور ملے گا۔

جب بارٹن کیلی یونیورسٹی میں داخل ہوئی تو اس کے سوالات کا جواب اس وقت تک نہیں ملا تھا۔ اس کی بے چینی میں بہت اضافہ ہو گیا تھا اور اس نے خود کو کتابوں کے حوالے کر دیا تھا کہ وہ اس کو روشنی دکھائے اسی دوران ایک روز بارٹن کیلی یونیورسٹی لائبریری میں اخبارات کا مطالعہ کر رہی تھی تو اس کی نظر ایک اخبار میں شائع شدہ ایک مضمون پر جا کر رک گئی مضمون کا تعلق رمضان اور روزہ سے تھا۔ بارٹن کیلی نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کبھی کوئی مطالعہ نہیں کیا تھا۔ اسلام کے بارے میں اس کی کوئی رائے نہیں تھی اور امریکی میڈیا کے پروپیگنڈہ کی وجہ سے ایک عام مسلمان کے بارے میں اس کے ذہن میں مسلمانوں کا جو تصور پیدا ہوا تھا۔ وہ یہ تھا کہ ہر مسلمان دہشت پسند ہوتا ہے رمضان اور روزے کے بارے میں مضمون پڑھنے کے بعد بارٹن کیلی کے ذہن میں اسلام کے بارے میں کچھ اور معلومات حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ وہ یونیورسٹی لائبریری میں کافی تلاش کے بعد اسلام کے بارے میں دو کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ وہ دونوں کتابیں عیسائیوں کی تحریر کردہ تھیں۔ اور دونوں میں اسلام کے خلاف نفرت کا پرچار تھا لیکن بارٹن کیلی ایک تعلیم یافتہ اور ذہین لڑکی تھی اس نے ان مصنفین کی رائے کو نظر انداز کر کے ان باتوں پر غور کرنا شروع کر دیا جن پر وہ تنقید اور حملے کر رہے تھے بعد میں بارٹن کیلی نے اسلام کے بارے میں کچھ اور لٹریچر حاصل کر لیا اور اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کے دل میں یہ خیال پیدا

ہوا کہ یہی وہ منزل تو نہیں جس کی تلاش میں وہ برسوں سے بھٹک رہا ہے۔ کچھ مدت کے بعد کیل کا خیال پختہ ہوگیا کہ اس کو جس منزل کی تلاش تھی وہ اسلام ہی ہے اب اس کے سامنے یہ مسئلہ پیدا ہوا کہ اسلام کس طرح قبول کیا جاتا ہے اس مسئلہ کے حل کے لیے وہ واشنگٹن میں سیٹل کے مقام پر واقع اسلامی مرکز پہنچا اس نے پانچ صفحات پر مشتمل ایک سوال نامہ مرکز کے ایک ذمہ دار کے سامنے رکھا اور اس کا جواب مانگا اس کا ایک اہم ترین سوال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تھا کیل کو جب معلوم ہوا کہ اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرے انبیاء اور پیغمبروں کے برابر درجہ حاصل ہے تو اس کے دل کو بہت اطمینان حاصل ہوا۔ چند روز بعد بارٹن کیل نے اس اسلامی مرکز میں اسلام قبول کرلیا اور وہ بارٹن کیل سے سمیہ بارٹن کیل ہوگئی۔ اس نے اسلام قبول کیا تو یونیورسٹی کی تعطیلات چل رہی تھیں۔ یونیورسٹی کی تعطیلات شروع ہوتے وقت وہ عیسائی تھی اور جب یونیورسٹی دوبارہ کھلی تو وہ مسلمان ہوچکی تھی۔

یونیورسٹی کے دوسرے طلباء کو جب بارٹن کیل کے اسلام قبول کرنے کی خبر ملی تو یونیورسٹی میں سنسنی پھیل گئی اس کا ساتر لباس دیکھ کر طلباء و طالبات کو شدید صدمہ ہوا اور اس کا نماز پڑھنا تو ان کے لیے بالکل ہی ناقابل برداشت ہوگیا۔ سمیہ بارٹن کیل ساتر لباس پہننے کے ساتھ ساتھ اپنا سر رومال سے ڈھک لیتی تھی اس کو نیم برہنہ امریکی لباس کی جگہ ساتر لباس پہننے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی کیونکہ وہ ساتر لباس کو اسلامی عقیدہ کا حصہ سمجھ کر قبول کرچکی تھی۔ بطور مسلمان سمیہ پانچ برس تک امریکہ میں مقیم رہی اس نے یہ مدت بہت مشکل حالات میں گزاری۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اس کے حلقہ احباب نے اس کا بائیکاٹ کردیا اور ساتر لباس کی وجہ سے اس کو ملازمت سے برطرف کردیا گیا۔ اتفاق سے سمیہ کی ملاقات ایک سعودی خاندان سے ہوگئی جو امریکہ آیا ہوا تھا تو سمیہ اور اس سعودی خاندان کے درمیان بہت جلد تعلقات استوار ہوگئے اس خاندان کی ایک خاتون نے انگریزی زبان کا علم نہ رکھنے کے باوجود یہ اندازہ لگالیا کہ سمیہ کو بنیادی اسلامی تعلیمات کی سخت ضرورت ہے اس خاتون نے اشاروں کی زبان سے سمیہ کو یہ بتایا کہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے اور پردہ کس طرح کیا جاتا ہے اس خاتون نے سمیہ کو صحیح معنوں میں ایک مسلمان عورت بنایا اور سمیہ اس سعودی خاندان میں اس کے ایک فرد کی طرح گھل مل گئی یہ سعودی خاندان سمیہ کے لیے ایک بڑا سہارا ثابت ہوا۔ یہ سہارا ایک اسلام مخالف معاشرہ میں بہت ضروری تھا۔ ایک نومسلم تنہا اس معاشرہ میں اپنے مذہب کا دفاع نہیں کرسکتی تھی بعد میں اس خاندان اور سمیہ کے درمیان تعلقات اور قربت میں اتنا اضافہ ہوگیا کہ اس خاتون نے سمیہ سے کہا کہ وہ اس کی بہو بن جائے اور اس کے ساتھ سعودی عرب چلے سمیہ نے اس نیک دل خاتون کی یہ تجویز قبول کرلی اور وہ آج آٹھ برسوں سے سعودی عرب میں مقیم ہے اب وہ ایک بیوی ہی نہیں ماں بھی بن چکی ہے۔ وہ جدہ کے ایک اسکول میں شعبہ انگریزی کی انچارج ہے وہ اسلام قبول کرنے والے غیر ملکیوں کو انگریزی میں ابتدائی تعلیم بھی دیتی ہے اس نے کئی نومسلموں کو قرآن شریف حفظ کرنے کے لیے تیار کیا ہے آج سمیہ ایک مطمئن بیوی، ماں اور ٹیچر ہے وہ کہتی ہے کہ آج وہ جو کچھ ہے صرف اللہ کا کرم ہے اللہ نے اس کو ہدایت کی راہ دکھائی اور اس کے دل کو اپنے دین کی روشنی سے منور کردیا۔ (ماخوذ)

ماہنامہ
الہادی
قیمت فی شمارہ ۸ روپے، سالانہ ۹۰ روپے
رابطہ کیجئے
ادارہ صدیقیہ
7210339

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •
لیونا لمیٹڈ کارپٹ • ڈیکورا کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعایت
۴۔ این آر ایونیو نزد چوہدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646655

حمیت نام ہے جس کا

پروفیسر کریم بخش نظامانی

پاکستان میں سیکولرازم اور دینداری کی جدوجہد روز اول ہی سے جاری ہے۔ کبھی سیکولرسٹس کا پلڑا بھاری رہا ہے اور کبھی دینداروں کا۔ اب کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیکولرازم نے بازی جیت لی ہے اور مسز بے نظیر بھٹو میدان میں کھڑی للکار للکار کر پکار رہی ہیں۔ "کون ہوتا ہے حریف مئے مرد افگن عشق" اور دینداری کے چیمپئن منقار زیر پر چپ سادھے ہوئے ہیں۔

شاتم رسولﷺ کے خلاف سزائے موت تجویز کرنے پر مسز بے نظیر نے کسی اچھے ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔ فرماتی ہیں "ملک کے ۱۲ کروڑ عوام ناموس رسالتﷺ کی حفاظت خود کر سکتے ہیں۔ حکومت نے ناموس رسالتﷺ کے سلسلہ میں سزائے موت کا قانون پیش کر کے ملک کو بنیاد پرستوں کی ریاست بنانے کی سازش کی ہے جو کہ بنیادی طور پر قائداعظم کے نظریات کے خلاف ہے اور عوام کے حقوق سلب کرنے کے مترادف ہے اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش ہے...... گواہوں اور شہادتوں کی بنا پر شان رسالت میں گستاخی کرنے والے کو سزا دینا اس لئے معنی نہیں رکھتا کہ ہمارے ملک میں تو ارکان پارلیمنٹ تک کو خرید لیا جاتا ہے اس صورتحال میں کرایہ کے گواہوں کی موجودگی میں انصاف کی توقع نہیں کی جا سکتی؟"

یہ بیان اتنا واضح ہے کہ اس کے دو مطلب نہیں نکالے جا سکتے۔ لیکن اس پر کسی تبصرہ سے پہلے میں شاتم رسولﷺ کے متعلق سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ایک صریح فیصلہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے بہت ہی سخت اقدام کیا۔ کندہ، یمن کے متصل واقع ہے۔ یمن میں جب اسود عنسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو کندہ والوں نے بھی اس کی دعوت پر لبیک کہا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وہاں بھی اپنی فوجیں روانہ فرمائیں۔ اشعث بن قیس نے کندہ اور حضرموت میں بغاوت کی آگ بھڑکائی۔ حضرت ابوبکرؓ کے سالار زیاد نے مہاجر بن ابی امیہ کو فوراً کندہ روانہ کیا۔ اُدھر عکرمہؓ حضرموت میں کامیاب آپریشن فرما رہے تھے۔ ان دونوں حضرات نے سخت کارروائیوں کے بعد اپنے اپنے علاقوں میں منکرین ختم نبوت کو مکمل طور پر تباہ کر دیا اور امن قائم ہو گیا۔ کندہ میں دو گانے والیاں تھیں ایک مغنیہ اپنے اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) گالیاں دیا کرتی تھی (ثم نعوذ باللہ من ذالک) اور دوسری مغنیہ مسلمانوں کی ہجو کرتی تھی۔ مہاجر بن ابی امیہ نے دونوں گانے والیوں کے ہاتھ کاٹ دیئے اور اگلے دانت نکلوا دیئے۔ جب سیدنا ابوبکرؓ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے مہاجر کو خط لکھا جس میں ان کی غلطیاں واضح کیں۔

ثانی اثنین ابوبکر صدیقؓ نے اپنے خط میں لکھا۔ "جو مغنیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی اسے قتل کرنا ضروری تھا کیونکہ شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے والے (شاتم انبیاء) کی سزا دوسری سزاؤں سے مشابہ نہیں ہو سکتی۔ دوسری مغنیہ جو مسلمانوں کی ہجو کیا کرتی تھی، اگر وہ ذمی (غیر مسلم) تھی تو اس سے درگزر کرنا مناسب تھا۔" (بحوالہ ابوبکر صدیقؓ۔ از محمد حسین ہیکل)

ثانی اثنینؓ کا یہ فیصلہ (فتویٰ) بار بار پڑھیئے اور اگر ہمت ہے تو ان پر "بنیاد پرست" اور "ملائیت" کی پھبتی کس کر دیکھئے۔ ملک کے ۱۲ کروڑ عوام دن کے تارے دکھلا دیں گے۔

اب قائد حزب اختلاف کے بیان کی جانب آتے ہیں۔ فرماتی ہیں کہ ملک کے ۱۲ کروڑ عوام خود ہی کسی شاتم رسولﷺ کی چمڑی اُدھیڑ دیں گے۔ اس سلسلہ میں کسی قانون بنانے کی کیا ضرورت تھی۔ (ہم نے ان کے بیان کا بین السطور مطلب یہی سمجھا ہے) گویا دوسرے مجرمین کو تو ریاست ہی سزا دے لیکن شاتم رسولﷺ کو نہیں۔ کسی بھی جرم کے سلسلہ میں سزا کا اختیار ریاست (یا اس کی نمائندگی کرنے والی حکومت) سے چھین کر عوام کے ہاتھ میں دینا انارکی نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا مسز بے نظیر اس ملک میں وہی صورتحال پیدا کرنا چاہتی ہیں جو انقلاب فرانس کے دوران "فال آف بیسٹائیل" کے بعد پیرس شہر میں پیدا ہو گئی تھی کہ سرراہ "عوامی عدالتوں" کے ذریعے لوگوں کی گردنیں "مقدس گلٹینوں" (ہولی گلوٹین) سے کاٹی جاتی تھیں (خدانخواستہ اگر یہاں ایسی صورتحال پیدا ہو گئی (اور میں نہایت سنجیدگی سے کہتا ہوں کہ ہم اس جانب تیزی سے رواں دواں ہیں) تو ہمارے دشمن ورڈز ورتھ کا یہ گیت گنگنائیں گے کہ

BLISS WAS IT IN THAT DAWN TO BE ALIVE
TO BE YOUNG WAS VERY HEAVEN

"اس صبح درخشاں میں صرف زندہ ہونا ہی ایک نعمت تھی اور جوان ہونا تو گویا جنت ہی میں رہنا تھا۔"

محترمہ مزید فرماتی ہیں کہ مسلمانوں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک کی حفاظت کر کے "ملک کو بنیاد پرستوں کی ریاست بنانے کی سازش" کی جا رہی ہے۔ سیکولرسٹوں اور دینداروں کی جنگ کے دوران اول الذکر طبقے نے تین الفاظ کو نہایت ہی کامیاب ہتھیار کے طور پر استعمال کیا ہے یعنی فرقہ پرستی، ملائیت اور بنیاد پرستی۔ تقسیم ہند سے پہلے جب مسلم عوام "پاکستان کا مطلب کیا! لا الہ الا اللہ" کا نعرہ لگاتے تو کانگریس کی طرف سے "فرقہ پرست" کا تیر چلایا جاتا۔ پاکستان بننے کے بعد جب اسلامی آئین اور اسلامی نظام زندگی اور حکومت الٰہیہ کے مطالبات کئے گئے تو جواباً سیکولرسٹوں کی طرف سے "ملائیت، تنگ نظر ملا" کی گولیاں برسائی گئیں اور جب یہ ہتھیار کارآمد نہ رہے تو اب یہودیوں کی ایجاد کردہ "بنیاد پرست" کا بم تحفتاً مسلم دنیا کے سیکولرسٹوں کو موصول ہوا ہے اور محترمہ بے نظیر بھٹو دونوں ہاتھوں سے یہ بم نواز حکومت پر پھینک رہی ہیں اور تمام دینی جماعتوں کے قائدین اس لئے خاموش ہیں کہ مسلم لیگی حکومت کی درگت بن رہی ہے۔ حتیٰ کہ مولانا فضل الرحمن، مولانا شاہ احمد نورانی اور محترم قاضی حسین احمد صاحب نے بھی بے نظیر صاحبہ کے بیانات کا نوٹس نہیں لیا۔

عشق رو در سیاہ چاہ پیر کنعاں را تماشا کن
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را

پاکستان کے مسلمانوں کو یاد ہوگا کہ ذوالفقار علی بھٹو، ایوب خان کو چھوڑ کر جب حزب اختلاف میں آ گئے تو اس وقت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا احتشام الحق مرحوم، مولانا نورانی (جو نئے نئے سیاسی افق پر آئے تھے) اور کئی دوسرے علماء بھی حزب اختلاف کے ساتھ تھے۔ لیکن جب بھٹو نے سوشلزم کا نعرہ لگایا تو تمام علمائے حق نے ڈٹ کر بھٹو مرحوم کی مخالفت کی اور اس بات کی کوئی پروا نہیں کی کہ ان کے اس طرز عمل سے ایوب خان کے ہاتھ مضبوط ہوں گے، اس لئے کہ ان بزرگوں کو "حزب اختلاف کے مفادات" سے

"اسلام کا مفاد" سو برتر تھا۔ مولانا مودودی تو سوشلزم کے مخالفین کے گویا سالار اعلیٰ تھے۔ "ہم دس محاذوں پر لڑیں گے۔ ہم آمریت سے بھی لڑیں گے اور سوشلزم سے بھی۔ جب تک ہمارے جسموں پر سر موجود ہیں، یہاں سوشلزم نہیں آسکتا، یہ ملک امت محمدیہ کا ہے، مارکس کی امت کا نہیں۔"

یہ بیان (جس کا میں نے صرف مفہوم بیان کیا ہے) مولانا مودودی ہی کا ہے اور آج جب مسز بے نظیر صاحبہ شریعت کو سپریم لاء ماننے سے انکار کرتی ہیں اور ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کے لئے تجویز کردہ قانون کو "بنیاد پرستوں کی سازش" قرار دیتی ہیں تو سوشلزم کے مقابلے میں ڈٹ جانے والے علماء کے جانشینوں کی خاموشی پر دل خون کے آنسو روتا ہے اور زبان پر بے ساختہ اقبال کا یہ مصرع آجاتا ہے کہ

"زاغوں کے تصرف میں ہے شاہیں کا نشیمن"

مسز بے نظیر کے مذکورہ بالا بیان میں یہ بھی ہے کہ شہادتوں کی بنا پر شان رسالت میں گستاخی کرنے والے کو سزا دینا اس لئے معنی نہیں رکھتا کہ ہمارے ملک میں تو ارکان پارلیمنٹ تک کو خرید لیا جاتا ہے۔ اس صورتحال میں کرایہ کے گواہوں کی موجودگی میں انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ اس صورتحال میں تو پورے پینل کوڈ پر خط تنسیخ پھیر دیجئے۔ پھر ڈاکوؤں اور چوروں کے لئے یہ سزائیں کیوں؟ قاتلوں اور رہزنوں کیلئے پھانسی اور جیل کیوں؟ منسوخ کردیجئے۔ پینل کوڈ کی دفعہ ۳۰۲ کو یورپ اور امریکہ بھی خوش ہوجائیں گے اور قاتل بھی آپ کے ورکر بن جائیں گے۔ کرایہ کے گواہوں کی موجودگی کے باوجود چوری، ڈاکے، رہزنی اور زنا بالجبر کے مجرمین کی سزاؤں پر تو کوئی اعتراض نہیں۔ صرف بیچارہ "شاتم رسول" ہی ایسا لاڈلا ٹھہرا جس کو کچھ نہ کہا جائے!!

ناطقہ سر بگریباں کہ اسے کیا کہئے۔

ہمارے سیاستدانوں کے پاس نہ تو اتنا وقت ہے اور نہ ہی ان کا یہ ذوق ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں کی جدوجہد کی تاریخ ہی پڑھ لیتے۔ مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ آج مجھے دینی رہنماؤں کو متوجہ کرنے کے لئے یہ الفاظ لکھنے پڑ رہے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کے ان بیانات کے خلاف پورے ملک میں ایک احتجاج اٹھ کھڑا ہوتا جس میں خود پیپلز پارٹی والے بھی شریک ہوتے۔ لیکن یہاں تو دینی و سیاسی جماعتوں کے سربراہان تک خاموش ہیں۔

اس کے برعکس آج سے ٹھیک ۷۱ سال پہلے جب ہم غلام تھے اسی شہر کراچی میں رئیس ملت مولانا محمد علی جوہرؒ انگریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر فرماتے ہیں کہ "اگر مسلمانان ہند کے پاس حکومت برطانیہ سے مقابلہ کرنے کے لئے زیادہ مؤثر قوت ہوتی تو وہ اسلامی قانون کے مطابق آج حکومت کے خلاف اعلان جہاد کردیتے، اگر وہ مسلمان بن کر رہنا چاہتے اور پھر ہمارے اس تنازعے (مقدمہ) کا تصفیہ خالق دینا ہال کے بجائے کسی اور جگہ ہوتا" (یاد رہے کہ مولانا جوہرؒ اور ان کے ساتھیوں پر ۱۹۲۱ء میں بغاوت کا مقدمہ خالق دینا ہال کراچی ہی میں چلایا گیا تھا)۔

'If Indian Musalmans had more effective force at their command to try conclusions with government, they would have been obliged today, by the Islamic law, if they chose to remain Musalmans, to declare Holy War against it, and this dispute of ours would have been in the course of settlement in a very different place from the Khaliqdina Hall.'

(مقدمہ کراچی۔ صفحہ ۶۳)

مقدمے کے چوتھے دن جیوری سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں "مجھے اپنے دفاع میں کچھ نہیں کہنا (ص ۲۱۵) لیکن صاف صاف معاملہ POINTED ISSUE یہ ہے کہ برطانیہ کی رعایا کے لئے خدا کا قانون زیادہ اہم ہے یا انسانی قانون؟ (ص ۲۱۶)

اب میں بھی واضح الفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ پاکستان کے ۱۲ کروڑ عوام کے لئے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا مذکورہ بالا فیصلہ (فتویٰ) زیادہ اہم ہے یا حزب اختلاف کی لیڈر کا بیان؟

بشکریہ روزنامہ جنگ لندن ۲۲/۲۳ اگست ۹۲ء

بقیہ: شرعی احکام

بعثت بالدین الحنیفۃ السہلۃ کا تقاضا بھی یہی تھا کہ سہل ترین اصول اپنایا جائے کیونکہ اس میں ادنیٰ و اعلیٰ سب کی رعایت ہے۔

اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ چاند سے مہینہ کا ختم اور شروع ہونا معلوم ہوجاتا ہے مہینے کے آخری دن نئے چاند کا نظر آجانا پچھلے مہینہ کی انتہاء اور اگلے مہینہ کی ابتداء کی علامت ہوتا ہے شمسی تاریخ اس وصف سے خالی ہے۔

اس کا عظیم فائدہ یہ ہے کہ روزہ، حج، عیدین وغیرہ جو سال کے مخصوص مہینوں کی عبادات ہیں ۳۳ سال میں گھوم کر ہر موسم میں واقع ہوجاتی ہیں کبھی موسم سرما میں کبھی موسم گرما میں اور کبھی برسات کے موسم میں ان عبادات کے مہینے آتے رہتے ہیں۔ بالفرض اگر شمسی سال کی طرح قمری سال کے مہینے بھی ایک ہی موسم میں پڑتے یا شمسی سال کی مشروعیت ہوتی یا مثلاً روزہ ابتداء میں جس موسم میں پڑتا ہر سال اسی موسم میں واقع ہوتا اور حج کے ایام آغاز مشروعیت میں جس موسم میں آتے ہر سال اسی موسم میں واقع ہوتے لہٰذا اگر موسم نامناسب ہوتا تو پریشانیاں دائمی ہوتیں اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا۔

لیکن قمری تاریخ چونکہ ہر موسم کا چکر لگاتی رہتی ہے اس لیے ایسی کوئی پریشانی پیش نہیں آتی۔ یہاں یہ بھی غور کرنے کی بات ہے کہ اوسطاً آدمی کی عمر میں ایک بار یہ عبادتیں ہر موسم میں واقع ہوجاتی ہیں کیونکہ شرعاً عمر تکلیف پندرہ سال ہے یعنی ایک انسان احکام خداوندی کا مکلف پندرہ سال کی عمر میں قرار پاتا ہے اور قمری تاریخ سالانہ موسم کا ایک دور ۳۳ سال میں پورا کرلیتی ہے گویا اڑتالیس سال کی عمر میں یہ عبادتیں ہر موسم میں واقع ہوجاتی ہیں اور آدمی کی زندگی ہر عبادت کو سال کے متفرق حصوں (موسموں) میں پالیتی ہے یہ وہ اسباب و وجوہ ہیں جن کی بناء پر شریعت اسلام نے شمسی تاریخ کے بجائے قمری تاریخ کو اختیار کیا ہے۔

بقیہ: اداریہ

کیا عیسائی اپنی مذہبی مقدس شخصیات کی توہین برداشت کریں گے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کریں گے بلکہ ایسے شخص کو سزا دیں گے اسے انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار نہیں دیں گے۔ اور پھر پاکستان میں تو انسانی حقوق کی تنظیم مشتمل ہی اسلام دشمن افراد پر ہے جن میں قادیانی پیش پیش ہیں ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اختر حمید خان کو گرفتار کرکے سزا دلوائے کہیں ایسا نہ ہو کہ فدایان خاتم النبیین کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوجائے پھر حکومت کو فقط پچھتانے کے سوا کچھ نہیں ملے گا

برمنگھم میں ہونیوالی

عظیم الشان ختمِ نبوّت کانفرنس

رپورٹ: مولانا منظور احمد الحسینی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ساتویں عالمی ختم نبوت کانفرنس بروز اتوار ۱۶ اگست ۱۹۹۲ء سنٹرل مسجد بیلگریو روڈ برمنگھم (برطانیہ) کے وسیع و عریض ہال میں منعقد ہوئی کانفرنس کا آغاز تقریباً دس بجے ہوا پہلی نشست ایک بجے تک جاری رہی جب کہ کھانے اور نماز ظہر کے وقفہ کے بعد سوا دو بجے دوسری نشست شروع ہوئی جو ساڑھے چھ بجے اختتام پذیر ہوئی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خان محمد سجادہ نشین کندیاں شریف میانوالی (پاکستان) کانفرنس کے صدر اور نگران کی حیثیت سے اسٹیج پر موجود رہے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی پہلی نشست کے مہمان خصوصی تھے جب کہ دوسری نشست کے مہمان خصوصی حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ تھے کانفرنس میں تمام تر تقاریر اردو اور انگریزی زبان میں ہوئیں اس کانفرنس سے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مولانا زاہد الراشدی بوسنیا کے مفتی اعظم ڈاکٹر مصطفیٰ سیرک مولانا میاں اجمل قادری مولانا علی رازی مولانا اکرم امین انجینئر نذیر احمد غازی ڈپٹی اٹارنی جنرل لاہور مولانا سلیم دھورات مولانا عبدالرشید ربانی مولانا موسیٰ قاسمی مولانا محمد اکرم طوفانی مولانا محمد سعید خان جناب حسن محمود عودہ مولانا عطاء اللہ شفیق نے خطاب کیا جناب حافظ محمد آدم لیسٹر حافظ حبیب الرحمٰن بانجھڑ اور حاجی محمد صادق گلاسگو نے منظوم کلام سے دلوں کو گرمایا جب کہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف نے ادا کیے اخبارات میں خبریں بھجوانے کے سلسلے میں حضرت مولانا محمد جمیل خان نے خدمات انجام دیں قبل ازیں اس کانفرنس میں شرکت کرنے کے لیے لندن کارڈف برسٹل بریڈفورڈ مانچسٹر بولٹن بری برنلے بلیک برن باٹلے کوونٹری ڈربی پریسٹن راچڈیل ریڈہل ساؤتھمپٹن سوئنڈن اسٹرلنگ ہڈرس فیلڈ بیڈ لنگٹن لیڈز لیسٹر لوٹن نیلسن اولڈھم آکسفورڈ شفیلڈ والسال ایڈنبرا ریڈنگ سوانزی ووکنگ گلاسگو رگبی نوٹنگھم پل ولورہیمپٹن، ناستھ ہیمپٹن آسٹن سلوسنیٹ البانس لورپول نیو کاسل ملڈ برو ڈالسٹن ہیلی فاکس گلاسٹر ڈنکاسٹر کرالوے جارے ڈیفینبری اور دوسرے شہروں سے قافلوں کی شکل میں کوچوں ویگنوں اور کاروں کے ذریعہ اور برمنگھم شہر سے ہزاروں افراد تشریف لائے ایک محتاط اندازے کے مطابق آٹھ تا دس ہزار افراد نے اس کانفرنس میں شرکت کی جوق در جوق قافلے جب عقیدۂ ختم نبوت زندہ باد کے نعرے بلند کرکے مرکزی مسجد میں داخل ہوتے تو پوری فضا معطر معطر ہو جاتی تھی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالرشید ربانی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء برطانیہ نے کہا۔

اس وقت مسلمانوں کے خلاف دنیا بھر میں جا سی اور مذہبی طور پر جو لوگ ریشہ دوانیاں کر رہے ہیں وہ عالم اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں ان سے ہم سب کو خبردار رہنا چاہیے الحمدللہ یہ ساتویں ختم نبوت کانفرنس ہو رہی ہے ان کانفرنسوں اور لٹریچر کے ذریعہ آپ حضرات میں یہ بیداری پیدا ہو چکی ہے

انہوں نے کہا دس سال پہلے برطانیہ کی نوجوان نسل یہ نہیں جانتی تھی کہ قادیانیوں کے کیا عقائد ہیں۔ قادیانی یہ دھوکہ دیتے رہے ہیں کہ ہم کلمہ پڑھتے ہیں ہم نماز پڑھتے ہیں ہم میں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہے مگر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مسلسل کوششوں علماء حق کی جدوجہد اور اہل حق کی قربانیوں سے اب برطانیہ کا بچہ بچہ پہچان چکا ہے کہ قادیانی مرتد ہیں وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کو چیلنج کیا کہ اگر وہ واقعی اپنے مذہب میں سچے ہیں تو کھل کر اپنے آپ کو قادیانی کہیں اشتباہ کی فضا کو ختم کریں آخر میں انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ قادیانیوں سے ہر قسم کا بائیکاٹ کریں۔

مولانا عطاء اللہ شفیق (رحیم یار خان) نے کہا آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے مشن میں کامیاب ہے اس جماعت نے قادیانی سازشوں کو ناکام بنایا ہے انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ مساجد اور علماء کرام سے رابطہ رکھیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر پڑھیں اور اس کو پھیلائیں۔

مولانا محمد سعید خان نے کہا کہ قادیانی مرتد سے بدتر زندیق ہیں انہوں نے کہا زندیق وہ ہے جو اپنے کفریہ عقائد کو اسلام کے رنگ میں پیش کرتا ہو اسلام کے قطعی متواتر عقائد کے خلاف قرآن و سنت کی تاویلیں کرتا ہو انہوں نے کہا قادیانیوں کا زندیق ہونا بالکل واضح ہے کیونکہ ان کے عقائد اسلامی عقائد کے قطعی خلاف ہیں وہ قرآن سنت کی نصوص میں غلط سلط تاویلیں کر کے جاہلوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ خود تو وہ پکے سچے مسلمان ہیں ان کے سوا باقی پوری امت مسلمہ کافر و بے ایمان ہے۔ انہوں نے کہا کہ زندیق کا حکم مرتد سے بھی سخت ہے۔

مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ مرزا طاہر نے اپنے حالیہ سالانہ جلسہ برطانیہ ۳۱ جولائی یکم اور دو اگست ۱۹۹۲ء میں جو ٹلفورڈ سرے لندن میں منعقد ہوا تھا علماء کرام کے خلاف کیچڑ اچھالا ہے اور انہیں تنقید کا نشانہ بنایا ہے انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے شہر "ربوہ" میں جس سے مرزا طاہر فرار اختیار کر چکا ہے۔ وہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے خود خاندان مرزا قادیانی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمیں سب معلوم ہے مگر بیان کی اجازت نہیں دیتی مرزا طاہر کا سارا خاندان گندا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر کو چاہیے کہ ذرا تاریخ محمودیت "شہر سدوم" "کمالات محمودیہ" "ربوہ کا پوپ" اور اس سلسلہ میں لکھی ہوئی دوسری کتابیں پڑھ لیں

جو مرزا طاہر کے والد مرزا محمود احمد کے حالات پر خصوصی طور پر لکھی گئی ہے اس شہر سدوم میں حوالہ موجود ہے کہ مرزا محمود احمد نے خود اپنی تیرہ سالہ بیٹی سے زنا کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کی آڑ لے کر شہوت پرستی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی عصمت سے جو ہولی کھیلی جاتی ہے وہ ناقابل بیان ہے تقدس و خلافت کے پردے میں عیاشیوں کا ایک وسیع جال بچھا ہوا ہے جس میں بھولے لڑکوں اور لڑکیوں کو مذہب کے نام پر قابو کیا جاتا ہے انہوں نے کہا مجھے معلوم ہے کہ نام نہاد قصر خلافت کے خاندان مقدس میں کیسے کیسے رنگین و سنگین واقعات رونما ہوتے ہیں اگر مرزا طاہر علماء کے خلاف ہرزہ سرائی سے باز نہ آئے تو وقت آنے پر وہ تمام حالات بتلائے جا سکتے ہیں۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ پہلے اجلاس کے آخری مقرر تھے۔ انہوں نے اپنے طویل خطاب میں قادیانیت کے خدوخال کو خوب واضح کیا انہوں نے کہا کہ یہ کانفرنس مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت عطا نہیں کی جائے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا دامن اللہ تعالیٰ نے قیامت تک پھیلا دیا ہے زمان و مکان کی تمام وسعتیں سمٹ گئی ہیں اور ایک محلے کی حیثیت اختیار کر گئی ہیں مولانا نے کہا کہ مرزا قادیانی کی سیرت اس کی تحریر اور اس کی تقریر کا ایک ایک حرف گواہی دیتا ہے کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے انہوں نے کہا کہ میں پوری بصیرت کے ساتھ کہتا ہوں اور مسجد میں باوضو ہو کر مسجد میں بیٹھ کر کہتا ہوں کہ میں نے مرزا قادیانی کی کسی کتاب کو جب کھولا ہے اس میں سے جھوٹ نکلا ہے ورق پلٹنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئی جو کتاب کھولتا ہوں اس کا دجل و فریب سیاہ رات کی طرح چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔

انہوں نے کہا جو میری طرف کوئی غلط بات منسوب کرتا ہے جھوٹا وہ بھی ہے اور جو بندوں کے ساتھ معاملات میں جھوٹ بولتا ہے وہ بھی جھوٹا ہے لیکن خدا کا نام لے کر جو جھوٹ بولتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جو افترا کرتا ہے جھوٹ باندھتا ہے اس سے بڑا دنیا میں جھوٹا کون ہے۔

پہلے اجلاس کی کارروائی ٹھیک ایک بجے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تقریر اور حضرت شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی ٹھیک سوا دو بجے عمل میں آئی تلاوت کلام پاک جناب قاری قربان صاحب نے کی جبکہ مولانا قاری حبیب الرحمن اور مولانا آدم صاحب پیرٹر کے صاحبزادے جناب حافظ محمد آدم صاحب نے نعتیں پیش فرمائیں۔

سب سے پہلے جناب حسن محمود کو دعوت خطاب دی گئی وہ تشریف لائے اور انہوں نے انگریزی میں خطاب کیا اپنی تقریر میں انہوں نے اپنے مسلمان ہونے کا پس منظر بیان کیا۔ انہوں نے کہا میں پہلے قادیانی تھا حق تعالیٰ شانہ نے مجھے صراط مستقیم دکھائی اور میں نے اسلام قبول کیا یہ میرا قادیانیت کو چھوڑنا مرزا طاہر اور اس کے اذناب پر بجلی بن کر گرا اور انہوں نے میرے خلاف خوب پروپیگنڈہ کیا لیکن بحمدہ تعالیٰ اس کا مجھ پر کوئی اثر نہ ہوا کیونکہ میں نے علم اور دلائل کی بنیاد پر قادیانی جھوٹے مذہب کو خیرباد کہا تھا انہوں نے کہا میں تمام قادیانیوں کو سچے مذہب اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ وہ ضد بازی اور ہٹ دھرمی سے باز آئیں اور مرزا قادیانی کی لعنت کا طوق اپنے گلے سے اتار دیں۔ اللہ کے جواب میں لکھی ہوئی کتابوں اور لٹریچر کا بغور مطالعہ کریں۔ وہ مسلمانوں کی طرف سے منعقد کردہ ختم نبوت کی کانفرنسوں اور جلسوں میں شریک ہو کر استفادہ کریں گے تو ان شاء اللہ ان کے لیے حقیقت تک پہنچنا آسان ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا بعض لوگوں کو انہوں نے دھوکہ دے کر مراکش میں قادیانی بنایا تھا جب ان پر دھوکہ کھلا تو وہ قادیانیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے جن کی تعداد ۵۰ ہے اسی طرح سے الجزائر میں ایک قادیانی خاندان فلسطین میں ایک قادیانی خاندان قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہو چکا ہے سویڈن میں میرے حقیقی بھائی بھی باطل مذہب قادیانیت کو چھوڑ کر دامن مصطفوی میں پناہ لے چکے ہیں انہوں نے مسلمانوں کو تلقین کی کہ وہ اس فتنے کے مقابلے میں اپنی توانائیاں صرف کرتے رہیں۔

آپ کے بعد حضرت مولانا موسیٰ قاسمی سیکرٹری جنرل مرکزی جمعیت علماء برطانیہ اسٹیج پر تشریف لائے آپ نے صرف ۲ منٹ بیان کیا مگر اس میں آپ نے مجمع کو جگا کر رکھ دیا سب مجمع کو کھڑا کر کے اقرار کرایا کہ ہم ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی جانیں قربان کر دینے کے لیے تیار ہیں۔

دوسرے اجلاس کے تیسرے مقرر فاضل نوجوان حضرت مولانا سلیم دہرات لیسٹر تھے جنہوں نے انگلش میں نہایت ولولہ انگیز تقریر کی آپ نے خطبہ کے بعد اپنی تقریر کی ابتدا ان اشعار سے کی۔

محمد ہی کے دم سے افتخار آدمیت ہے
محمد جان ملت شان ملت آن ملت ہے
اس آقا نے سب ادیان و ملل منسوخ کر ڈالے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ہمارا منصب ختم رسالت ہے

انہوں نے کہا قادیانیت اسلام کے متوازی ایک الگ دین ہے قادیانی ٹولے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا غلام قادیانی کو اپنا نبی بنایا ہے جبکہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ شانہ کے آخری نبی اور آخری رسول ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ اس کے ماننے والے کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

انہوں نے انگریزی میں گرجدار آواز میں کہا کہ مرزا قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین کی ہے جو ناقابل برداشت ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ نعوذ باللہ محمد رسول اللہ ہے ایک غلطی کا ازالہ ص ۳ میں اس نے یہی لکھا ہے۔

انہوں نے کہا مرزا قادیانی جھوٹا تھا اس لیے اس

کا نام نہاد فرشتہ ٹیچی ٹیچی جھوٹ بولتا تھا۔ انہوں نے کہا مرزا قادیانی کے فراڈ کی کہانی خود اسی کی زبانی اس کی کتابوں میں ملتی ہے، براہین احمدیہ جو مرزا کی پہلی تصنیف ہے۔ اس میں اس نے لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ پچاس جلدیں لکھوں گا مگر صرف پانچ جلدیں لکھ کر خاموش ہوگیا اور پانچویں جلد کے دیباچہ میں لکھ دیا کہ پانچ اور پچاس میں کیونکہ صرف ایک نقطہ کا فرق ہے لہٰذا وہ وعدہ پورا ہوگیا انہوں نے کہا اس سے بڑھ کر بھی کوئی جھوٹ فراڈ خیانت اور وعدہ خلافی ہو سکتی ہے۔

آخر میں انہوں نے ان خوبصورت اردو اشعار پر اپنی تقریر کو ختم کیا

سن لو سب مرزائیو! سلیم تم سے کہتا ہے
جب ایمان پہ بازی بن جائے ہمیں سر کٹوانا آتا ہے
یہ عہد نبھائیں گے ہمیں عہد نبھانا آتا ہے
ناموس رسالت کی خاطر ہمیں گھر بار لٹانا آتا ہے

مولانا سلیم وسیرات کے بعد حضرت مولانا ولی رازی جو حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع کے منجھلے صاحبزادے ہیں؛ مصنف مشہور کتاب ہادی عالم نے خطاب کرتے ہوئے کہا قادیانی جماعت دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں وہ پاکستان کے آئین سے غداری کے مرتکب اور مسلمانوں کو ہر آن نقصان پہنچانے اور ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اس صورت میں کس طرح یہ بات زیبا ہے کہ مسلمان ان کے ساتھ تعلقات رکھیں اور ان سے معاملہ کریں قادیانی جماعت کے ساتھ سماجی اور اقتصادی تعلقات رکھنا دینی حمیت کے خلاف ہے

حضرت مولانا ولی رازی کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا زاہد الراشدی کو دعوت خطاب دی گئی آپ نے انسانی بنیادی حقوق اور قادیانی پروپیگنڈہ کے عنوان پر مفصل اور مدلل خطاب فرمایا آپ نے کہا یہ بات طے شدہ ہے کہ قادیانیوں کا مذہب الگ ہے اور ہمارا مذہب الگ ہے جب دونوں کا مذہب الگ الگ ہے تو اسلام کا نام ایک فریق استعمال کرے گا، دوسرا نہیں انہوں نے کہا اسلام کا نام اسلام کا ٹریڈ مارک اسلام کی نشانیاں "مسجد، ام المومنین، امیر المومنین، خلیفہ، صحابی، اصطلاحات جو اسلام کے ساتھ اسلام کی پہچان بن چکی ہیں دونوں فریق میں سے ایک نے استعمال کرنا ہے انہوں نے کہا کہ خدا کے گھر میں بیٹھے ہیں انصاف سے کہیے یہ اصطلاحات یہ ٹریڈ مارک یہ لیبل یہ عنوان کس فریق کا حق ہے جس کا قبضہ چودہ سو سال سے ہے یا جو ایک سو سال سے دعویدار ہے؟ ظاہر ہے صرف مسلمانوں کا حق ہے۔

انہوں نے کہا قادیانیوں کا ہمارا لیبل اور ہمارے شعائر کو استعمال کرنا ایک بہت بڑا فراڈ اور دھوکہ ہے انہوں نے کہا ہمارا دعویٰ صرف یہ ہے نبوت کا دعویٰ تو صرف بہاء اللہ نے بھی کیا تھا بہائی بھی ہم سے الگ مذہب ہے ان کو بھی ہم کافر کہتے ہیں لیکن ان کے خلاف ہم نے کبھی کیمپین نہیں کی وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اسلام کا لیبل اپنے اوپر چسپاں نہیں کرتے لہٰذا ہمارا ان سے جھگڑا نہیں

قادیانیوں کے ساتھ تنازعہ یہ ہے مذہب نیا ہے لیبل ہی ہے نام ہمارا استعمال کرتے ہیں یہ فراڈ دھوکہ فریب ہے ہم دنیا بھر کے قانون والوں انصاف پسندوں سے انصاف کی دہائی دیتے ہیں

انہوں نے کہا صدر ضیاء الحق کا صدارتی آرڈیننس شعائر اسلامی کے تحفظ کے لیے نافذ کیا گیا ہے جو ہمارا حق ہے اور قادیانی ہمارے حق کو پامال کر رہے ہیں

انہوں نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ مرزا طاہر احمد مغربی میڈیا اور مغربی لابیوں کے سہارے پر دنیا بھر میں صدارتی آرڈیننس کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا عنوان دے کر پاکستان کو بدنام کر رہا ہے

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی نے کہا جس دور سے ہم گزر رہے ہیں یہ فتنوں کا دور ہے فتنوں کا سیلاب رفتہ رفتہ طوفان بنے گا اور پھر یہ طوفان جاکر قیامت سے ٹکرائے گا وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو اپنی ساری توانائیاں اور طاقتیں اس سیلاب کی روک تھام کے لیے صرف کرتے رہیں گے

انہوں نے کہا کہ پاکستان بن جانے کے بعد ہماری حکومتوں پر ایسے افراد مسلط رہے بلکہ حکومتوں میں خود قادیانی داخل رہے پاکستان کی جو سب سے پہلی حکومت بنی اس میں سر ظفر اللہ پاکستان کا وزیر خارجہ تھا انہوں نے کہا ہماری حکومتوں کا یہ فرض بنتا تھا کہ سب سے پہلے نمبر پر وہ کام کرتے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی کیا تھا کہ جتنے جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنے تھے ان سب کا قلع قمع کیا۔

انہوں نے کہا (جب حکومتوں نے اس کام کو نہیں کیا) تو پھر مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس فتنہ قادیانیت کے خلاف تحریکیں چلائیں پہلی تحریک ۱۹۵۳ء میں چلی جس کے اندر صرف لاہور میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کیں وقتی طور پہ وہ تحریک بظاہر ناکام ہوگئی لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے میں دی جانے والی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی ۱۹۷۴ء میں شہیدوں کا خون رنگ لایا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح مبین عطا فرمائی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ انہوں نے کہا پھر جنرل محمد ضیاء الحق شہید نے ایسا آرڈیننس نافذ کیا ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں قادیانیوں کو شعائر اسلامیہ کے استعمال کی جرأت نہیں رہی۔

انہوں نے کہا یہ قادیانی فتنہ وہاں سے ناکام ہوکر اب یہاں برطانیہ میں آگیا ہے اور بہت سوچ سمجھ کر انہوں نے یورپ کے مسلمانوں کو نشانہ بنانے کا قدم اٹھایا ہے۔ اس طرح سے کہ سیاسی پناہ کے نام پہ لوگوں سے فارم پر کرواتے ہیں پھر ان کو قادیانی بناتے ہیں انہوں نے کہا یاد رکھیے جو شخص کلمہ کفر زبان سے نکالتا ہے یا تحریر پر دستخط کرتا ہے تو اس پر کفر کا فتویٰ لگتا ہے جب تک وہ اپنے ایمان کی تجدید نہیں کرے گا ہم اس کو کافر ہی مانیں گے۔

انہوں نے کہا برطانیہ کے مسلمانوں کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے وہ اپنے بچوں اور اپنی نسلوں کو اس فتنے سے بچانے کے لیے جو اقدامات ہوسکتے ہیں کریں۔

جناب نذیر احمد غازی ڈپٹی اٹارنی جنرل لاہور پنجاب نے کہا مرزا قادیانی ایک شریف انسان نہیں تھا اس نے اپنی کتابوں میں ایسی ایسی باتیں تحریر کی ہیں جن کو کسی شریف

نقل میں پڑھ نہیں سکتے۔ انہوں نے کہا پوری کائنات میں جہاں جہاں رحمت کا جذبہ موجود ہے خواہ ماں کے دل میں اپنے بیٹے کے لیے شاگرد کے دل میں اپنے استاد کے لیے مرید کے دل میں اپنے مرشد کے لیے جہاں جہاں کائنات میں یہ رحمت کا جذبہ موجود ہے وہ رحمۃ للعالمین کی رحمت کا پرتو ہے اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے اپنا رشتہ رحمت کائنات سے منقطع کر لیتا ہے اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لا کر دین کو ہر اعتبار سے مکمل کر دیا تکمیل نبوت و رسالت ہو گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کسی ہدایت دینے والے کی ضرورت نہیں اب قیامت تک کے لیے ہدایت اور نجات صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ وابستہ ہے

اہلحدیث مکتبہ فکر کے ممتاز راہنما مولانا خرم بشیر امین نے بوسنیا کے دو ممتاز دینی راہنماؤں کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یورپ میں دو مسلمان ملک ہیں ایک البانیہ دوسرا بوزنیا۔ بوزنیا میں ۶۰ فیصد سے زیادہ آبادی مسلمانوں کی ہے آج وہاں بچوں بوڑھوں عورتوں کو مارا جا رہا ہے مسلمان بچیوں کی عزت لوٹی جا رہی ہے علماء کرام کی گردنیں کاٹ کر ناک کان کاٹا جا رہا ہے وہاں اتنا بڑا ظلم ہو رہا ہے کہ اس بیسویں صدی میں یہ مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ ہے مسلمانوں کو اس سلسلے میں آواز اٹھانی چاہیے چنانچہ انہوں نے بوزنیا کے دو مسلمان راہنماؤں کا تعارف کرایا جن میں سے ایک ڈاکٹر مصطفیٰ سیرک تھے جو وہاں کے مفتی اعظم ہیں

حضرت مولانا میاں محمد اجمل قادری لاہور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم برصغیر کے علماء کرام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جن کی قربانیوں کی وجہ سے آج وہاں اسلامی تشخص محفوظ ہے انہوں نے کہا یہی وجہ ہے قادیانی لیڈر برطانیہ میں بیٹھ کر بھی برصغیر کے علماء کرام سے کانپ رہا ہے کیونکہ وہاں کے علماء کرام جاگ رہے ہیں جس دن پاکستان کے علماء کرام سو گئے اس دن عوام کی قسمت بھی سو گئی۔

انہوں نے کہا جو قومیں اپنے اکابر سے رابطہ توڑ لیتی ہیں وہ قومیں باقی نہیں رہا کرتیں انہوں نے کہا عقیدہ ختم نبوت آپ حضرات اپنے بچوں کو سمجھائیں تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اس کو محفوظ رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں شیزان قادیانیوں کی کمپنی ہے اس کو کنگال بنا دیں۔ انہوں نے کہا قادیانیت ایک رستا ہوا ناسور ہے جس کی بدبو اور سڑاند سے پوری انسانیت پریشان ہے۔

انہوں نے کہا کہ آپ سچے باشعور مسلمان بنیں بے حس اور مردہ ضمیر نہ بنیں قادیانیت کے مسئلے کو سمجھیں اور اس کی تہہ تک پہنچیں۔

انہوں نے کہا علماء کرام نے اس فتنہ کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے بڑی محنتیں کی ہیں اور اب یہ محنت یہاں ہو گی علماء کرام کا قافلہ قادیانی فتنہ کے تعاقب میں نکلا ہے آپ حضرات کا فرض ہے کہ ان کے ساتھ مل کر قریہ قریہ کوچہ کوچہ ختم نبوت کی دعوت کو پھیلائیں

مولانا عبدالحی عابد نے کہا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے ابتدا ہوئی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہا ہوئی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ کی امت آخری امت ہے آپ کی کتاب قرآن مجید آخری کتاب ہے جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ

طاہر احمد نے اپنی وطن دشمنی کو ایک بار پھر آشکار کر دیا ہے۔ ماہ رواں کے آغاز میں ٹل فورڈ لندن میں قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں بھارتی ہائی کمشنر کی شمولیت اور ان کے خطاب میں قادیانیوں کی نام نہاد مظلومیت انسانی حقوق اور پاکستان سے قادیانیوں کی مبینہ جلاوطنی کا تذکرہ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے کہ مرزا طاہر احمد کا بھارتی حکومت کے ساتھ گٹھ جوڑ موجود ہے یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس صورت حال کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیا جائے اور وہ تمام اقدامات بلا تاخیر کیے جائیں جو قادیانی گروہ کی وطن دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے ضروری ہیں۔

نفاذ اسلام اور مطالبات ختم نبوت: یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قیام پاکستان کے بنیادی مقصد یعنی اسلامی نظام کے عملی اور مکمل نفاذ کے لیے گومگو کی پالیسی ترک کر کے فوری اور عملی اقدامات کیے جائیں اور قرآن و سنت کی غیر مشروط بالادستی کی آئینی ترمیم بلا تاخیر پارلیمنٹ سے منظور کرا کے غیر اسلامی قوانین اور اسلام کے خاتمہ کی راہ ہموار کی جائے نیز یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام مطالبات کو منظور کیا جائے، اور اس سلسلہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قومی اسمبلی میں پیش کر کے انہیں قانونی شکل دی جائے علاوہ ازیں یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس اور دیگر نافذ شدہ اسلامی قوانین پر موثر عملدرآمد کا اہتمام کیا جائے اور اس سلسلہ میں پائی جانے والی بے یقینی کو ختم کرنے کے لیے عملی اور موثر اقدامات کیے جائیں

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ: یہ اجتماع قادیانیوں کے مسلمانوں سے الگ تشخص کو یقینی بنانے

کرتا ہے وہ اور اس کے ماننے والے کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

بعد ازاں حاجی محمد صادق گل سگو نے رد قادیانیت پر اپنے جذبات کا اظہار اپنے کلام میں پیش کیا

بڑے مزے کی بات ہے رکھنا ذرا دھیان میں
مدت ہوئی ابلیس کا دورہ تھا قادیان میں

بعد ازاں کانفرنس میں قراردادیں پیش کی گئیں جو درج ذیل ہیں۔

مرکزی جامع مسجد برمنگھم (برطانیہ) میں ۱۶ اگست ۹۲ء کو منعقد ہونے والی ساتویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس کی منظور کردہ

قرار دادیں

بوسنیا کے مظلوم مسلمان: فدایانِ ختم نبوت کا یہ عظیم اجتماع بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے وحشیانہ مظالم اور نہتے شہریوں کے قتل عام کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس سلسلہ میں نام نہاد بڑی طاقتوں اور مسلم حکمرانوں کی سرد مہری کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے بوسنیا کے مسلمانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ اس سلسلہ میں عالم اسلام کی ذمہ داری اور کردار کے تعین کے لیے فوری طور پر مسلم سربراہ کانفرنس طلب کی جائے اور مسلم حکومتیں احتجاجی مراسلوں اور بیانات پر وقت ضائع کرنے کی بجائے بوسنیا کے مسلمانوں کو مکمل طور پر ذبح ہونے سے بچانے کے لیے ہنگامی عملی اقدامات کریں۔ یہ اجتماع بوسنیا کے مسلمانوں کی امداد کے لیے سعودی حکومت کے اقدامات کی تحسین کرتا ہے مگر انہیں ناکافی اور وقتی قرار دیتے ہوئے بوسنیا کی آزادی، خود مختاری اور اسلامی حیثیت کے تحفظ کے لیے تمام مسلم حکومتوں کے مشترکہ جرأتمندانہ موقف اور کردار کو انتہائی ناگزیر تصور کرتا ہے۔

قادیانی سرگرمیاں: یہ اجتماع اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف قادیانی گروہ کی مسلسل پراپیگنڈہ مہم کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس حقیقت کی نشاندہی ضروری سمجھتا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے خلاف مغربی لابیوں، اسرائیل اور بھارت کی معاندانہ مہم میں شریک کار بن کر قادیانی امت کے سربراہ مرزا اور اس سلسلہ میں آئینی و قانونی فیصلوں پر عملدرآمد کے لیے ضروری سمجھتا ہے کہ پاکستان کے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے ہر شہری کی مذہبی حیثیت کا تعین کر دیا جائے اور اب جبکہ ملک بھر میں تمام شہریوں کو کمپیوٹر سسٹم پر از سر نو شناختی کارڈ جاری کیے جا رہے ہیں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس موقع کو ضائع نہ کیا جائے اور حکومت کے ذمہ دار حضرات کے وعدوں اور اعلانات کے مطابق شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ فی الفور بڑھا کر اس دیرینہ مسئلہ کو حل کیا جائے۔

مغربی لابیوں کی قادیانیت نوازی: یہ اجتماع مغربی لابیوں کی طرف سے انسانی حقوق کے نام پر قادیانیوں کی مسلسل پشت پناہی اور اسلامی قوانین و احکام کے خلاف نفرت انگیز پراپیگنڈہ پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے اور مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں بالخصوص علماء اور دانشوروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور مغرب کی رائے عامہ کو حقائق سے آگاہ کرنے، اسلام دشمن لابیوں کے پراپیگنڈہ کے اثرات کو زائل کرنے اور اسلام کے عادلانہ نظام و قوانین کو صحیح طور پر سامنے لانے کے لیے موثر اور سائنٹیفک انداز میں اپنی کوششوں کو منظم کریں۔

قادیانی مسلم تعلقات: یہ اجتماع ہر اس خطہ کے مسلمانوں سے جہاں قادیانی رہائش پذیر ہیں اپیل کرتا ہے کہ جب تک قادیانی گروہ اپنی شناخت کو مسلمانوں سے الگ کر کے اشتباہ اور فریب کی فضا کو ختم نہیں کرتا مسلمان عوام قادیانیوں کے ساتھ تعلقات اور معاملات کی ہر ایسی صورت سے مکمل طور پر گریز کریں۔ جو اشتباہ کو قائم رکھنے کے قادیانی طرز عمل کی تقویت کا باعث بن سکتی ہو اور نئی نسل کو اس گمراہ کن اشتباہ سے بچانے کے لیے قادیانیوں کے ساتھ لین دین اور تعلقات میں مکمل احتیاط سے کام لیں۔

پاک فوج میں قادیانی اثر و نفوذ: یہ اجتماع پاکستان کی مسلح افواج میں قادیانیوں کے اثر و نفوذ میں دوبارہ اثر و نفوذ پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس صورت حال کا نوٹس لیا جائے اور جہاد کو حرام سمجھنے کا عقیدہ رکھنے والے قادیانی گروہ کے افراد کی پاک فوج میں بھرتی کے جواز کا از سر نو جائزہ لے کر مسلح افواج کو قادیانیوں سے پاک کرنے کے اقدامات کیے جائیں۔

افغان مجاہدین سے اپیل: یہ اجتماع افغانستان میں خانہ جنگی کی موجودہ صورت حال کو انتہائی افسوسناک قرار دیتا ہے اور افغان مجاہدین کی تمام جماعتوں کے قائدین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ خدا کے لیے دشمن کی سازش کو پہچانیں اور تیرہ سالہ تاریخی جہاد افغانستان کے اثرات و ثمرات کو خود اپنے ہاتھوں ضائع نہ کریں۔ یہ اجتماع افغان قائدین سے اپیل کرتا ہے کہ وہ باہمی اختلافات کو گفت و شنید کے ذریعے طے کریں اور باہمی خانہ جنگی کو بلا تاخیر ختم کر کے افغان عوام کے خون کو مزید بہنے سے بچائیں۔ یہ اجتماع تمام مسلم حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

جہادِ آزادیٔ کشمیر: یہ اجتماع کشمیر میں آزادی کی جنگ لڑنے والے مجاہدین کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے اور کشمیری عوام پر بھارتی فوج کے وحشیانہ مظالم کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحدہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ خلیج کی طرح کشمیر کے بارے میں اپنی قرار دادوں پر عملدرآمد کا عملی اہتمام کرے اور کشمیری عوام کو خود ارادیت کا حق دلانے کے لیے فوری اقدامات کرے۔

تحریک آزادیٔ فلسطین: یہ اجتماع فلسطین کی آزادی اور بیت المقدس کی واگذاری کی جدوجہد کی بھرپور حمایت کا اعادہ کرتا ہے اور فلسطینی عوام کی مسلسل قربانیوں پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس یقین کا اظہار کرتا ہے کہ فلسطینی حریت پسندوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور وہ بالآخر اپنے وطن کی آزادی کا ہدف حاصل کر کے رہیں گے۔

برما کے مظلوم مسلمان: یہ اجتماع برما میں مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم کی شدید مذمت کرتا ہے اور عالمی برادری سے اپیل کرتا ہے کہ برما کی حکومت اور اسلام دشمن قوتوں کو مسلمانوں کے خلاف درندگی کے اظہار سے روکنے کے لیے دباؤ ڈالا جائے اور مسلمانوں کے لیے عزت، وقار اور تحفظ کے ساتھ رہنے کے حالات پیدا کیے جائیں۔

وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں: یہ اجتماع وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کی آزادی پر مسرت کا اظہار کرتا ہے اور اس امر کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا

ہے کہ پون صدی کے جبری غلبہ کے بعد ان ریاستوں میں عیسائیت، قادیانیت اور دیگر باطل مذاہب کی وسیع تر تبلیغی اور اشاعتی سرگرمیاں اس خطہ کے مسلمانوں کو گمراہی کی ایک نئی دلدل کی طرف دھکیلنے کا باعث بن سکتی ہیں یہ اجتماع مسلمان حکومتوں اور اداروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ وسطی ایشیا کے مسلمانوں کو نئی گمراہیوں سے بچانے اور ان تک صحیح اسلامی تعلیمات پہنچانے کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں

قادیانی اور سیرالیون: یہ اجتماع قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں سیرالیون کی حکومت کے وزیر صحت کی شمولیت پر سیرالیون کی حکومت سے احتجاج کرتا ہے اور اسے مسلمانوں کے ان جذبات سے آگاہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانیوں کے اجتماع میں سیرالیون کے وزیر صحت کی شمولیت اور خطاب سے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے اور خود سیرالیون کی حکومت کے بارے میں شکوک و شبہات کی فضا نے جنم لیا ہے اس لیے ضروری ہے کہ سیرالیون کی حکومت اس سلسلہ میں مسلمانوں کو مطمئن کرے

مسلم ممالک میں دینی بیداری کی تحریکات: یہ اجتماع الجزائر، مصر، تیونس اور دیگر مسلم ممالک میں دینی بیداری کی تحریکات کے خلاف ریاستی جبر کے واقعات کی مذمت کرتا ہے اور بالخصوص الجزائر میں دینی تحریکات کی عام انتخابات میں واضح کامیابی کے بعد ان کے خلاف تشدد اور ظلم و جبر کی کاروائیوں کو انتہائی شرمناک قرار دیتے ہوئے ان تمام دینی تحریکات کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتا ہے اور انہیں یقین دلاتا ہے کہ مسلم ممالک میں مغربی فلسفہ حیات کی نمائندگی کرنے والے سیکولر عناصر کو بالآخر شکست ہوگی اور دینی بیداری کی تحریکات مسلم ممالک میں اسلام کے غلبہ اور نفاذ کی مقدس جدوجہد میں ان شاء اللہ جلد کامیاب ہوں گی۔

کراچی اور پاکستان کے حالات: یہ اجتماع کراچی اور پاکستان کے دیگر حصوں میں بدامنی اور باہمی منافرت کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور ملک کے تمام باشندوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ نسلی لسانی فرقہ وارانہ اور علاقائی عصبیتوں سے بالاتر ہو کر قومی وحدت کی بحالی کے لیے مخلصانہ کوشش کریں اور ملکی سالمیت و وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی بیرونی سازشوں کو متحد ہو کر ناکام بنا دیں نیز یہ اجتماع کراچی اور اندرون سندھ میں حالیہ بارشوں سے متاثر ہونے والے شہریوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے لیے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

موجودہ بینکوں کا سود
زمانہ جاہلیت میں مروجہ سود سے بدتر ہے

جناب عبدالحق ابڑو، استاذ اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

پچھلے دنوں وفاقی شرعی عدالت نے سود کو اسلامی تعلیمات کے منافی قرار دیتے ہوئے ملکی معاشیات کو اس سے پاک کرنے کا فیصلہ سنایا اس سے سرمایہ دار اور جاگیردار طبقے اور حکومت کے ایوانوں میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ عدالت کے فیصلے کو جوں کا توں تسلیم کرتے ہوئے ہر قسم کے سود کو ختم کرنے کی بجائے مختلف حیلوں بہانوں سے اسے جاری رکھنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اس سلسلے میں عوام کو دھوکہ دینے کے لیے کہا جا رہا ہے کہ عرب علماء موجودہ بینکوں کے منافع کو حرام کردہ سود کے زمرے میں شمار نہیں کرتے بلکہ اسے جائز سمجھتے ہیں ذیل میں عرب دنیا کے نامور علماء کرام کی آراء کا ایک خلاصہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ اس ضمن میں کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو سکے۔

ازہر کی اسلامک ریسرچ اکیڈمی کی فقہ اور فتویٰ کمیٹی کے چیئرمین الشیخ محمد مصطفیٰ شلبی کی رائے

اصل قرضے پر کسی قسم کا اضافہ جو چاہے پہلے ادا کیا جائے یا بعد میں قرضے کے شرعی ہدف اور غرض و غایت کو ختم کر دیتا ہے چاہے وہ قرضہ غیر پیداواری ہو یا پیداواری (صنعتی و تجارتی) مقاصد کے لیے جیسے ایام جاہلیت میں مشرکین اور یہودی اپنے موسم سرما و گرما کے سفر تجارت میں ایسے قرضے لیا کرتے تھے، زمانہ جاہلیت میں سودی قرضے دونوں قسم کے مقاصد کے لیے جاتے تھے جنہیں قرآن و سنت نے حرام قرار دیا اسلام صرف قرض حسن کی اجازت دیتا ہے جس میں پیشگی طے کردہ کوئی اضافہ نہ ہو۔

یہی رائے اسلامک ریسرچ اکیڈمی کے سابق سربراہ ڈاکٹر عبدالجلیل شلبی کی بھی ہے جو بینکوں کے قرض کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ خالص سود ہے جو شریعت میں قطعی طور پر حرام ہے۔

قطر یونیورسٹی کے شعبہ شریعہ اور فقہ کے استاذ ڈاکٹر علی السالوس

امام جصاص فرماتے ہیں کہ جاہلیت میں عربوں کے ہاں سود کی جو شکل رائج تھی وہ تھی باہمی رضامندی سے طے کردہ اضافے کے ساتھ رقم اور درہم و دینار کا قرضہ دینا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی واضح طور پر ممانعت فرما دی۔ اہل جاہلیت مذکورہ قرضے کا سود اکٹھے یکمشت یا ماہانہ قسطوں میں ادا کیا کرتے تھے۔ قسطوں میں ادائیگی کا طریقہ انہوں نے یہودیوں اور یونانیوں سے لیا تھا اور یہی طریقہ آج کل بینکوں میں مروج ہے جس کے مطابق جمع کردہ رقوم پر متعینہ شرح کے مطابق سود دیا جاتا ہے۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ موجودہ بینکوں کا منافع اس لیے حرام نہیں کہ اس میں کسی فرد کا استحصال نہیں ہوتا جبکہ جاہلیت کے سود کو حرام قرار دینے کی بنیاد مقروض کا استحصال تھا اس شبہے کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر سالوس کہتے ہیں کہ عربوں کے ہاں غیر پیداواری قرضہ (جس میں استحصال زیادہ ہوتا ہے) بہت کم مروج تھا بلکہ بیشتر قرضوں میں براہ راست استحصال نہیں تھا جو مکے کے خوشحال یا تنگدست باشندے یمن اور شام

کریڈٹ لیٹر، ایکسچینج بل اور رینگ کے اس طرح کے دیگر ملکی سطح پر کیے جانے والے معاملات جو مارفین اور بینکوں کے درمیان ہوتے ہیں اور ان پر جو اجرت لی جاتی ہے وہ سود کے زمرے میں نہیں آتی

(۵) طویل المیعاد اکاؤنٹس یا سودی اکاؤنٹ کھولنا یا سود پر قرضے فراہم کرنا سودی معاملات کے ضمن میں آتا ہے اس لیے ایسا کرنا ناجائز ہے

اسلامک بینکنگ سے متعلق دوسری کانفرنس منعقدہ مورخہ ۶-۸ جمادی الثانیہ ۱۴۰۳ھ ۲۲ مارچ ۱۹۸۲ء کی تجاویز اور قرار دادیں

(۱) کانفرنس نے اس بات پر زور دیا کہ مغربی اور دیگر ماہرین معاشیات جس چیز کو منافع (INTEREST) کا نام دیتے ہیں وہ شرعی لحاظ سے حرام کردہ سود ہے۔

(۲) کانفرنس صاحب ثروت مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے مال ترجیحی طور پر عرب اور مسلمان ممالک کے اسلامی بینکوں کمپنیوں اور مالی اداروں میں یا پھر غیر مسلم ممالک کے مسلم اداروں میں ڈپازٹ کروائیں جب تک ایسا نہ ہو اس وقت تک انہیں سود کی مد میں غیر اسلامی بینکوں سے جو منافع ملے وہ چونکہ حرام ہے اس لیے اسے بے کس مسلمانوں کے رفاہی کاموں میں صرف کر دیں۔ اگر غیر اسلامی بینکوں میں رقوم ڈپازٹ کرانے سے بچا جا سکتا ہے تو اس کے باوجود ان کے ساتھ مالی لین دین جاری رکھنا شرعی لحاظ سے ناجائز عمل ہے

(۳) کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ موجودہ اسلامی بینکوں کو مضبوط بنایا جائے اور اسی طرح کے مزید بینک کھولے جائیں تاکہ ہر سطح پر ان سے استفادہ کیا جائے۔

بینکوں کا منافع (تحریر: پروفیسر ڈاکٹر مفتی شریعت برائے دبئی اسلامک بینک اور ممبر کمیٹی برائے فتوی و نگرانی)

معاشیات کی اصطلاح میں منافع (Interest) اس رقم سے عبارت ہے جو اصل سرمایہ قرض پر اضافہ کر کے دیا جائے چنانچہ یہ ایک ایسا معاشی مظہر ہے جس کی بنیاد معاہدہ قرض ہے اور معاملہ کی ایک مخصوص نوعیت ڈپازٹ سے وابستہ ہے یہ منافع اصل سرمایہ قرض پر فی سیکڑہ کے حساب سے دیا جاتا ہے فائدہ اور نقصان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ادائیگی کے وقت اصل سرمایہ کے ساتھ اسے ملا دیا جاتا ہے۔ پس اس کی انفرادیت یہ ہے کہ یہ پہلے سے متعین کردہ ہوتا ہے۔ اور اصل سرمائے کی طرح واجب الادا ہوتا ہے۔

بینک ڈپازٹس کی حقیقت

سودی بینکوں میں سرمایہ رکھنے کی شکل اپنی حقیقت و ماہیت کے لحاظ سے "ودیعت" (امانت) نہیں، اگرچہ اسے اپنے آغاز اور بنیاد کے تسلسل کی وجہ سے ودیعہ کہا جاتا ہے۔ جبکہ "ودیعت" شرعی اور قانونی لحاظ سے کسی چیز کی حفاظت کرنے کا معاہدہ ہے۔ چاہے معاوضے پر ہو یا بلا معاوضہ، موجودہ بینکوں میں کرایہ پر "لاکرز" مہیا کرنا اس کی ایک شکل ہے بنیادی طور پر ودیعت کو وہ شخص اپنے زیر استعمال نہیں لا سکتا جس کے ہاں اسے (بطور امانت) رکھا گیا ہو، اگر وہ چیز خود ہی تلف ہو گئی ہو تو متعلقہ شخص سے اس کا تاوان نہیں لیا جائے گا بلکہ اپنے مالک کی ملکیت کے طور پر تلف ہوگی۔ اگر اپنے پاس بطور امانت رکھنے والے صاحب نے اسے اصل مالک کی اجازت سے یا بغیر اجازت استعمال کیا تو وہ اس کی ادائیگی کا پورے طور پر ذمہ دار ہوگیا اور یہ اس کے ذمے میں بطور قرض ہوگی۔

موجودہ بینکوں کے ڈپازٹس درحقیقت ڈپازٹس (امانت) نہیں ہوتے اس لیے کہ بینکوں کے مروجہ عرف میں اسے بینک کے ذمے قرضہ ہی تصور کیا جاتا ہے چنانچہ بینک اس میں اپنی آزاد مرضی سے تصرف کرتا ہے۔ اور سرمایہ کاری کی صورت میں خود ہی اس کے منافع کا مالک ہوتا ہے۔ ڈپازیٹر مقررہ وقت پر سرمائے کی قیمت اور منافع حاصل کر سکتا ہے۔ چونکہ یہ رقم بینک کے ذمے قرضہ ہوتی ہے اس لیے بینک مقروض اور ڈپازیٹر قرض دہندہ بن جاتا ہے۔ جبکہ اس پر منافع کی ادائیگی کی رواجی اور تحریری معمول کے مطابق (گویا کہ) پہلے سے شرط ہوتی ہے۔

یہ کہنا کہ یہ قرضہ کی لین دین کا معاملہ نہیں درست نہیں ورنہ پھر اس کی اور شکل کیا ہے؟ قرضے کی شرائط میں مقروض کی طرف سے مانگنا شامل نہیں۔ چنانچہ اگر کسی مالدار کو ضرورت مند کی ضرورت کا پتہ چلے اور وہ اسے از خود مانگے بغیر (قرضہ دے دے تو اگر اس نے واپس لینے کی نیت سے ایسا کیا ہے تو یہ قرضہ ہی ہوگا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ مقروض کا ضرورت مند ہونا بھی اس کے لیے شرط نہیں اس لیے کہ ایک مالدار کا دوسرے مالدار سے کسی بھی وجہ سے قرضہ لینا درست ہے۔ ایسی صورتیں روزمرہ زندگی میں پیش آتی رہتی ہیں قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ایسا کرنے کا ثبوت ملتا ہے وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر مقروض مالدار ہو اور اسے قرضے کی واپسی کی استطاعت ہو تو مہلت دیئے بغیر اس پر ادائیگی لازم ہے۔

(۲) سودی بینک سرمایہ کاری کا کاروبار نہیں کرتے بلکہ محض لین دین کے ذریعے تجارت کرتے ہیں بینک قانونی طور پر عارفین کی رقوم سے سرمایہ کاری کر کے فائدہ اور نقصان کا خطرہ مول نہیں لے سکتے بینکوں کے کاروبار کی بنیاد یہ ہے کہ سود پر رقمیں حاصل کر کے زیادہ شرح سود کے ساتھ ان سے قرضہ دیا جائے اور اس شرح میں جو کمی بیشی ہے اس کا فائدہ اٹھایا جائے۔ سرمایہ دارانہ نظام معاشیات کی بنیاد بھی یہی ہے دونوں صورتوں میں بینک کی پوزیشن قرض دہندہ کی ہوتی ہے جبکہ درحقیقت اس کی اصل پوزیشن ایک سودی دلال کی ہے جو دونوں منافعوں کی شرح میں پائے جانے والے فرق (Difference) کا مالک بن جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ بینک جو منافع دیتا یا لیتا ہے وہ سراسر سود ہے جس میں "ربا" کے تمام اجزاء اور اس کی حقیقت و ماہیت پوری طرح موجود ہے ماہرین معاشیات اس کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ منافع (Interest) پیسوں کے استعمال کی اجرت یا قیمت ہے جس میں اصل ڈپازٹ یا قرضہ ہے۔ اور یہی وہ بنیادی چیز ہے۔ جو ڈپازٹ کے عمل کا محور ہوتا ہے ماہرین قانون منافع کو تلافی کا نام دیتے ہیں لیکن اس نام کا اس پر انطباق نہیں ہوتا اس لیے کہ اس میں قطعی طور پر یہ شرط نہیں

باقی صفحہ ۳۱ پر

کریڈٹ لیٹر، ایکسچینج بل اور بینکنگ کے اس طرح کے دیگر ملکی سطح پر کئے جانے والے معاملات جو صارفین اور بینکوں کے درمیان ہوتے ہیں اور ان پر جو اجرت لی جاتی ہے وہ سود کے زمرے میں نہیں آتی

(۵) طویل المیعاد اکاؤنٹس یا سودی اکاؤنٹ کھولنا یا سود پر قرضے فراہم کرنا سودی معاملات کے ضمن میں آتا ہے اس لیے ایسا کرنا ناجائز ہے

اسلامک بینکنگ سے متعلق دوسری کانفرنس منعقدہ مورخہ ۶-۸ جمادی الثانیہ ۱۴۰۳ھ (۲۲ مارچ ۱۹۸۲ء) کی تجاویز اور قرار دادیں

(۱) کانفرنس نے اس بات پر زور دیا کہ مغربی اور دیگر ماہرین معاشیات جس چیز کو منافع (INTEREST) کا نام دیتے ہیں وہ شرعی لحاظ سے حرام کردہ سود ہے۔

(۲) کانفرنس صاحب ثروت مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے مال ترجیحی طور پر عرب اور مسلمان ممالک کے اسلامی بینکوں کمپنیوں اور مالی اداروں میں یا پھر غیر مسلم ممالک کے مسلم اداروں میں ڈپازٹ کروائیں جب تک ایسا نہ ہو اس وقت تک انہیں سود کی مد میں غیر اسلامی بینکوں سے جو منافع ملے وہ چونکہ حرام ہے اس لیے اسے لے کر مسلمانوں کے رفاہی کاموں میں صرف کر دیں۔ اگر غیر اسلامی بینکوں میں رقوم ڈپازٹ کرانے سے بچا جا سکتا ہے تو اس کے باوجود ان کے ساتھ مالی لین دین جاری رکھنا شرعی لحاظ سے ناجائز عمل ہے

(۳) کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ موجودہ اسلامی بینکوں کو مضبوط بنایا جائے اور اس طرح کے مزید بینک کھولے جائیں تاکہ ہر سطح پر ان سے استفادہ کیا جائے۔

بینکوں کا منافع (تحریر: پروفیسر ڈاکٹر مفتی شرلیت برائے دبئی اسلامک بینک اور ممبر کمیٹی برائے فتوی و نگرانی)

معاشیات کی اصطلاح میں منافع (Interest) اس رقم سے عبارت ہے جو اصل سرمایہ قرض پر اضافہ کر کے دیا جائے چنانچہ یہ ایک ایسا معاشی مظہر ہے جس کی بنیاد معاہدہ قرض ہے اور معاملہ کی ایک مخصوص نوعیت ڈپازٹ سے وابستہ ہے یہ منافع اصل سرمایہ قرض پر فی سیکڑہ کے حساب سے دیا جاتا ہے فائدہ اور نقصان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ادائیگی کے وقت اصل سرمایہ کے ساتھ اسے ملا دیا جاتا ہے۔ پس اس کی انفرادیت یہ ہے کہ یہ پہلے سے متعین کردہ ہوتا ہے۔ اور اصل سرمائے کی طرح واجب الادا ہوتا ہے۔

بینک ڈپازٹس کی حقیقت

سودی بینکوں میں سرمایہ رکھنے کی شکل اپنی حقیقت و ماہیت کے لحاظ سے "ودلیت" (امانت) نہیں، اگرچہ اسے اپنے آغاز اور بنیاد کے تسلسل کی وجہ سے ودائع کہا جاتا ہے۔ جب کہ "ودلیت" شرعی اور قانونی لحاظ سے کسی چیز کی حفاظت کرنے کا معاہدہ ہے۔ چاہے معاوضے پر ہو یا بلا معاوضہ، موجودہ بینکوں میں کرایہ "لاکرز" حیا کرنا اس کی ایک شکل ہے بنیادی طور پر ودلیت کو وہ شخص اپنے زیر استعمال نہیں لا سکتا جس کے ہاں اسے (بطور امانت) رکھا گیا ہو۔ اگر وہ چیز خود ہی تلف ہو گئی ہو تو متعلقہ شخص سے اس کا تاوان نہیں لیا جائے گا بلکہ اپنے مالک کی ملکیت کے طور پر تلف ہوگی۔ اگر اپنے پاس بطور امانت رکھنے والے صاحب نے اسے اصل مالک کی اجازت سے یا بغیر اجازت استعمال کیا تو وہ اس کی ادائیگی کا پورے طور پر ذمہ دار ہوگا اور یہ اس کے ذمے میں بطور قرض ہوگی۔

موجودہ بینکوں کے ڈپازٹس درحقیقت ڈپازٹس (امانت) نہیں ہوتے اس لیے کہ بینکوں کے مروجہ عرف میں اسے بینک کے ذمے قرضہ ہی تصور کیا جاتا ہے چنانچہ بینک اس میں اپنی آزاد مرضی سے تصرف کرتا ہے۔ اور سرمایہ کاری کی صورت میں خود ہی اس کے منافع کا مالک ہوتا ہے۔ ڈپازیٹر مقررہ وقت پر سرمائے کی قیمت اور منافع حاصل کر سکتا ہے۔ چونکہ یہ رقم بینک کے ذمے قرضہ ہوتی ہے اس لیے بینک مقروض اور ڈپازیٹر قرض دہندہ بن جاتا ہے۔ جب کہ اس پر منافع کی ادائیگی کی رواجی اور تحریری معمول کے مطابق (گویا کہ) پہلے سے شرط ہوتی ہے۔

یہ کہنا کہ یہ قرضہ کی لین دین کا معاملہ نہیں درست نہیں ورنہ پھر اس کی اور شکل کیا ہے؟ قرضے کی شرائط میں مقروض کی طرف سے مانگنا شامل نہیں۔ چنانچہ اگر کسی مالدار کو ضرورت مند کی ضرورت کا پتہ چلے اور وہ اسے از خود (مانگے بغیر) قرضہ دے دے تو اگر اس نے واپس لینے کی نیت سے ایسا کیا ہے تو یہ قرضہ ہی ہوگا۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ مقروض کا ضرورت مند ہونا بھی اس کے لیے شرط نہیں اس لیے کہ ایک مالدار کا دوسرے مالدار سے کسی بھی وجہ سے قرضہ لینا درست ہے۔ ایسی صورتیں روز مرہ زندگی میں پیش آتی رہتی ہیں قرآن مجید کی اس آیت سے بھی ایسا کرنے کا ثبوت ملتا ہے وان کان ذو عسرة فنظرة الی میسرة اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر مقروض مالدار ہو اور اسے قرضے کی واپسی کی استطاعت ہو تو مہلت دیئے بغیر اس پر ادائیگی لازم ہے۔

(۲) سودی بینک سرمایہ کاری کا کاروبار نہیں کرتے بلکہ صرف کی لین دین کے ذریعے تجارت کرتے ہیں بینک قانونی طور پر صارفین کی رقوم سے سرمایہ کاری کر کے فائدہ اور نقصان کا خطرہ مول نہیں لے سکتے بینکوں کے کاروبار کی بنیاد یہ ہے کہ سود پر رقمیں حاصل کر کے زیادہ شرح سود کے ساتھ ان سے قرضہ دیا جائے اور اس شرح میں جو کمی بیشی ہے اس کا فائدہ اٹھایا جائے۔ سرمایہ دارانہ نظام معاشیات کی بنیاد بھی یہی ہے دونوں صورتوں میں بینک کی پوزیشن مقروض دہندہ کی ہوتی ہے جب کہ درحقیقت اس کی اصل پوزیشن ایک سودی دلال کی ہے جو دونوں منافعوں کی شرح میں پائے جانے والے فرق (Difference) کا مالک بن جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ بینک جو منافع دیتا یا لیتا ہے وہ سراسر سود ہے جس میں "ربا" کے تمام اجزا اور اس کی حقیقت و ماہیت پوری طرح موجود ہے ماہرین معاشیات اس کی تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ منافع (Interest) پیسوں کے استعمال کی اجرت یا قیمت ہے جس میں اصل ڈپازیٹ یا قرضہ ہے۔ اور پیسہ ہی وہ بنیادی چیز ہے جو ڈپازٹ کے عمل کا محور ہوتا ہے ماہرین قانون منافع کو تلافی کا نام دیتے ہیں لیکن اس نام کا اس پر انطباق نہیں ہوتا اس لیے کہ اس میں قطعی طور پر یہ شرط نہیں

باقی صفحہ ۳۱ پر

فتنۂ ارتداد کے زمانہ میں اسلام کی تبلیغ کا طریقۂ کار

افادات: حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب و انتخاب: اقبال احمد کانپوری

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ العزیز نے اپنے زمانہ میں پھیلتے اور بڑھتے ہوئے ارتداد کے سیلاب کی روک تھام کے لیے جو طریقہ اختیار کیا تھا، وہ اس زمانہ میں بھی ارتداد کی ان ہواؤں کو خاموش کر دے گا جو دشمن اسلام تحریکات کی طرف سے پھر چلائی جا رہی ہیں جس کے اثرات یہ ہیں کہ راجستھان جیسے جہالت زدہ علاقوں میں ارتداد کی آگ جنگل میں پھیل جانے والی آگ کی طرح بھڑک چکی ہے حکیم الامت حضرت تھانوی کے علمی ذخیرہ سے چند اقتباسات درج کیے جا رہے ہیں، جو علماء و عوام کے لیے مشعل راہ ہیں

قرآن کی آگاہی ۔ حکیم الامت فرماتے ہیں اس وقت ایسے واقعات پیش آ رہے ہیں جس کی خبریں اخباروں میں آپ کو بھی معلوم ہیں کہ ہمارے مسلمان بھائیوں کو دوسری قومیں مرتد بنا رہی ہیں اس کے متعلق مجھے ایک آیت یاد آئی ۔ ودوا لو تکفرون کما کفروا فتکونون سواء فلا تتخذوا منہم اولیآء (القرآن) ترجمہ کفار تو دل سے پسند کرتے ہیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ سب برابر ہو جائیں ۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے دوستی اور اتحاد نہ کریں (کیونکہ جب ان کی یہ حالت ہے کہ وہ دل سے تمہارا کافر بننا پسند کرتے ہیں تو لامحالہ وہ تم سے مل کر اسی کی کوشش کریں گے)

افسوس کہ کفار تو رات دن اسی کی کوشش میں منہمک ہیں کہ پرانے مسلمانوں کو بھی کافر بنا دیں اور ہمیں اس کی بھی پرواہ نہیں کہ جو بھائی پہلے سے مسلمان ہیں ان ہی کو اسلام کے اندر رکھنے کی کوشش کریں ہمارے اسلاف کے تو یہ کارنامے تھے کہ غیر قومیں ان میں خود بخود جذب ہوتی تھیں اگر تم غیر قوموں کو اپنے اندر جذب نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنے بھائیوں کو تو ان میں جذب ہونے اور گرنے سے تھام لو، ہم نے مانا کہ تمہیں غیر قوموں سے خود اپنا اندیشہ نہیں ہے مگر اپنے بھائیوں کا تو غم ہونا چاہیے کہ غیر قومیں ان کو تباہ کر رہی ہیں (ضرورت تبلیغ ۲۸)

ارتداد کا شکار کیسے لوگ ۔ امر تجربہ یہ ہے کہ مخالف کو اس مسلمان کے بہکانے کی جرأت ہوتی ہے جس کا اسلام ناقص ہے کافر اسی مسلمان کو اپنے پھندے میں لانے کی کوشش کر سکتا ہے جس کا اسلام کامل نہیں بلکہ برائے نام ہے ۔ کیونکہ وہ (کافر) جانتا ہے کہ جن لوگوں کا اسلام کامل ہے ان پر میرے اغوا کا اثر نہیں ہو سکتا ۔ ہاں جو لوگ نام کے مسلمان ہیں سوائے اپنے کو مسلمان کہنے کے اور کوئی بات اسلام کی ان کے اندر موجود نہیں وہ جلد ہمارے بہکانے میں آ سکتے ہیں اس لیے وہ ایسے لوگوں پر اپنے دانت تیز کرتے ہیں

چنانچہ آج کل جو فتنۂ ارتداد چل رہا ہے اس کے شکار ایسے ہی مسلمان ہو رہے ہیں جن کو نہ کلمہ توحید یاد ہے نہ نماز روزہ کے پابند ہیں نہ صورت و وضع مسلمانوں جیسی ہے نہ معاشرت مسلمانوں جیسی ہے صورت سے کوئی شخص ان کو مسلمان نہیں کہہ سکتا مگر وہ چونکہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور ان کے آباؤ اجداد بھی مسلمان تھے اس لیے شرعاً وہ مسلمان ہیں اور ان کے اسلام کی حفاظت ہمارے ذمہ ضروری ہے ۔

بہت سے لوگ اسلام میں ادنیٰ درجہ یعنی تلفظ شہادتین (کلمہ پڑھنے) پر اکتفا کیے ہوئے ہیں اور نماز وغیرہ کی پرواہ نہیں کرتے اس میں اس خرابی کے علاوہ کہ ان کا اسلام ناقص ہے اور فرائض ترک کرنے سے عذاب ہونے کا اندیشہ ہے بڑی خرابی یہ ہے کہ ایسے مسلمانوں پر دشمنوں کے دانت تیز ہوتے ہیں ۔ (دعوت و تبلیغ کے اصول و احکام ۱۰)

تبلیغ اسلام سے کوتاہی کا انجام اور اسکا تدارک

حکیم الامت کا علماء سے خطاب ہے فرماتے ہیں

ہم کو عقائد حقۂ اسلام کی تبلیغ کرنا چاہیے ۔ کفار میں بھی اور کفار سے پہلے ان نومسلموں میں بھی جن پر ارتداد کا اندیشہ ہے کیونکہ آج کل بعض اہل باطل کی طرف سے فتنۂ ارتداد شروع ہو رہا ہے وہ ناواقف نومسلم جاہلوں کو بہکا رہے ہیں اور اسلام سے ہٹانے کی کوشش کر رہے ہیں ہم کو اس طرف توجہ کرنا چاہیے ۔ اور واقعی اب تک ہم کو اس طرف توجہ نہ تھی ہم اپنی کوتاہی کی تاویل نہ کریں گے تاویل سے کیا ہوتا ہے ۔ خدا تعالیٰ کو حقیقت حال کا علم ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ معاف کرے واقعی ہم اب تک اس کام سے غافل تھے اب جو غور سے دیکھا جاتا ہے تو حالت یہ ہے کہ بعض دیہات والوں کا اسلام نہایت کمزور اور نازک ہو رہا ہے ۔ بعض لوگوں کو نماز روزہ کی تو کیا خبر ہوتی ان کو کلمہ تک بھی نہیں آتا (التواصی بالحق ص ۱۸۹)

افسوس دوسروں کو تو ہم اپنے مذہب میں کیا لاتے اپنے ہی بھائیوں کو اپنے مذہب میں نہیں رکھ سکتے خدانخواستہ اگر یہی نوبت رہی تو آج نومسلموں پر ان کی کوشش ہے اگر مخالفین کا حوصلہ بڑھ گیا تو کل وہ پرانے مسلمانوں کو بھی اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کریں گے چنانچہ آپ نے قصے سنے ہوں گے کہ بعض پرانے مسلمان عیسائی ہو گئے آریہ ہو گئے ۔ اگرچہ وہ چند ہی سہی اور طمع زر یا طمع زن ہی سہی مگر ہمارے رونے کے لیے تو ایک بھائی کا کم ہو جانا بھی کافی ہے (الدعوۃ الی اللہ ص ۶۱)

مرتدین اور نومسلموں میں تبلیغ کے طریقے

حکیم الامت فرماتے ہیں! آج کل جو فتنۂ ارتداد پھیل رہا ہے اس کے متعلق حق تعالیٰ کا ہم کو تبلیغ کا حکم ہے

کہ ان مسلمانوں کو جو فتنہ میں پھنسنے والے ہیں یا ان پر اس کا خطرہ ہے ان کو اسلام کی تبلیغ کریں اور اس طرح ان کو ارتداد سے بچائیں تبلیغ ہمارے اوپر فرض ہے اصولاً بھی اور فروعاً بھی اس کا فرض ہونا تو اسی سے معلوم ہو گیا کہ حق تعالیٰ نے جس طرح ہم کو ایمان و عمل صالح کا امر فرمایا ہے۔ اسی طرح تواصی بالحق (یعنی حق کی وصیت اور تبلیغ) کا بھی امر فرمایا ہے۔ اور اس مجموعہ پر خسارہ سے بچنے کو موصوف کیا ہے۔

(التواصی بالحق ص ۱۵۶)

اس وقت ترغیب اسلام کی سخت ضرورت ہے اس لیے لازم ہے کہ اس میں سب حصہ لیں اور اسلام کی خوبیاں بیان کر کر کے لوگوں کو اسلام سے مانوس کریں

اسلام میں دو چیزیں ہیں اصول و فروع عقائد کو اصول کہتے ہیں اور اعمال کو فروع اور اس پر سب عقلاء کا اتفاق ہے کہ ہر مذہب کی خوبی کا مدار اس کے اصول کی پاکیزگی پر ہے جس کے اصول پاکیزہ اور حق ہیں اس کے فروع بھی پاکیزہ ہوں گے۔ اس لیے مخالفین کے سامنے ہم کو اسلام کے اصول کی پاکیزگی ثابت کرنا چاہیے کیونکہ اصول عقلی ہوتے ہیں ان پر عقلی دلائل قائم کر کے فریق مخالف پر حجت قائم کر سکتے ہیں اور فروع کا عقلی ہونا لازم نہیں کہ ان کا ثبوت عقل سے ہو بلکہ بہت سے فروع سمع و نقل سے ثابت ہوتے ہیں ہاں یہ ضروری ہے کہ فروع عقل کے خلاف نہ ہوں سو بحمد اللہ اسلام کے اصول سب عقلی ہیں اور فروع عقل کے خلاف نہیں

(محاسن اسلام ص ۳۰۰)

یہ کام بذریعہ وعظ یا بذریعہ مکاتب و مدارس ہونا چاہیے یعنی مبلغین ان ناواقف مسلمانوں کو اسلام کے محاسن اور احکام جا جا کر سنائیں اور رفتہ رفتہ کچھ مکاتب و مدارس وہاں پر قائم کر دیئے جائیں۔ ان میں سے جو طریقہ زیادہ مفید معلوم ہو اسے اختیار کرنا چاہیے بس یہ تو ہمارا کام ہے۔ اسے پورا کرنے کے بعد نتیجہ خدا کے سپرد کر دو (ضرورت تبلیغ ص ۳۱۲)

جو لوگ خود جا کر تبلیغ نہیں کر سکتے وہ اپنے پیسوں ہی کو اپنا قائم مقام کر دیں۔ اگر علم اور مال نہیں ہے تو زبان سے ہی دعا کیا کرو کہ اے اللہ اسلام کو عزت دیجئے اور دین کی برکات کو عام اور تام کر دیجئے اے اللہ مسلمانوں کے دین کی حفاظت کیجئے اے اللہ حق کو حق اور باطل کو باطل ظاہر کر دیجئے۔ یہ تو ایسی دعوت ہے کہ اس سے تو کوئی بھی نہیں گیا گذرا مگر افسوس کہ بعضوں سے یہ بھی نہیں ہو سکتا اصل بات یہ ہے کہ دل میں فکر نہیں (الدعوت الی اللہ ص ۶۲)

علماء کو یہ چاہیے کہ دیہات والوں کی تعلیم کی طرف توجہ کریں اس میں ایک فائدہ یہ ہے کہ اگر تم ان کو تعلیم یافتہ بنا دو گے تو وہ کسی کے دھوکہ میں نہ آئیں گے ورنہ کوئی دوسرا جاہل ان کو بہکا دیگا (التبلیغ ۱۶۲)

علماء اور ان کے واعظوں کے علاوہ اس وقت زمانہ کی فضاء کا تقاضا یہ ہے کہ احکام الٰہیہ کے پہنچانے کا کام ہر مسلمان اپنے ذمہ لازم سمجھے اور ہر شخص اسی دھن میں لگ جائے کہ جتنا جس کو اسلام کے متعلق علم ہے اس کو دوسروں تک پہنچائے اور غیب سے نصرت کا امیدوار رہے ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (تجدید تعلیم و تبلیغ ۱۶۷)

مرتدین اور نومسلموں میں اسلام کی تبلیغ کا عملی نمونہ (ایک حیرت انگیز واقعہ)

حضرت حکیم الامت اپنی آپ بیتی میں سناتے ہیں کہ میں ایک دفعہ کانپور گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ کانپور کے اطراف میں بعض دیہات میں نومسلم راجپوت مرتد ہونے والے ہیں آریہ ان کو بہکا رہے ہیں تو میں نے اپنے احباب میں سے کچھ علماء اور رؤساء کو ساتھ لیا اور گنجیر میں قیام کیا جو دیہاتوں میں سب سے بڑا گاؤں تھا پھر وہاں سے دو دو تین تین عالموں کو متفرق دیہات میں تبلیغ کے لیے بھیجا گیا۔

(ہم لوگوں نے) کھانے پینے کے سامان کے علاوہ خیمہ و ڈیرہ وغیرہ کا بھی تمام سامان ساتھ کر لیا۔ لوگوں کو اس کی اطلاع ہو گئی تو اچھا خاصا مجمع ساتھ ہو گیا وہاں پہنچ کر ان کے چوہدریوں کو بلایا حالت ان کی یہ تھی کہ ان کے نام ہندوؤں جیسے تھے چنانچہ ایک چوہدری کا نام نہنو سنگھ تھا اور دوسرے چوہدری کا نام ادھار سنگھ تھا ان کے سروں پر چوٹی بھی تھی نہنو سنگھ اور ادھار سنگھ میں سے دونوں کو کچھ بعد وعظ کے بلایا گیا تا کہ دونوں کے خیالات آزادی سے معلوم ہو سکیں گرمی کا زمانہ تھا اس واسطے ان کو شربت پلانا چاہا مگر انہوں نے عذر کر دیا کہ ہم مسلمانوں کے ہاتھ کا نہیں کھاتے پیتے اور بھی بیہودہ رسمیں معلوم ہوئیں۔ جہالت کی یہ حد تھی کہ ان سے پوچھا گیا کہ تم ہندو ہو؟ کہا نہیں پوچھا گیا کہ مسلمان ہو؟ جواب دیا نہیں کہا گیا آخر کون ہو؟ بتلایا کہ ہم نومسلم ہیں۔

میں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ تم آریہ ہونے والے ہو اگر اسلام میں کوئی شبہ ہو تو دور کر لو۔ ایک نے جواب دیا کہ ہم آریہ کیوں ہوتے ان کے یہاں تو نیوگ کا بڑا فحش (گندہ) طریقہ ہے جسے شریف آدمی ہرگز گوارہ نہیں کر سکتا پھر ہم نے کہا کہ ہاں بھائی بس تم مسلمان رہنا وہ کہنے لگے کہ ہم مسلمان کبھی نہیں ہوتے ہم تو نومسلم ہی اچھے رہیں گے۔ میں نے کہا اچھا تم نومسلم ہی رہو۔

پھر باتوں باتوں میں بڑے چوہدری سے کہا گیا کہ کلمہ بھی آتا ہے؟ کہنے لگا ہاں آتا ہے کہا گیا سناؤ کہنے لگا بس سنومت گاؤں کے لوگ یہ کہیں گے کہ بڈھا سٹھیا گیا جو کلمہ پڑھتا ہے ان کو کلمہ پڑھنے سے بھی رکاوٹ تھی وہ ایسے مسلمان تھے بس اسلام کی چند باتیں ان کے اندر موجود تھیں ایک تو یہ ہے کہ وہ ختنہ کراتے تھے دوسرے مردوں کو دفن کرتے تھے تیسرے نکاح قاضی سے پڑھواتے تھے مگر ساتھ ہی ہندوؤں کی طرح پھیرے بھی کرتے تھے اور ایک بات اسلام کی (ان کے عقیدہ کے مطابق) یہ تھی کہ وہ محرم میں تعزیہ بناتے تھے اور اس کو اتنا بڑا شعار سمجھتے تھے کہ ادھار سنگھ نے کہا کہ ہم آریہ کیسے بنتے ہمارے تو تاجیہ (تعزیہ) بنتا ہے میں نے یہ سن کر کہا کہ دیکھو تعزیہ مت چھوڑنا کہنے لگے اجی بھلا اسے ہم کب چھوڑ نے لگے بعض علماء کو میری اس بات پر خیال ہوا کہ اس نے ایک بدعت کی اجازت دیدی میں نے کہا بس چپکے بیٹھے رہو یہ کانپور لکھنؤ ہی میں بدعت ہے مگر یہاں فرض ہے کیونکہ اس جگہ تعزیہ

باقی ص ۳۴ پر

ترتیب و ضبط مولانا منظور احمد الحسینی

عقیدۂ ختم نبوّت کی اہمیّت اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

یہ فتنوں کا دور ہے، یہ فتنے کم نہیں ہونگے، فتنوں کا یہ سیلاب رفتہ رفتہ طوفان بنے گا اور پھر یہ طوفان جاکر قیامت سے ٹکرائے گا۔

یورپ اور برطانیہ کے مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نسلوں کو اس شیطانی فتنہ سے بچائیں

زیر نظر تحریر حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب کی وہ تقریر ہے جو انہوں نے اگست میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں فرمائی تھی مفتی صاحب کی یہ تقریر مولانا منظور احمد الحسینی نے قارئین کے لئے قلمبند کی ہے۔ (ادارہ)

صدر محترم! حضرات علماء کرام اور میرے عزیز دوستو اور بھائیو!

آخر میں تقریر کرنے والے کا ایک آزمائش ہوتی ہے کہ اس کے پاس کہنے کے لئے کوئی چیز بچتی نہیں خاص طور سے جب پہلے تقریر کرنے والے حضرات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اہل علم اہل فن اہل خطابت اہل بیاں ہوں تو بعد میں آنے والا اس کشش و پنج میں رہ جاتا ہے کہ باقی کیا کہوں۔ الحمد للہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ صبح سے یہاں جو بیانات ہو رہے ہیں وہ ماشاء اللہ ایسے ہیں ان سے ایمان میں جلا پیدا ہوتی ہے۔

خدا کا شکر و احسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ایسی عظیم ہے کہ اس کے ادنیٰ سے ادنیٰ پہلو پر اگر بولنے والے بولنا شروع کریں قرون تو کیا ہفتے گذر جائیں مہینے گذر جائیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بولنے والے کم نہیں ہوں گے۔

فتنوں کا دور

یہ چودہ سو سال کی تاریخ شاہد اور شاہد ہی گواہ ہے کہ جب کبھی ناموس رسالت پہ کوئی حرف آنے کا شائبہ بھی پیدا ہوا تو لاکھوں فدائی اور پروانے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے میدان میں اتر آئے جس دور سے ہم گذر رہے ہیں یہ فتنوں کا دور ہے مسلمانوں کے لئے آزمائشوں اور امتحانوں کا دور ہے حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی صاحبؒ جو حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ کے خلیفہ مجاز تھے فرمایا کرتے تھے کہ یہ فتنے کم نہیں ہوں گے فتنوں کا سیلاب رفتہ رفتہ طوفان بنے گا اور پھر یہ طوفان جاکر قیامت سے ٹکرائے گا۔ بس خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی ساری توانائیاں اور طاقتیں اس سیلاب کی روک تھام کے لئے صرف کرتے رہیں گے اور ثواب کماتے رہیں گے۔

> چودہ سو سال کی تاریخ شاہد ہے کہ جب کبھی ناموس رسالت پر کوئی حرف آنے کا شائبہ بھی ہوا تو لاکھوں فدائی اور پروانے اپنی جانیں قربان کرنے کیلئے میدان میں اتر آئے۔
>
> (تقریر حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی)

سیلاب رکے گا تو نہیں ایک فتنہ ختم ہوگا دوسرا آئے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرب قیامت میں جو فتنے آئیں گے ان کا حال یہ ہوگا یرقق بعضها بعضًا۔ ایک فتنہ آئے گا لوگ سمجھیں گے کہ یہ بہت بڑا فتنہ ہے۔ سب سے بڑا فتنہ ہے ابھی یہ ختم نہیں ہونے پائے گا کہ دوسرا اس سے بڑا فتنہ آئے گا اور وہ اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے سامنے پہلا فتنہ چھوٹا معلوم ہوگا۔

فرمایا تھا کہ یہ فتنے اس طرح آئیں گے جس طریقے سے سمندر کے پانی کی لہریں ہوتی ہیں ایک لہر آتی ہے۔ موج آتی ہے وہ ابھی ختم نہیں ہونے پاتی کہ اس سے بڑی موج آکر اس کو چھپا دیتی ہے۔

یہ فتنوں کا دور ہے اور اللہ رب العالمین کی پناہ مانگنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے ہمارے پاس صرف دو چیزیں ہیں (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عقیدت (۲) اللہ کی پناہ۔ اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

مولانا انور شاہ کشمیری کی خدمات

میرے والد ماجد۔۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے اپنی زندگی کا بہت بڑا حصہ قادیانیت کے رد اور اس کے تعاقب میں خرچ کیا وہ یہ فرماتے تھے کہ جب یہ قادیانی فتنہ بڑھنے لگا تو میں اپنے استاد حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی خدمت میں حاضر ہوا یہ ملاقات طویل مدت کے بعد ہوئی تھی میں نے دیکھا کہ حضرت کے چہرے پر کمزوری اور اضمحلال کے آثار ہیں میں نے خیریت دریافت کی۔ فرمایا۔ خیریت کیا پوچھتے ہو زندگی برباد ہوگئی۔۔۔ کون کہہ سکتا ہے عمر برباد ہوگئی جس شخص نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین کی حفاظت اور اس کی نشر و اشاعت اور اسلامی علوم کی تحقیق اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی خصوصی تحقیق میں صرف کر دی اور جس کے ہزاروں شاگرد ہیں۔ آج ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش میں کوئی عالم موجود ہے کہ جو براہ راست تو ان کا کوئی شاگرد

میرے والد ماجد حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے زندگی کا بہت بڑا حصہ قادیانیت کے رد اور تعاقب میں صرف کیا

زندہ نہیں رہا لیکن ان کے شاگردوں کے شاگرد ہیں یا شاگردوں کے شاگردوں کے شاگرد ہیں اس مجمع میں بھی جو علماء کرام موجود ہیں اس سے کوئی استثنیٰ نہیں ہوگا۔ کوئی ان کے شاگردوں کا شاگرد ہوگا یا شاگردوں کے شاگردوں کا شاگرد ہوگا۔

اتنا کام اللہ رب العلمین نے حضرت انور شاہ کشمیریؒ سے لیا وہ کہتے ہیں کہ میری عمر برباد ہوگئی۔ جس سے مولانا مفتی محمد شفیعؒ جیسے شاگرد ہوں علامہ بنوریؒ جیسے شاگرد ہوں مولانا بدر عالم جیسے شاگرد ہوں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ جیسے شاگرد ہوں مولانا قاری محمد طیب جیسے شاگرد ہوں وہ یوں کہہ رہا ہے کہ میری عمر برباد ہوگئی۔

والد صاحبؒ فرماتے ہیں۔

میں نے پوچھا حضرت کیا بات ہوئی؟ فرمایا عمر برباد ہوگئی ہم مدرسوں میں معتزلہ کے مذاہب پڑھاتے رہے اور ان کا رد کرتے رہے خوارج کرامیہ مرجیہ جہمیہ کے مذاہب پڑھاتے رہے اور ان کا رد کرتے رہے اور فقہی مسائل کے اندر فقہ حنفی کی ترجیح بیان کرنے میں ہم نے ساری توانائیاں خرچ کر ڈالیں۔ لیکن یہ فتنہ اٹھ کھڑا ہوا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف ایک بڑا چیلنج بن کر ہمارے سامنے آگیا ہے۔ مسلمانوں کو مرتد اور کافر بنا رہا ہے امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اتنی بڑی بغاوت کا فتنہ اٹھا ہے اور ہم یہاں مدرسوں میں بیٹھے ہوئے ہیں فرمایا! کہ تم میری خیریت پوچھتے ہو جب سے اس قادیانی گروہ کے حالات پڑھے ہیں اور دیکھے ہیں میری بھوک بھی اڑ گئی ہے نیند بھی اڑ گئی ہے اور والد صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد ان کی کیفیت یہ تھی کہ ان کا کسی کام میں دل نہیں لگتا تھا بس وہ یہی کہتے تھے کہ اس فتنہ کی سرکوبی میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ خرچ کرنا چاہتا ہوں۔

ختم نبوت کا منکر کافر ہے

چنانچہ اس کے بعد حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ نے اس سلسلے میں خود بڑی زبردست کتابیں تالیف کیں اس مسئلے کے جتنے علمی پہلو تھے اور علمی گوشے تھے ان کو اپنی دور رس اور دقیق رس تحقیق سے حل کیا اور ضخیم ضخیم کتابیں لکھیں۔ اکفار الملحدین آپ کی تصنیف بھی اسی سلسلے میں ایک بڑا علمی کارنامہ ہے اس وقت عام طور سے یہ سوال اٹھایا گیا میاں! اگر یہ قادیانی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ پڑھتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں تمام رسولوں کو بھی مانتے ہیں سب فرشتوں کو بھی مانتے ہیں یوم آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں نماز بھی مسلمانوں کی طرح پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں پھر بھی ان کو مسلمان کیوں نہیں کہا جاتا اور ان کو کافر کیوں کہا جاتا ہے اسی موضوع کی حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ نے اپنی وہ مشہور عربی کتاب تالیف کی ہے جس کا نام "اکفار الملحدین" ہے اس میں اس پہلو کے کہ کسی ملحد اور بے دین اور زندیق کو کافر قرار دینے کے کیا اصول ہیں؟ کیا شرائط ہیں؟ کن بنیادوں کی بنیاد پر کسی کو کافر کہا جا سکتا ہے؟ اور اس پر پڑنے والے اعتراضات کے جواب دیئے ہیں جس کا حاصل یہ تھا کہ اگر کوئی شخص اسلام کی تمام تعلیمات کو مانتا ہے لیکن ایک چیز، کوئی ایک چیز جس کا ثبوت قرآن کریم سے صراحتاً ہوا ہو۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے ہوا ہو اس کی حقانیت سے منکر ہو جائے۔ باقی سب کو مانتا ہے بس ایک چیز کا انکار کرتا ہے تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا۔

اس لئے کہ اگر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی کسی ایسی تعلیم میں سے کسی ایک چیز کا انکار کیا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو العیاذ باللہ جھوٹا کہہ دیا تکذیب کر دی اور رسول کو جھوٹا کہنے والا مسلمان کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ قادیانی سب چیزیں مانتے ہیں لیکن ختم نبوت کے جو معنی قرآن اور سنت نے مقرر اور متعین کر دیئے ہیں اس کا انکار کرتے ہیں یہ میرے والد ماجدؒ کی کتاب ہے جس کا نام ہے "ختم نبوت" اس کے اندر ایک سو دس آیات قرآن کریم کی انہوں نے بیان فرمائی ہیں جس سے پوری طرح واضح اور ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا چھوٹا یا بڑا ظلی یا بروزی تشریعی یا غیر تشریعی نہ رسول آسکتا ہے نہ نبی آسکتا ہے اور جو شخص ایسا دعویٰ کرے گا وہ بدترین جھوٹا اور کذاب ہوگا اسی طریقہ سے اسی کتاب میں دو سو سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان فرمائی ہیں اور پھر اجماع امت کو نقل کیا ہے اور تمام اکابرین امت کے اقوال نقل کئے ہیں صحابہ کرامؓ کے آثار نقل کئے ہیں جس کا حاصل یہی نکلتا ہے کہ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہوگا وہ کافر ہوگا۔

خوب یاد رکھئے! کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کے کسی لفظ کا انکار کفر ہے اگر کوئی شخص یوں کہے کہ پورے قرآن کو مانتا ہوں لیکن "صراط مستقیم" کے اندر جو لفظ "صراط" ہے اس کو نہیں مانتا یا لفظ "مستقیم" کو نہیں مانتا یا اس کی "ر" کو نہیں یا اس کی "ط" کو نہیں مانتا کسی ایک حرف کا بھی انکار کرے گا۔ کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ اس نے قرآن کریم کے ایک جز کا انکار کر دیا۔ تو جس طریقہ سے قرآن کریم کے کسی لفظ کا انکار کفر ہے اسی طریقہ سے قرآن کریم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے ثابت ہونے والے مضمون کے کسی ایک حصے کا صراحتاً انکار کرے گا۔ کافر ہو جائے گا۔

یہ قرآن کریم نے واضح طور پر اتنے صریح طور پر فرمایا کہ:-

ماکان محمد ابا احد من رجالکم
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔

کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن یہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ آخری نبی ہیں اور نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں (آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں)

چنانچہ ہمارے ان بزرگوں نے قادیان میں جا جا کر ان قادیانیوں کو للکارا اور ان سے مناظرے

کئے اور ہر مرتبہ یا تو قادیانی بھاگ کھڑے ہوئے اگر رکے تو ہمیشہ شکست فاش کھائی۔

۱۹۵۳ء ختم نبوت کی تحریک اور اس کے اسباب

پاکستان بن جانے کے بعد ہماری حکومتوں پر ایسے افراد مسلط رہے بلکہ حکومتوں میں خود قادیانی داخل رہے۔ پاکستان کی جو سب سے پہلی حکومت بنی اس میں سر ظفر اللہ قادیانی پاکستان کا وزیر خارجہ بنا تو ہماری حکومتوں کا جو فرض تھا سب سے پہلے نمبر پر وہ کام کرتے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالتے ہی کیا تھا۔ خلافت سنبھالتے ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک کام یہ کیا تھا کہ جتنے مدعیانِ نبوت تھے جتنے نبوت کے جھوٹے دعویدار تھے مسیلمہ کذاب، طلیحہ سجاح وغیرہ ان کے خلاف صحابہ کرامؓ کے لشکر بھیجے تھے یہاں تک کہ جب تک ان فتنوں کا قلع قمع نہیں ہو گیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ چین سے نہیں بیٹھے۔ تو جو کام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت سنبھالتے ہی کیا تھا پاکستانی حکومت کا شرعی اور دینی فریضہ تھا کہ وہ پاکستان بن جانے کے فوراً بعد کم از کم یہ کام تو کرتی۔ دستوری اور قانونی طور پر یہ اعلان کرتی کہ جو شخص بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت ہو اور یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو ماننے والے یہ سارے کے سارے کافر ہیں، اور قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں لیکن (حکومت نے) یہ نہیں کیا ہوا کا مطالبہ جاری رہا۔ ظفر اللہ خاں کی سازشوں اور اس کے دباؤ کی وجہ ہمارے پاکستان کی حکومت نے یہ جرأت نہ کی۔ مجھے یاد ہے جب میں دارالعلوم میں بالکل ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا عربی صرف و نحو کی کتابیں پڑھتا تھا تو ہمارے ایک استاد تھے حضرت مولانا امیر الزماں کشمیری صاحبؒ آزاد کشمیر کے تھے ابھی ان کا انتقال ہوا۔ تو ان سے ہم نے فارسی زبان پڑھی اور وہ دارالعلوم میں فارسی وغیرہ کے استاد تھے کچھ عربی کی کتابیں بھی پڑھاتے تھے ان کی نئی نئی شادی ہوئی نئی نویلی دلہن گھر میں تھی کہ انہی دنوں میں قادیانیوں نے ایک بڑی کانفرنس کراچی میں منعقد کی جہانگیر پارک اس زمانے میں کراچی کا مشہور باغ تھا اس زمانے میں بڑے بڑے جلسے وہیں ہوتے تھے اب تو نشتر پارک میں ہوتے ہیں جہانگیر پارک ہمارے گھر سے تقریباً ڈیڑھ میل کے فاصلے پر تھا تو مغرب کے بعد قادیانیوں کا جلسہ شروع ہونے والا تھا تو ہمارے استاد گھر پر تشریف لائے والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے والد صاحب سے وہ شاگرد تھے تو اپنا کچھ زیور کچھ نقدی کچھ امانتیں کچھ وصیت نامہ یہ سب لکھ کر فہرست بنا کر حوالہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا کہ حضرت میں تو اب جا رہا ہوں اس جلسہ گاہ میں۔ یا تو اس جلسے کو روکنے میں کامیاب ہو جاؤں گا ورنہ میں شہید ہو جاؤں گا اور یہ امانت آپ کی خدمت میں ہے میرے گھر پہ میری بیوی ہے میرا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے امید ہے کہ آپ دیکھ بھال کریں گے وہ بندۂ خدا تو والد صاحب کے پاس امانت اور وصیت رکھوا کر چلے گئے میں اس وقت موجود نہیں تھا میں آیا تو پتہ چلا کہ ہمارے استاد چلے گئے ہیں تو میں نے حضرت والد صاحبؒ سے اجازت چاہی کہ حضرت مجھے بھی اجازت دیجئے میں اور میرے بھائی مولانا ولی رازی صاحب اور ایک میرے پھوپھی زاد بھائی تھے ہم چلے راستے میں بڑے زبردست پہرے تھے داڑھی والوں کو جلسے کے پاس تک نہیں جانے دے رہے تھے مگر میری ڈاڑھی تو ابھی نکلنی ہی شروع ہوئی تھی اس وجہ سے ہمارے پہنچنے کا موقع مل گیا وہاں پہنچ کر کیا دیکھا وہ جلسہ کیا تھا جیسے جیل کے اندر کوئی تقریر کر رہا ہو کیونکہ سارے مسلمانوں نے اس جلسے کا گھیراؤ کر رکھا تھا کوئی قادیانی باہر نہیں نکل سکتا تھا اندر جانے کیلئے بڑے فوجی پہرے تھے جس کے ذریعے وہ اندر جاتے تھے لیکن انہوں نے لاؤڈ اسپیکر باہر دور تک لگائے ہوئے تھے تو ہم کوئی اور کام تو کر نہیں سکتے تھے دو کام ہم نے کئے کہ ان کھمبوں کو اکھاڑنا شروع کیا جن پر لاؤڈ اسپیکر لگے ہوئے تھے اور ان کی بتیوں کو ہم نے پتھروں سے مار مار کر توڑنا شروع کیا اور کچھ لوگوں کو جمع کر کے کچھ تقریر شروع کر دی کسی نے یہاں تقریر شروع کر دی کسی نے وہاں شروع کر دی اس نے وہاں شروع کر دی تو وہاں تقریر ایک ہوتی تھی یہاں تو بیس تقریریں ہو رہی تھیں خیر تھوڑی دیر میں پولیس آ گئی جلسہ درہم برہم ہو گیا کیونکہ ان سے لاؤڈ اسپیکر کا سارا نظام درہم برہم ہو گیا وہاں بھگدڑ مچی تو پولیس نے آ کر ہمیں گھیر لیا پھر لاٹھی چارج کیا بڑی مشکل سے جان بچائی مگر پھر الحمد للہ جلسہ کراچی میں قادیانیوں کا کامیاب نہیں ہونے دیا اور پھر اس کے بعد ان کا کوئی جلسہ کراچی میں کامیاب نہ ہو سکا لیکن یہ آگ جو لوگوں کے دلوں میں لگی ہوئی تھی وہ بڑھتی چلی گئی اس واسطے کہ سر ظفر اللہ قادیانی کا تحفظ ہر قدم پر حکومت کر رہی تھی۔ قادیانیوں کو بڑے بڑے عہدوں پر رکھا جا رہا تھا اور غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جا رہا تھا یہاں تک ۱۹۵۳ء مذکورہ مشہور ختم نبوت کی تحریک چلی جس کے اندر صرف لاہور میں دس ہزار مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کیں۔ پاکستان میں سب سے پہلا مارشل لاء وہیں لگا تھا پورے پاکستان میں ایک آگ تھی اور ہر مسلمان بے تاب تھا کہ اپنی جان کو ناموس رسالت اور ختم نبوت کی حفاظت کے لئے قربان کر دے۔ رات جس وقت تحریک شروع ہونے والی تھی اگلا دن جمعہ تھا راتوں رات تمام علماء کو گرفتار کر لیا گیا پورے پاکستان میں جس شہر میں جہاں کوئی عالم تھا یا تحریک کا سرگرم نمائندہ تھا گرفتار کر لیا گیا اور پھر ان پر فوجی عدالتوں میں مقدمے چلے دوسری طرف فوج کو یہ حکم تھا عام اعلان تھا کہ کوئی شخص گھر سے باہر نہ نکلے گلیوں کے اندر بھی نکلنے کی اجازت نہیں تھی فوج نے ہر موڑ پر مورچے سنبھالے ہوئے تھے اور مشین گنیں فٹ کر رکھی تھیں اور ان کو یہ حکم تھا کہ جس کو دیکھو فوراً گولی مار دو وارننگ دینے کی ضرورت نہیں کسی کو پوچھنے اور مہلت دینے کی ضرورت نہیں بس جس کو دیکھو گولی مار دو۔ بکتر بند گاڑیوں میں فوجی جوان اپنی مشین گنیں تانے ہوئے لاہور کی گلیوں میں گشت کر رہے تھے میری بہن اور میرے بھائی کا گھر لاہور میں ہے وہ اپنے گھروں میں سے یہ سب کچھ نظارے دیکھتے تھے انہوں نے ہمیں بتلایا کہ یہ منظر ہمارے سامنے تھا کئی دن تک یہ سلسلہ جاری رہا ہے۔ حکم یہ تھا کہ کوئی شخص باہر نہ نکلے لیکن اچانک ایک گلی سے شیدائیوں کا شمع رسالت

قادیانیوں نے پاکستان سے ناکام ہونے کے بعد اپنا مرکز لندن بنایا تاکہ وہ یہاں کے مسلمانوں کو اپنا نشانہ بنا سکیں

کے پروانوں کا ایک دستہ نمودار ہوتا تھا اور ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے آگے بڑھتا تھا اپنی جانیں قربان کریں گے ختم نبوت پہ اور پھر وہ فوج کو دیکھ کر نعرے لگاتا تھا کہ گولی یہاں مارو یہاں مارو اور فوج کہ جس میں قادیانی زیادہ گھسے ہوئے تھے وہ مشین گنوں سے تڑ تڑ گولیاں چلاتی تھی اور اس جلوس کا کوئی آدمی پیچھے بھاگتا نہیں تھا وہیں گر کر شہید ہو جاتا تھا ابھی یہ واقعہ ختم نہیں ہونے پاتا تھا کہ دوسری گلی سے ایسا ہی جلوس نکلتا تھا پھر تیسری سے پھر چوتھی سے پھر پانچویں سے ہفتوں یہ سلسلہ جاری رہا ہے یہاں تک کہ صرف لاہور لاہور کے اندر دس ہزار مسلمانوں نے شہادت کا جام نوش کیا۔

وقتی طور پر وہ تحریک بظاہر ناکام ہو گئی کیونکہ ظفر اللہ اسی طرح وزیر خارجہ رہا قادیانیوں کو حکومت نے غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا۔ مسلمانوں کا کوئی مطالبہ نہ مانا گیا لیکن اللہ کے راستے میں دی جانے والی قربانی کبھی رائیگاں نہیں جاتی اس کے اثرات کبھی یہاں ظاہر ہوتے ہیں کبھی وہاں۔ آپ نے دیکھا کہ غزوۂ خندق میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ خندق کھودنے میں مشغول تھے اور کئی کئی دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ میلوں میں وہ خندق پھیلی ہوئی تھی اور کھدائی کرنے کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس دس صحابہ کرام کی ٹولیاں بنا رکھی تھیں اور ان کی جگہ مقرر تھی کہ یہاں سے یہاں تک یہ کھودیں گے اور یہاں سے یہاں تک یہ کھودیں گے جس ٹولی کے سربراہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ تھے انہی کی رائے پر انہی کے مشورے سے اس خندق کے کھودنے کا فیصلہ ہوا تھا تو ان کی کھدائی میں ایک چٹان آ گئی جو بڑی سخت چٹان تھی صحابہ کرامؓ سے وہ ٹوٹ نہیں رہی تھی اور خندق کی کھدائی کے زمانے میں حالت یہ تھی کہ کئی کئی وقت تک صحابہ کرامؓ میں فاقہ ہو رہا ہے ایک دن صحابہ کرامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی وجہ سے اب کمر سیدھی نہیں رہتی ہم نے کمر کو سیدھا رکھنے کے لئے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھے ہیں اور یہ چادر ہٹا کر پیٹ دکھائے کہ ایک ایک پتھر ہر ایک کے پیٹ پر بندھا ہوا تھا تاکہ کمر سیدھی رہ سکے ورنہ کمر پیٹ خالی ہونے کی وجہ سے جھک جاتی ہے۔ تاجدار دو عالم سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک سے چادر ہٹائی اور فرمایا کہ دیکھو میرے پیٹ پہ دو پتھر بندھے ہوئے ہیں مگر جب اس چٹان کے بارے میں شکایت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چٹان ہم سے نہیں ٹوٹ رہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لے جاؤ اور دکھاؤ آپ اپنی گینتی لے کر وہاں تشریف لے گئے چٹان واقعی بہت مضبوط تھی آپؐ نے بسم اللہ پڑھ کر ایک کدال ماری تو اس کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا اور ساتھ ہی ... کے خزانے آپؐ کو دکھائے گئے اور بسم اللہ پڑھ کر دوسری کدال ماری تو اس کا ایک حصہ اور ٹوٹ گیا اور آپؐ کو روم کے خزانے دکھلائے گئے پھر آپؐ نے ایک اور کدال ماری جس پر اس چٹان کا خاتمہ ہو گیا اور اس پر آپؐ کو کسریٰ کے خزانے دکھلائے گئے۔

یہ کیا بات تھی کھدائی تو یہاں ہو رہی تھی کدال کی ضرب تو یہاں پڑ رہی تھی لیکن بحرین کے خزانوں کے فتح کا فیصلہ ہو رہا تھا اور قیصر و کسریٰ کے تخت و تاج گر رہے تھے اسلام کا جھنڈا بلند ہونے کے فیصلے ہو رہے تھے وہ قربانی یہاں دی جا رہی تھی اس کے اثرات وہاں ظاہر ہو رہے تھے قربانی اس زمانے میں دی جا رہی تھی اس کے اثرات کئی سال کے بعد ظاہر ہوئے۔ اسی طرح ۱۹۵۳ء کے شہیدوں کا خون رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں جب یہ تحریک دوبارہ اٹھی اور علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد رشید مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں یہ تحریک آگے چلی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی اور پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا دستور میں ترمیم کر دی گئی لیکن عملی طور پہ پاکستان میں جو اقدامات ضروری تھے وہ نہیں ہوئے اس کے مطابق قانون سازی کی ضرورت تھی تاکہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نہ کہہ سکیں لوگوں کو دھوکہ نہ دے سکیں چنانچہ پھر یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے شہید ضیاء الحق مرحوم کو عطا فرمائی کہ مسلمانوں اور علماء کرام کے مطالبے پہ اور علماء کے بتائے ہوئے مسودے کے مطابق انہوں نے قانون سازی کی۔ جس کے بعد الحمد للہ پاکستان میں اب قادیانیت دفن کر دی گئی ہے اب وہاں کسی قادیانی کو جرأت نہیں ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھے یا اپنی عبادت گاہ سے وہ مسلمانوں کی سی اذان نشر کرے یا اپنے آپ کو قادیانی بجائے مسلمان بھی کہے۔ اب اس کی اجازت پاکستان میں نہیں ہے جیسے کہ آرڈیننس مولانا زاہد الراشدی صاحب نے آپ کو پڑھ کر سنایا ہے لیکن اب آزمائش آپ کے کندھوں پر آ گئی ہے پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں نے اللہ کے فضل و کرم سے اس فتنے کی سرکوبی کر کے وہاں سے جلا وطن کر دیا ہے اب یہ فتنہ فراڈ اور یہ دھوکہ اللہ اور رسول کا یہ دشمن ٹولہ یہاں آپ کے انگلینڈ میں آ گیا ہے اور یہاں لندن میں اس نے اپنا سب سے بڑا مرکز بنایا ہے اور یہاں بیٹھ کر وہ یورپ اور امریکہ میں نوجوانوں کے اندر ختم نبوت کے خلاف تحریک چلا رہا ہے یہ قادیانی پاکستان، بنگلہ دیش اور انڈیا میں ناکام ہو چکے ہیں خاص طور سے پاکستان میں۔ وہاں سے ناکام ہونے کے بعد انہوں نے اب اپنا مرکز لندن کو بنایا ہے اور بہت سوچ سمجھ کر انہوں نے یورپ کے مسلمانوں کو نشانہ بنانے کا قدم اٹھایا ہے کیونکہ یہاں اسلام دشمن طاقتیں ان کی سرپرستی کے لئے موجود ہیں اب دیکھئے کس کس طریقہ سے یہ اپنی باطل تحریک قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں کئی یورپین ممالک سے ان کو یہ مراعات حاصل ہیں وہ اپنے یہاں سے خاص طور پر کسی پاکستانی یا ہندوستانی کو آسانی سے ویزا نہیں دیتے لیکن قادیانی

باقی صفحہ ۳۱ پر

جہلم سے گفتگو

راولپنڈی سے لاہور آتے ہوئے جب بھی دریائے جہلم پر گزر ہوا ہے ہمیشہ اسے زبان حال سے شکوے شکایتیں کرتے پایا ہے ...... ایسا محسوس ہوتا رہا ہے جیسے پل سے گزرتا ہوا جہلم پل پر سے گزرنے والوں کو کچھ کہہ رہا ہو اور ساتھ ہی غمناک چال کے ذریعے گلہ مند بھی ہو کر روزانہ مجھ پر سے کتنے ہی لوگ گزرتے ہیں مگر پتہ نہیں کیوں؟ میرے درد کو کوئی سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔

اب سے چار سال قبل جب جہلم پر سے گزر ہو رہا تھا تو اسے ایسی غمناک چال میں بہتے ہوئے دیکھا جیسے کہ کوئی بہت بڑا غم ہو تو زبان حال سے اس سے سوال کیا کہ آخر کیا وجہ ہے تم اتنے غمگین کیوں ہو؟ ...... جہلم نے کہا میرے اس غم کی داستان الم کی ابتداء ۱۸۴۶ء سے ہے اصل یہ ہے کہ میں جہاں سے بہہ کر آتا ہوں اس جنت نظیر مقام کو کشمیر کہتے ہیں نہ جانے کیا ہوا اس وادی کو نہ معلوم کس کی نظر لگ گئی کہ ۱۸۴۶ء میں اسے ایک غدار سکھ کے ہاتھ کوڑیوں کے مول بیچ دیا گیا وہ ایسی قیمت تھی کہ اس وادی کے حسن کو مد نظر رکھ کر اس قیمت کو دیکھا جائے تو یہ اس وادی کی بدترین توہین نظر آئے گی ...... جہلم نے مزید کہا میری موجوں نے اپنی کوکھ کی چٹانوں سے سر پیٹ پیٹ کر احتجاج کیا مگر میری کسی نے نہ سنی۔ میں نے پوچھا کیا کشمیری مسلمان ہمیشہ ہی غفلت کی نیند سوتا رہا؟ اس نے کہا نہیں بیدار بھی ہوا مگر بہت تاخیر سے لیکن افسوس یہ ہے کہ بیدار ہو کر کشمیر کے کچھ دشمنوں کی چالوں میں آ گیا میں نے پوچھا ایسا کب ہوا تھا تو اس نے کہا یہ ۱۹۳۱ء کی بات ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ کشمیری مسلمان اس قدر بیدار نہیں ہوئے تھے کہ جس قدر بیرون کشمیر کے مسلمان بیدار ہوئے۔ میں نے کہا بات سمجھ میں نہیں آئی ذرا تفصیل سے بتاؤ؟ اس نے کہا ہوا یوں کہ جب بے ضمیر سکھ خاندان کے زیر تسلط رہنے کی وجہ سے وادی کشمیر کے حسین چہرے پر سرخی کی جگہ زردی نے لے لی وادی کے پھولوں نے خوشبو دینا چھوڑ دی سبز پتوں نے شاخوں سے تعلق ختم کرنا شروع کر دیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وادی میں رہنے والے مسلمانوں پر بھی مظالم حد سے بڑھنے لگے اور ان کی چیخیں برف پوش پہاڑوں کی بلندیوں بالآخر چوٹیوں پر سے پھسل کر وادی سے باہر پہنچیں تو پنجاب کا مسلمان بیدار ہو گیا اور احرار کے پلیٹ فارم پر متحد ہو کر کشمیر پہنچا۔

پریس کانفرنس

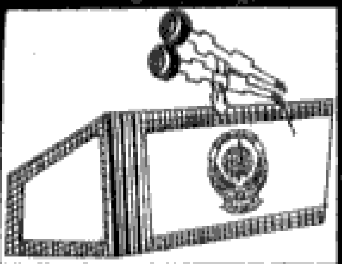

رعایت اللہ فاروقی

میں نے پوچھا یہ سبز پتوں کا شاخوں سے تعلق ختم کرنے کا کیا مطلب تو کہنے لگا در اصل بہار دنیا بھر میں خزاں کی چیرہ دستیوں کا شکار رہتی ہے جب بہار نے خزاں کے مظالم سے پناہ چاہی تو اللہ نے اسے کشمیر بھیج دیا اور یوں یہاں سال کے بارہ مہینے بہار ہی کا راج رہتا ہے خزاں کا داخلہ یہاں ممنوع ہے۔

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ پنجاب کا مسلمان بیدار ہوا اور بھاگم بھاگ کشمیر جا پہنچا اور پھر ایک زبردست تحریک شروع ہوئی مگر افسوس وہ تحریک کامیاب نہ ہو سکی۔ میں نے دریافت کیا کیوں؟ جواب میں جہلم نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر کہا در اصل کشمیری مسلمان «دجالوں» کی چالوں میں آ گئے تھے۔ میں نے کہا کیا مطلب «دجالوں» سے کیا مراد ہے ہماری معلومات کے مطابق تو دجال کو قرب قیامت میں آنا ہے؟ کہنے لگا ارے وہ اور «دجال» ہے یہ اور ہیں ان کا بانی قادیان ضلع گورداس پور میں پیدا ہوا تھا اور یہ لوگ کشمیر کو اپنی ریاست بنانے کا خواب دیکھ رہے ہیں اور ان کی ایک بے تکی گواس بھی ہے کہ حضرت عیسیٰ کشمیر میں مدفون ہیں ان لوگوں نے وہ تحریک بھی ناکام کی تھی اور اس کے بعد بھی ہمیشہ انہوں نے آزادیٔ کشمیر کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کیں اگر یہ نہ ہوتے تو میں اور کشمیر آج ہندوستان کے غلام ہوتے۔

میں نے کہا پاکستان نے ۱۹۶۵ء میں کشمیر کو آزاد کرانے کے لئے انڈیا سے ایک بھرپور جنگ لڑی تھی اس میں کیا ہوا تھا کیا اس وقت بھی مرزائیوں نے کوئی شرارت کی تھی؟ جہلم نے کہا کمال کرتے ہو یہ مجھ سے پوچھتے ہو کہ مرزائیوں نے اس میں کوئی شرارت کی تھی۔ ارے بندۂ خدا وہ جنگ شروع ہی مرزائیوں نے کروائی تھی تاکہ کشمیر کو آزاد کرا کر مرزائی ریاست بنا سکیں۔ میں نے کہا کوئی ثبوت؟ جہلم نے کہا جنگ سے پہلے مرزائیوں نے کشمیر میں پمفلٹ تقسیم کیا تھا جس میں تھا کہ کشمیر عنقریب آزاد ہوگا اور ایسا احمدیوں کے ہاتھوں ہوگا اور پھر یہ کہ جنگ جس جنرل کے اشارے پر شروع کی گئی وہ مرزائی تھا میں نے کہا وہ کون تھا جہلم نے کہا جنرل اختر حسین ملک۔

قارئین یہ تو تھی دریائے جہلم سے میری آج سے چار سال قبل کی گفتگو۔ گفتگو کا ایک دور ابھی پچھلے دنوں بھی ہوا ہے جسے اگلی ملاقات پر اٹھا رکھتے ہیں۔

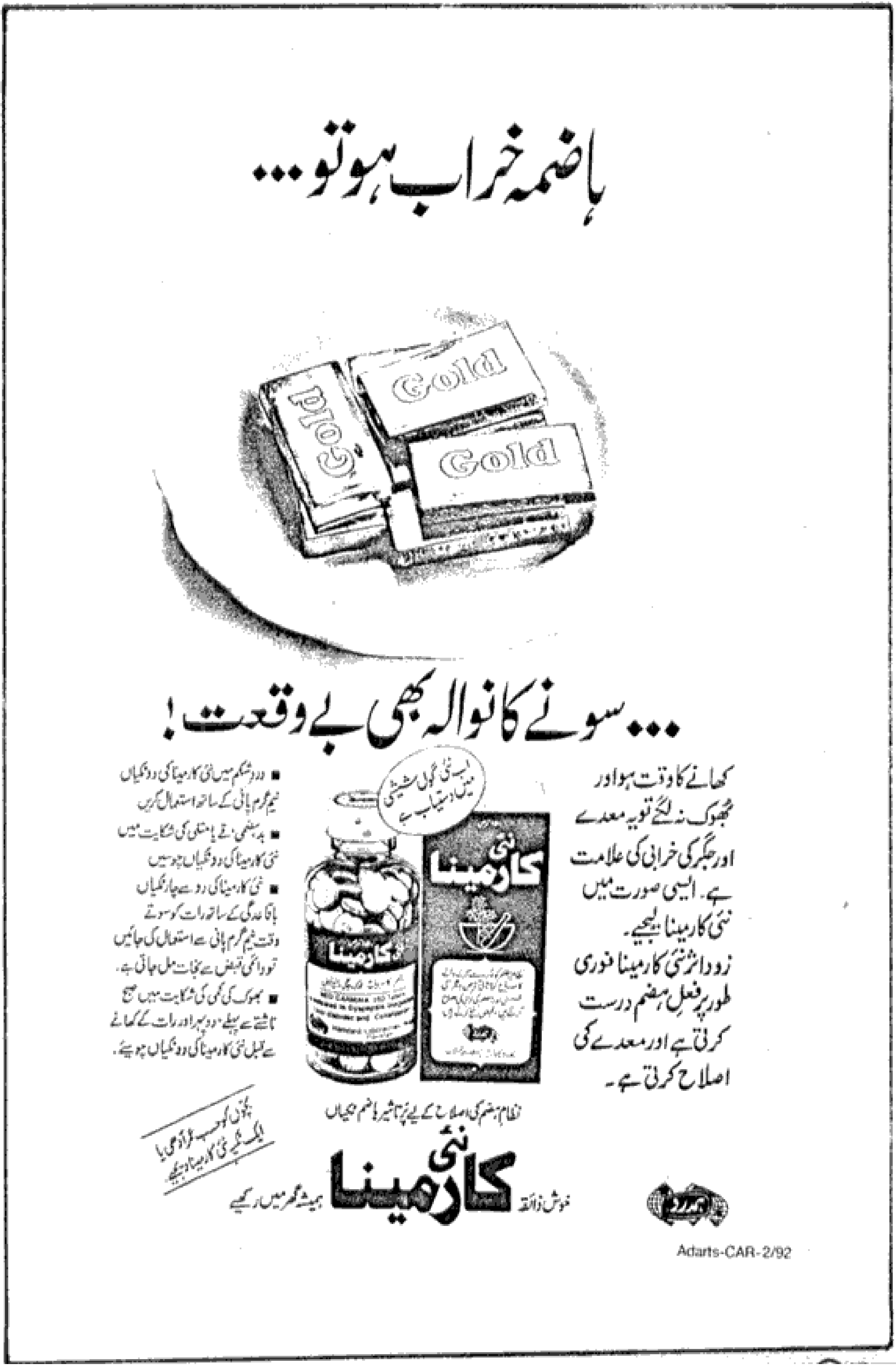

ہاضمہ خراب ہو تو...
Gold
Gold
Gold
...سونے کا نوالہ بھی بے وقعت!
اب نئی گول شیشی میں دستیاب ہے
نئی کارمینا
کارمینا
■ درد شکم میں نئی کارمینا کی دو ٹکیاں نیم گرم پانی کے ساتھ استعمال کریں
■ بدہضمی، قے یا متلی کی شکایت میں نئی کارمینا کی دو ٹکیاں چوسیں
■ نئی کارمینا کی دو سے چار ٹکیاں باقاعدگی کے ساتھ رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی سے استعمال کی جائیں تو دائمی قبض سے نجات مل جاتی ہے۔
■ بھوک کی کمی کی شکایت میں صبح ناشتے سے پہلے، دوپہر اور رات کے کھانے سے قبل نئی کارمینا کی دو ٹکیاں چوسیے۔
کھانے کا وقت ہو اور بھوک نہ لگے تو یہ معدے اور جگر کی خرابی کی علامت ہے۔ ایسی صورت میں نئی کارمینا لیجیے۔
زود اثر نئی کارمینا فوری طور پر فعلِ ہضم درست کرتی ہے اور معدے کی اصلاح کرتی ہے۔
نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے پُر تاثیر ہاضم ٹکیاں
بچوں کو حسبِ فرمائش ایک ٹکی نئی کارمینا دیجیے
خوش ذائقہ
نئی کارمینا
ہمیشہ گھر میں رکھیے
Adarts-CAR-2/92

قادیانی پارلیمنٹ کے فیصلے کو تسلیم کرکے اس کے منطقی تقاضوں کو قبول کریں

ساتویں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے گزشتہ دنوں برطانیہ آئے ہوئے پاکستان تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے ساتھ ایک مذاکرے کا اہتمام کیا گیا جس میں تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر ماہنامہ "بینات" کے ایڈیٹر اور جامع علوم اسلامیہ کراچی کے استاذ حدیث مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دارالعلوم کورنگی کراچی کے مہتمم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی اور جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات اور ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ کے ایڈیٹر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رابطہ سیکرٹری مولانا زاہد الراشدی اور ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کے چیف ایڈیٹر ختم نبوت سنٹر لندن کے انچارج اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر عبدالرحمان یعقوب باوا نے شرکت کی۔ سوالات کرنے والے پینل میں ظہور نیازی زیڈ یو خان محمد جمیل اور افتخار قیصر شامل تھے۔

س۔ مولانا صاحب آپ نے قادیانیوں کے خلاف جس جدوجہد کا آغاز کیا ہوا ہے آپ کو اس میں کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ج۔ یہاں میں دو باتیں گزارش کرنی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ علماء امت کی جو کچھ کوشش بھی ہے کسی بھی فتنے کے مقابلے میں یا دین کی کسی خدمت کے سلسلے میں وہ حضرات انبیاء کرام علیہ السلام کی دعوت میں ہے اور انبیاء کرام کی دعوت کا مقصد صرف حق تعالیٰ شانہ کے حکم کی تعمیل کرنا اور اس کی رضا حاصل کرنا ہے۔ ان کو اس سے گفتگو ہی نہیں ہوتی کہ اس میں کامیابی کتنی ہوئی ہے اور کتنی نہیں ہوئی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ علماء امت جو کام بھی کرتے ہیں دینی نقطہ نظر سے محض دین کی خدمت کے طور پر اس کے لیے صرف ایک شرط ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کام کیا جائے۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے کہ قادیانیوں کے سلسلے میں ہمیں کتنی کامیابی ہوئی ہے ایک وقت تھا کہ تمام کے تمام لوگ قادیانیوں کو مسلمان سمجھتے تھے اور ایک وقت وہ ہے کہ پاکستان کے ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے تمام افراد جن کو بھی ہے اور قادیانیوں کے عقائد کا علم ہے انہوں نے یہ معلوم کر لیا کہ قادیانی مسلمان نہیں ان کے جو بھی عقائد ہوں اس سے ہمیں بحث نہیں بہرحال مسلمانوں کے ان کے عقائد نہیں ہیں یہ مسلمانوں سے ایک الگ فرقہ ہے مسلمانوں سے الگ ایک جماعت ہے مسلمانوں سے ایک ایک مذہب ہے ان کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہمارا مطالبہ صرف اتنا ہی تھا کہ قادیانیوں کو مسلمان نہ سمجھا جائے جہاں تک ان کی تبلیغی کوششوں کا توڑ ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت ختم نبوت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں جہاں قادیانی پہنچتے ہیں وہاں وہاں جاتی ہے ہم بھی پہنچتے ہیں اور مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ وہ غیر مسلم ہیں لیکن ان کو کافر قرار دیئے جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کے نام مسلمان جیسے ہیں اور بظاہر یہ کلمہ بھی پڑھتے ہیں دیکھنے میں دین کے دوسرے شعائر کو استعمال کرتے ہیں اس لیے ہر شخص کو یہ دھوکہ ہوتا ہے کہ یہ مسلمان ہیں یہ کہتے ہیں کہ ہم احمدی مسلمان ہیں تو اس سے ایک ناواقف سمجھتا ہے کہ یہ بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے جیسے مسلمانوں کے دوسرے فرقے ہیں اس لیے ان کے درمیان اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان امتیاز ضروری ٹھہرا ہے قادیانیوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ غیر مسلم کہنے کا حق صرف اللہ کو ہے کیونکہ وہ دلوں کی حقیقت کو جانتا ہے کیونکہ ایمان کا تعلق دل سے ہے جب ہم زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں تو تمہارا فرض ہے کہ

اس حقیقت کا تعلق اللہ کی ذات سے ہے قرآن کریم کو ماننے کے لیے اب قادیانیوں نے بے شمار آیات میں تحریف کرکے ان کے مفہوم کو بدل دیا ہے مثال کے طور پر سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع کی آیت ہے وبالآخرۃ ھم یوقنون (وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں) کہتے ہیں آخرت سے مراد غلام احمد کی ... مفہوم کو بدلا تو ظاہر ہے کہ قرآن پر ایمان نہ رہا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تفسیر خود فرما دی ہے انا خاتم النبیین اور اس وقت سے لے کر اور آج تک مسلمان یہی معنی کرتے آئے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے اور جس کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے جس کو نبوت نہیں دی جائے گی لیکن قادیانیوں نے کہا کہ نبوت کی مہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہے اور آپ کی جس کی نبوت کی تصدیق فرما دیں گے۔ وہ نبی ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوتوں پر مہریں لگانے والے ہیں یہ مضحکہ خیز مفہوم انہوں نے ایجاد کیا اور خاتم النبیین کے معنی کو بدل دیا کہتے ہیں ہم خاتم النبیین مانتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکن جب معنی کا انکار کیا تو ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے کوئی شخص رب العالمین کے مفہوم کا انکار کرے۔

آپ فرمایئے کہ کوئی شخص کھڑا ہو کر اپنے آپ کو محمد رسول اللہ کہے کیا ہم اسے مسلمان کہہ سکیں گے یہ اس سوال کے جواب کا ایک پہلو تھا۔ دوسرا پہلو جو ہے وہ یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے الگ الگ احکام ہیں مسلم غیر مسلم سے شادی نہیں کر سکتا مسلمان غیر مسلم کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتا مسلمان غیر مسلم کا ذبیحہ نہیں کھا سکتا اور اس قسم کے بے شمار احکام ہیں تو جب تک کہ ہم کسی شخص کے کفر اور اسلام کا فیصلہ نہ کریں اس وقت تک ان احکام کی تعمیل کیسے کر سکتے ہیں اسی لیے لازمی طور پر کسی شخص کے اقوال اس کے افعال کو دیکھ کر ہم کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ یہ شخص مسلمان ہے کہ نہیں اگر کسی شخص کے کفریہ عقائد ہوں اور وہ زبان سے اس کا اقرار کرتا ہو ہم اسے مسلمان نہیں کہیں گے۔

(س) جب پاکستان کی پارلیمنٹ نے یہ فیصلہ دے دیا کہ قادیانی دائرہ اسلام میں نہیں رہے یہ خیال تھا کہ یہ قصہ ختم ہو گیا اب ہمیشہ کے لیے امن و سکون ہو گیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا نہیں ہوگا۔ اب آپ کے نزدیک یہ مسئلہ کہاں جا کر ختم ہوگا یا نہیں ہوگا۔

(ج) بجا ہے یہاں چند چیزوں کی وضاحت ضروری ہے

پہلی بات یہ کہ ہمارا مطالبہ تھا کہ ان کے عقائد مسلمانوں جیسے نہیں ہیں ان کو غیر مسلم سمجھا جائے اس مطالبے کو منظور کر لیا گیا اس کے بعد دس سال بعد پھر تحریک چلی اس میں حکومت نے ایک آرڈیننس جاری کیا جس میں قادیانیوں کی تبلیغ پر پابندی عائد کی گئی لیکن عملی طور پر یہ دونوں باتیں نہیں ہوئیں حکومت نے بادل نخواستہ ان کو غیر مسلم تو مان لیا لیکن ان کے غیر مسلم ہونے کے تقاضوں پر عمل نہیں کیا اس سلسلے میں اول تو قانون سازی نہیں کی گئی اور جب قانون سازی کی گئی تو اس قانون پر صحیح طور پر عمل نہیں ہوا نتیجہ یہ کہ ان کو اپنی سرگرمیاں مزید بڑھانے کا موقع دیا گیا حکومت ہر موقع پر ان کا تحفظ کرتی رہی اور مسلمانوں کو دباتی رہی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص اسلام سے مرتد ہو جائے اس کے لیے اسلام میں سزا مقرر کی گئی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کو اپنا کام کرنے کا مزید موقع مل رہا ہے کیونکہ کوئی خطرے کی بات نہیں ہے اس لیے ان کی تبلیغی سرگرمیاں خفیہ طور پر جاری ہیں۔ اب ہم نے مطالبہ کیا حکومت سے کہ اتنا ہی کر لو کہ جب آئین نے انہیں غیر مسلم قرار دے دیا ہے اور آئین میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے الگ الگ حقوق درج ہیں۔ اور آئین میں جداگانہ انتخابات ہیں اور قادیانی ہیں غیر مسلم تو کم از کم شناختی کارڈوں میں مذہب کا خانہ درج کر دو ابھی ہمارا یہ مطالبہ چل رہا ہے اور حکومت اس معاملہ میں بھی لیت و لعل کر رہی ہے۔

آپ کا سوال یہ تھا کہ ۷۴ء کے آئینی فیصلہ کے بعد بھی یہ مسئلہ کیوں باقی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس فیصلے کو قادیانیوں نے تسلیم نہیں کیا پارلیمنٹ کہتی تھی۔ پارلیمنٹ نے یکطرفہ فیصلہ نہیں کیا قادیانیوں کے اس وقت کے دونوں سربراہ قادیانی گروپ کے سربراہ مرزا ناصر احمد گیارہ روز تک اور لاہوری گروپ کے سربراہ صدرالدین کو دو دن پارلیمنٹ کے سامنے اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دیا گیا سوال جواب ہوئے اور مرزا ناصر احمد نے پارلیمنٹ کے فلور پر یہ تسلیم کیا کہ ہمارا اور دنیا بھر کے ایک ارب مسلمانوں کا مذہب ایک نہیں ہے۔ مرزا ناصر احمد سے یہ سوال کیا گیا کہ آپ دنیا کے ایک ارب مسلمانوں کو جو مرزا غلام احمد پر ایمان نہیں رکھتے آپ انہیں کیا سمجھتے ہیں تو مرزا ناصر احمد نے پارلیمنٹ کے فلور پر یہ تسلیم کیا اور یہ ریکارڈ پر ہے ہم انہیں کافر سمجھتے ہیں اس پر پارلیمنٹ نے دونوں فریقوں کا موقف سن کر فیصلہ دے دیا کہ یہ غیر مسلم ہیں قادیانیوں نے وہ فیصلہ ابھی تک تسلیم نہیں کیا اور عملاً اس فیصلے سے انحراف کیا اس مسئلے میں مسلمانوں کی احتجاجی تحریک اور مطالبات سب کی بنیاد قادیانیوں کے اس فیصلے کے تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے ہے ہمارے نزدیک سیاسی طور پر قادیانیوں کی حیثیت یہ ہے کہ وہ آئین سے انحراف کر رہے ہیں اور اس آئینی فیصلے کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور مسئلے کے باقی رہنے کا موجب بھی یہی بات ہے آج بھی قادیانیوں سے ہمارا ایک ہی تقاضا ہے اور مسلم قادیانی تنازعہ دو طریقے سے حل ہو سکتا ہے یا تو قادیانی توبہ کر کے واپس آ جائیں مسلمانوں میں بات ختم وہ ہمارے بھائی ہیں یا اپنے بارے میں عالم اسلام کا اور پاکستان پارلیمنٹ کا فیصلہ تسلیم کر کے اس کے منطقی تقاضوں کو قبول کریں اس کے سوا اس مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے جب تک قادیانی ان دو میں سے ایک راستہ اختیار نہیں کریں گے یہ کشمکش جاری رہے گی تنازع بڑھتا رہے گا

س: ابھی آپ نے ارتداد کے مسئلے کو چھیڑا تھا یہ بات واضح نہیں ہو سکی کہ آپ قادیانیوں میں بچوں سے لے کر بوڑھوں تک سب کو یکساں طور پر مرتد قرار دیتے ہیں یا کافر۔

ج: وہ اپنے آپ کو غیر مسلم تو مانیں اگر غیر مسلم مانیں تو ہمارا سوال ختم ہو جاتا ہے ہمیں اس کی پرواہ کیے بغیر کہ قادیانی کیا پروپیگنڈہ کرتے ہیں اور یہ نام نہاد انسانی حقوق کے علمبردار کیا تاثر لیتے ہیں میں یہ کہنے پر مجبور ہوں گا کہ اگر قادیانیوں نے اپنے آپ کو غیر مسلم نہ قرار دیا تو ہم اس مطالبے میں حق بجانب ہوں گے کہ ان پر سزائے ارتداد جاری کی جائے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ یہ غیر مسلم بن کر رہیں ہمارے شہروں میں ہم ان کی حفاظت کریں گے۔

س: برطانیہ میں سر تیس سال بعد سرکاری ریکارڈ عام کر دیا جاتا ہے کیا آپ نے قادیانیوں کے متعلق سرکاری ریکارڈ دیکھنے کی کوشش کی ہے؟

ج: اس میں یہ آپ کی بات درست ہے اب ہم اس بارے میں کچھ کریں گے بہت سی باتیں ویسے بھی ریکارڈ پر آ چکی ہیں چھپ چکی ہیں بہرحال تفصیل کے ساتھ اس ریکارڈ کو حاصل کرنا ضروری ہے

س: مولانا جہاں تک کسی کو کافر قرار دینے کی بات وہ ہمارے ہاں کافی عرصے سے چلی آ رہی ہے لوگ اپنی ذاتی وجہ سے اپنے مخالف کو کافر قرار دیتے رہے ہیں اور اس میں ریکارڈ کی بات ہے کہ علماء نے باقاعدہ فتوے بھی جاری کیے۔

ج: اس سلسلے میں دو وضاحتیں کرنا چاہتا ہوں آپ حضرات کو معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں عدالتیں لوگوں کو انصاف دلانے کے لیے ہیں اب یہ بھی معلوم ہو گا کہ بہت سے فیصلے رشوت یا سفارش کی بنیاد پر ہوتے ہیں ظاہر ہے کہ جو فیصلے ایسے ہوتے ہوں گے ان میں حق و انصاف کا خون کیا جاتا ہو گا وہ فیصلے صحیح نہیں ہوں گے اس بات کو جاننے کے باوجود ہم نے کبھی تحریک نہیں چلائی اپنی عدالتوں کے بارے میں اور اس کا پروپیگنڈہ کبھی نہیں کیا کہ پاکستان کی عدالتیں ناقابل اعتبار ہیں بلکہ اس کی بجائے جب ہمیں انصاف کی ضرورت ہوتی ہے تو ہمیں ان کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے پاکستان میں بہت سے جعلی ڈاکٹر بھی ہیں اور ان کے غلط طرز علاج سے جانوں کا بھی نقصان ہوتا ہے۔ اس کے باوجود ہم نے ڈاکٹروں کے خلاف کبھی تحریک نہیں چلائی میں یہ عرض کروں گا کہ کسی عالم نے انفرادی طور پر یا ایک فرقے نے دوسرے کے بارے میں انفرادی طور پر غلط فیصلہ کیا ہو گا اور کرتے ہیں اس حقیقت سے ہم انکار نہیں کرتے لیکن یہ بھی اپنی جگہ بجا ہے کہ ان کے غلط فتوؤں سے ہمیں یہ سند نہیں مل جاتی کہ آئندہ کے لیے علماء کے فتوے پر ہم اعتماد یکسر نہ کیا کریں۔

ٹھیک ہے کہ بعض فتوؤں کی بنیاد گروہی یا شخصی ہوتی ہے لیکن ہماری تاریخ شاہد ہے کہ اس قسم کے فتوؤں کو اجتماعی حیثیت کبھی حاصل نہیں ہوئی۔ اجتماعی پذیرائی ہمیشہ اس فتوے کو حاصل ہوئی ہے جو دلائل کی بنیاد پر مبنی ہو۔

(س) آپ لوگ یہاں ہر سال دورہ کرتے ہیں آپ یہ بتائیے کہ یہاں جو مسلمان آباد ہیں مختلف مکتبہ خیال کے ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کیا وہ صحیح سمت جا رہے ہیں؟

(ج) میرا یہاں انگلینڈ میں پہلی مرتبہ آنا ہوا اور میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اتنا دیکھ لیا ہے کہ اس کے بعد میں کوئی حتمی رائے قائم کر سکوں لیکن جتنا کچھ دیکھا ہے مجھے دو چیزیں نظر آئی ہیں جہاں مسلمانوں میں بہت سے افراد ایسے نظر آئے ہیں جو یہاں کے غیر اسلامی معاشرے میں ڈھلتے جا رہے ہیں فکر آخرت سے بے پرواہ ہو کر صرف دنیا کو ہی اپنا مطمع نظر بنا لیا ہے لیکن بہت بڑی تعداد ایسے مسلمانوں کی بھی ہے کہ الحمد للہ ان کے اندر دینی غیرت و حمیت ہے اور دین کا ایسا جذبہ ہے جو پاکستان کے مسلمانوں کے لیے بھی قابل رشک ہے نوجوان بوڑھے بچے اور بالواسطہ خواتین ان کے معاملات جو ہمارے سامنے آ رہے ہیں الحمد للہ ایک ایسا ماحول یہاں بن رہا ہے۔ مسجدوں کے طفیل اور ان کے ذریعے کہ ہمارے پاکستان میں اچھے خاصے دینی گھرانوں کے اندر جو کمزوریاں در آئی ہیں یہاں کے لوگ ان سے بھی اجتناب برت رہے ہیں اور جس تیز رفتاری سے یہاں دینی ادارے قائم ہو رہے ہیں ابتدائی دینی تعلیم کے مدرسے مسجدیں اور مختلف فلاحی تنظیمیں اور ادارے یہ بہت ہی امید افزا صورت حال ہے اور ہم اس موضوع پر یہاں کے مسلمانوں سے اب تک بات کرتے آئے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ یہاں نئی مسجدوں اور مدرسوں کے قیام کا سلسلہ بھی جاری رہے بلکہ اس میں اور اضافہ ہو لیکن اس سے یہاں کے مسلمانوں کے دینی مسائل پوری طرح حل نہیں ہوں گے۔ ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ مشورہ دیا ہے کہ اپنی تقریروں میں کہ جہاں آپ مسجدیں اور مدرسے بنا رہے ہیں ساتھ ہی آپ مسلم سکول بھی قائم کریں اس کے اندر آپ اپنے بچوں کو اعلیٰ معیار کی تعلیم دیں اور دینی تعلیم و تربیت کا ماحول بنائیں اس کے ذریعے سے ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ ہماری آئندہ نسلیں یہاں رہ کر بھی بہت پکی مسلمان بن سکیں گی۔

(س) پاکستان میں کیا دینی اور لسانی بڑھ رہا ہے یا دینی جنون بڑھ رہا ہے۔

(ج) دینی اور لسانی پاکستان میں بڑھ رہا ہے اور دینی جنون یہاں بھی کم ہو رہا ہے۔ میرا تجزیہ یہی ہے میں آٹھ سال یہاں برطانیہ میں رہا ہوں اب اس کو بریک لگ رہی ہے آہستہ آہستہ لگتا ہے کہ تین چار سال میں معاملہ توازن پر آ جائے گا۔

(س) یہ جو خبروں میں قتل و غارت ہو رہی ہے یعنی شیعہ سنی فسادات لوگ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں اور جھگڑا چل رہا ہے

(ج) جتنا جھگڑا چل رہا ہے نا رپلائی کا اس میں دو باتیں قابل لحاظ ہیں ایک تو یہ کہ بات اتنی نہیں ہوتی جتنی کہ نمایاں کر کے پیش کی جاتی ہے دوسرے تنازعات پر کتنی قتل و غارت گری ہوتی ہے کراچی میں آپ کو معلوم ہے اندرون سندھ میں بلکہ پنجاب میں بھی سرحد میں تو پہلے ہی تھی قتل و غارت جو شخصی تنازعات کی بنیاد پر ہوتا ہے ان کے اعداد و شمار کو ایک طرف رکھو اور جو مذہب کی بنیاد پر کبھی کبھار کوئی تنازعہ ہو جاتا ہے وہ اشتعال کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور بعض لوگوں پر ایک کیفیت جنونی طاری ہو جاتی ہے اس کو ایک طرف رکھو تو اس بات کو مذہبی جنون کے ساتھ تعبیر کرنا میں سمجھتا ہوں کہ کسی طرح بھی بجا نہیں اشتعال میں آ کر تو آدمی کچھ بھی کر لیتا ہے۔ دوسری چیزوں میں بھی اشتعال ہو جاتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ بعض چیزوں کے بھڑکانے میں بیرونی طاقتیں اپنا کام کرتی ہیں۔

بیرونی لابیاں ہمیں بدنام کرنے کے لیے اور ہمارے امن کو غارت کرنے کے لیے برسر پیکار ہوتی ہیں اندرونی طور پر کوششیں کرتی ہیں اور اس کی وجہ سے پھر کچھ ایسے واقعات بھی ہو جاتے ہیں ورنہ زمانہ ہی کچھ ایسا ہے کہ امن ہر جگہ اٹھا ہوا ہے کچھ نہ کچھ گڑبڑ اگر ہو جاتی ہے تو پاکستان میں بطور خاص اور خصوصی طور پر مذہبی طبقوں کو بدنام کیا جاتا ہے اس کے علاوہ یہاں کی پاکستانی کمیونٹی اور جو یہ لابیاں کام کر رہی ہیں مجھے ان سے کچھ کہنا ہے آپ شکوہ کر لیں یا توجہ دلانے والی بات کہہ لیں یہاں جو انسانی حقوق کے حوالے سے یا قادیانیت کے حوالے سے پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ ہوتا ہے امریکی امداد جو بند ہے جاری ہم تو کہتے ہیں کہ اللہ کرے کہ ہمیں امریکی امداد کی بالکل ضرورت ہی نہ رہے۔ لیکن ایک مسئلہ چل رہا ہے۔ اس میں بھی دو باتیں شامل ہیں ایک بات انسانی حقوق کے حوالے سے اسلامی قوانین کے عدم نفاذ کی ضمانت طلب کرتا ہے۔ امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے کہا ہے کہ پاکستان ضمانت دے کہ پاکستان انسانی حقوق کے خلاف ان کے تصور کے مطابق کوئی کام نہیں کرے گا اور دوسرا قادیانیت کے سلسلے میں جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ واپس لیے جائیں امریکی صدر نے جو سرٹیفکیٹ جاری کرنا ہے اس میں یہ دو باتیں بھی شامل ہیں یہ بات درست ہے کہ اس میں سب سے بڑی شرط ذمی مسئلہ ہے ہم اس میں پوری طرح قومی موقف سے ہم آہنگ ہیں بلکہ ہمارا موقف اس سے بھی آگے ہے کہ ہمیں معذرت خواہانہ رویہ ترک کرنا چاہیے۔ انہیں ہمارا حق ہے عالم اسلام کا حق ہے ان سازشیوں کے بارے میں یہاں پر برطانیہ میں موجود ہماری لابیاں اور خصوصاً پاکستانی کمیونٹی کی توجہ نہیں ہے ابھی جو قادیانیوں کا اجتماع ہوا ہے اس میں ہندوستان کا سفیر آیا تھا اس نے تقریر کی ہے اور تقریر میں انسانی حقوق کے حوالے سے قادیانیوں کے موقف کی حمایت کی ہے یہ ایک خاص مسئلہ ہے ہم کو اس بات کا نوٹس لینا چاہیے ہماری پاکستان کمیونٹی کو ہمارے نظریاتی مسائل پر بھی توجہ دینی چاہیے۔

ہم اس انٹرویو کے اہتمام پر ادارہ جنگ کے بے حد شکر گزار ہیں جنگ ہمارا قومی اخبار ہے اور ہمارا اپنا اخبار ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

دعائے صحت کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جماعت کے ضلعی امیر مہتمم مدرسہ نعمانیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبید اللہ عرف گل خان کافی دنوں سے بیمار ہیں ان کے لیے تمام حضرات دعا فرمائیں

بقیہ: اخبار ختم نبوت

اللہ اس شخص کو جنت میں داخل کر دیں گے اللہ اکبر! لوگو! حضور نبی کریمؐ نے ایک چھوٹی سی نیکی کو فراموش نہیں کیا وہ ختم نبوت کے پروانوں کو کیسے بھول سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک ولی اللہ کا قول ہے کہ جو بھی تحفظ ختم نبوت کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بھی جہنم میں نہیں ڈالے گا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ایک دفعہ لوگوں سے فرمایا کہ قیامت کے دن حضورؐ فرمائیں گے کہ اے بخاری تو اور تیری جماعت بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جا۔ ختم نبوت کے تمام پروانے جنت الفردوس میں داخل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا اس لیے اس مادی دور میں صرف ایک ذریعہ نجات ہے کہ تحفظ ختم نبوت کیلئے کام کرو۔ سید امین گیلانی نے بڑی پرسوز انداز میں مسئلہ ختم نبوت کے مختلف پہلو کو اجاگر کیا۔

مرکزی ناظم اعلیٰ نوجوانان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ عبدالستار عاصم نے کہا کہ ہم مرزائیوں کو اسلام میں داخل ہونے کی دعوت دیتے ہیں کہ غلط راستے پر گامزن ہیں ہم شاہراہ اسلام پر آنے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ ان کی زندگی اور آخرت پرسکون اسلوب سے گزر جائے یہ دورہ ۸۔۹ اکتوبر ربوہ کانفرنس کے سلسلے میں تھا

پیارے ملک پاکستان سے ہم قادیانیت کو نکال کر دم لیں گے ایڈیشنل سیکرٹری ختم نبوت یوتھ فورس

صادق آباد (   ) گزشتہ روز ختم نبوت یوتھ فورس کا ہنگامی اجلاس دفتر ختم نبوت یوتھ فورس میں منعقد ہوا جس کی صدارت چوہدری محمد اعظم نے کی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوبہ پنجاب کے وائی ایف کے ایڈیشنل سیکرٹری محمد عبداللہ ربانی نے کارکنوں پر زور دیا کہ اپنے مطالعہ کو وسیع کریں اور فتنہ قادیانیت کا منہ توڑ جواب دیں کیونکہ ملک میں دہشت گردی اور تخریبی سرگرمیوں میں قادیانی براہ راست ملوث ہیں اور ملکی معیشت کو نقصان پہنچا رہے ہیں اور مزید انہوں نے کہا کہ شمارہ ختم نبوت کا ضرور مطالعہ کیا کریں اور اس کے مطالعہ کی عام لوگوں کو دعوت دیں اور انشاء اللہ جلد ہی پورے صوبہ پنجاب کو ہم قادیانیت کے لیے عذاب بنا دیں گے بلکہ پیارے ملک سے نکال کر دم لیں گے۔

ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ پنجاب کی تشکیل نو

لاہور (   ) ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ پنجاب کے جنرل کونسل کے اجلاس میں صوبہ بھر میں از سر نو تنظیم سازی کے لیے پنجاب کے عہدے داروں کی تشکیل نو کی گئی اور اہم افراد کو مندرجہ ذیل عہدے تفویض کیے گئے ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ پنجاب کے سرپرست ملک منظور الٰہی اعوان (سیالکوٹ) نگران ممتاز اعوان (بہاولپور) صدر فخر الاسلام فیصل (اٹک) سینئر نائب صدر افتخار احمد فخر (قصور) نائب صدر رانا شوکت حیات (ملتان) جنرل سیکرٹری عبدالحفیظ کھوکھر (لاہور) ڈپٹی جنرل سیکرٹری ایم عبداللہ ربانی (صادق آباد) ایڈیشنل سیکرٹری سعید ابن شہید (ساہیوال) پریس سیکرٹری چوہدری محمد عابد حسین تبسم (گوجرانوالہ) رابطہ سیکرٹری محبوب الرحمٰن قریشی (راولپنڈی) فنانس سیکرٹری قاری کفایت اللہ مدنی (لاہور) اور سالار محمد اشرف فریدی (اٹک) شامل ہیں۔

مولانا قاضی احسان الحق انتقال فرما گئے

راولپنڈی (   ) شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا قاضی احسان الحق مورخہ ۳۰ ستمبر کو راولپنڈی میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم اپنے والد محترم کی طرح جرات مند بہادر اور نڈر عالم دین اور خطیب تھے انہوں نے پوری زندگی قال اللہ وقال الرسول کی صدا بلند کرتے ہوئے گزاری تحریک ختم نبوت تحریک نظام مصطفیٰ تحریک مدح صحابہ میں قائدانہ کردار ادا کیا مرحوم انتہائی با اخلاق ملنسار اور مہمان نواز تھے آپ کا دستر خوان آپ کے دل کی طرح وسیع تھا۔ حضرت شیخ القرآن کے زمانہ میں دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی تمام دینی جماعتوں اور تحریکوں کا مرکز تھا قاضی احسان الحق نے اپنے عظیم والد کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اپنی تمام تحریکوں کا مرکز رکھا مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا مدتوں پُر نہیں ہو سکے گا۔ مرحوم کی نماز جنازہ لیاقت باغ پنڈی میں ادا کی گئی جس میں راولپنڈی اور دور دراز سے علماء کرام مشائخ عظام نے شرکت کی اور دوسری مرتبہ آپ کی نماز جنازہ اٹک میں ادا کی گئی۔ جو آپ کے برادر خورد مولانا حسین علی نے پڑھائی اور آپ کو اپنے والد مرحوم کی پہلو میں دفن کیا گیا نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے جو مولانا بشیر احمد مولانا عبدالرؤف مولانا محمد علی صدیقی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی فخر الاسلام فیصل عتیق الرحمان محمد ساجد مقصود احمد پر مشتمل تھا نے جنازہ اور تدفین میں شرکت کی اور آپ کے جانشین مولانا اشرف علی اور مولانا حسین علی حافظ محمد صدیق سے اظہار تعزیت کیا آپ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جامعہ اشاعت الاسلام اٹک میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا سمیع الحق مولانا محمد ضیاء القاسمی مولانا اعظم طارق ایم این اے مولانا محمد طیب پنج پیری قاری عبدالحی عابد اور دیگر علماء کرام نے آپ کی دینی سیاسی سماجی خدمات پر آپ کو ہدیہ تبریک پیش کیا مرحوم کے چھوٹے بھائی مولانا اشرف علی کو آپ کا جانشین مقرر کیا گیا اور مذکورہ رہنماؤں نے دستار بندی کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کا اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا خان محمد مدظلہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمان جالندھری مولانا اللہ وسایا مولانا بشیر احمد صاحبزادہ طارق محمود مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں مولانا قاضی احسان الحق کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس

نصیب فرمائیں اور آپ کی دینی خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

ختم نبوت یوتھ فورس صوبہ سندھ کے جنرل سیکریٹری کا دورہ

حیدرآباد (ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان صوبہ سندھ کے صوبائی جنرل سیکریٹری مجاہد نیاز احمد بنگلانی بلوچ نے گذشتہ دنوں تحصیل ٹنڈو سندھ کے دس بڑے اور چھوٹے قصبوں کا اچانک اور ہنگامی دورہ کیا دورہ کی ابتداء عزیز آباد گڑھی حسن روڈ باہوکھوسہ قصبہ عبدالکریم کھوسہ پیر شاخ توحید آباد میرپور مبارک پور قصبہ مولوی محمد رحیم (دورہ کے دوران ان قصبوں کی جامع مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت پر مفصل خطاب کیا ان میں ... تین قصبوں میں ختم نبوت یوتھ فورس کے یونٹس بھی قائم کیے نثار اللہ روڈ شہر کے آرگنائیزر مولانا نذیر الدین گھینہ کو قصبہ عبدالکریم حافظ عرض محمد کو قصبہ مولوی محمد رحیم کا آرگنائیزر مقرر کیا بقیہ عہدیدار کو آرگنائیزر خود ہی چنے گئے بعد میں سندھ کی عظیم دینی درسگاہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم باہوکھوسہ کے مہتمم مولانا محمد رحیم صاحب سے بھی ملاقات کی بعد میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم باہوکھوسہ میں صحافیوں کو اپنے دورہ کی تفصیل سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ الحمدللہ سندھ کے تمام بڑے شہروں سے لے کر چھوٹے قصبوں کے عوام قادیانیوں کو بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ڈی ایس پی۔ سی آئی اے حمیداللہ قریشی قادیانی۔ انسپکٹر پولیس پنجاب چوہدری سردار محمد کے فیصلہ کا خیر مقدم

فیصل آباد (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے مقامی ڈی ایس پی سی آئی اے حمیداللہ قریشی قادیانی غیر مسلم کا تبادلہ لاہور کرنے پر انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب چوہدری سردار محمد کے مستحسن فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ اس فیصلہ پر جلد عمل درآمد کرایا جائے اور دوسرے قادیانی غیر مسلم مسعود وڑائچ ڈی ایس پی گلبرگ کو بھی فیصل آباد سے جلد تبدیل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل الگ الگ یادداشت کے ذریعہ وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں سے استدعا کی تھی کہ انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب نے ۲۳ اگست ۹۲ء کو صوبہ پنجاب میں ۳۵ ڈی ایس پی کے تبادلے کیے تھے مگر ۲۸ سال سے فیصل آباد میں تعینات ڈی ایس پی سی آئی اے حمیداللہ قریشی قادیانی غیر مسلم اور ڈی ایس پی گلبرگ مسعود وڑائچ قادیانی غیر مسلم کو بعض ایم این اے اور ایم پی اے کے دباؤ کے تحت تبدیل نہیں کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے فیصل آباد کے ۲۷ لاکھ مسلمان سخت پریشان اور نالاں ہیں جبکہ ہر تین سال بعد مسلمان افسروں کو تبدیل کر دیا جاتا ہے کیا قادیانی افسروں کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا لہٰذا ان دونوں مرتدوں کو جلد تبدیل کیا جائے جس پر فی الحال ایک کا تبادلہ ہوا ہے اور شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

بقیہ: عقیدۂ ختم نبوت

اگر کسی کی سفارش تصدیق کر دیں اور ذمہ داری لے لیں تو اس کو ویزا مل جائے گا اب یہ نوجوانوں کو کہتے ہیں دیکھو تم کو دلوا دیں گے پرمنٹ ویزا دلوا دیں گے تم اس فارم پر دستخط کر دو اس فارم کے اندر اس بات کا عہد نامہ ہوتا ہے کہ میں "احمدی" ہوں بہت سے نوجوان قادیانیت سے شکار اس طریقے سے ہوئے ہیں کہ جب انہوں نے دستخط کیے تو کسی نے ان سے کہا کہ بندۂ خدا تم کفر نامہ پر دستخط کر رہے ہو تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہم تو دستخط ایسے جھوٹ موٹ کر رہے ہیں دل میں تو ہمارے ایمان ہے۔ لیکن یاد رکھیے جو شخص کلمہ کفر زبان سے نکالتا ہے یا تحریر پر دستخط کرتا ہے تو اس کے کفر پر کفر کا فتویٰ لگتا ہے جب تک وہ اپنے ایمان کی تجدید نہیں کرے گا ہم اس کو کافر ہی مانیں گے کیونکہ اس نے کھلے کفر پر دستخط کیے ہیں اس طرح سے یہ ایمانوں پر ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں اب یہ ساری ذمہ داری یورپ میں بسنے والے مسلمانوں پر آ گئی ہے خاص طور پر برطانیہ میں بسنے والے مسلمانوں کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے کہ وہ اس نقش قدم پر چلیں جو پاکستان کے مسلمانوں نے آپ حضرات کے لیے تاریخ پر ثبت کر دیئے ہیں اپنے بچوں اور اپنی نسلوں کو اس فتنے سے بچانے کے لئے جو اقدامات ہو سکتے ہیں کیے جائیں۔ اپنے تعلیمی اداروں کے اندر اس فتنے سے بچانے طلبہ اور طالبات کو باخبر کیا جائے اس عقیدۂ ختم نبوت کو پھیلایا جائے اور قادیانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے خاص طور پر ہمارے نوجوانوں کو پھانسنے کے لئے ان کی لڑکیوں کا حربہ بڑا خطرناک ہے اس پر خصوصی نظر رکھی جائے اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کا حامی اور ناصر ہو۔ میں انہی کلمات کے ساتھ اپنے اس بیان کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ برطانیہ کو اس جھوٹے نبی کے ماننے والوں کا مدفن بنائے۔

بقیہ: فتنۂ ارتداد

بی ان لوگوں کے دین کا ذخیرہ (بچانے کا ذریعہ) ہے ابھی تو ان کا تعزیہ بناتے رہنا ہی ان کے اسلام کا محافظ ہے پھر رفتہ رفتہ یہ پکے مسلمان ہو جائیں گے۔ اس وقت سنت و بدعت کی تعلیم دے دینا۔

اگر کسی جگہ بدعت ہی لوگوں کے دین کی حفاظت کا ذریعہ ہو جائے تو وہاں اس بدعت کو غنیمت سمجھنا چاہیے جب تک کہ ان کی پوری اصلاح نہ ہو جائے (چونکہ یہ بدعت ان کے لیے کفر سے کفایہ (محفوظ رہنے کا ذریعہ) ہے اس لیے ان کو اس سے منع کرنا مصلحت نہیں۔

اس کے بعد عام مجمع میں بیانات ہوئے اور وہاں لوگوں کی سمجھ کے مناسب اعلان کے لیے یہ الفاظ تجویز ہوئے کہ مسلمانوں کی کتھا ہوگی اور بیان کے لیے ذکر میلاد شریف تجویز ہوا اور شیرینی بھی تقسیم ہوئی اور یہ سب کچھ مقامی رعایت کے سبب ہوا۔

اور جب انہوں نے خوب اچھی طرح وعدہ کر لیا کہ ہم مرتد نہ ہوں گے تب واپسی ہوئی۔

(اشرف السوانح جلد ۳)

بقیہ: بینکوں کا سود

کہ قرض دہندہ کو کوئی نقصان پہنچا ہو چنانچہ یہ حضرات قرض دہندہ کے ان رقوم سے استفادہ نہ کر سکنے ہی کو بذات خود نقصان قرار دیتے ہیں چاہے اس دوران اسے ان کی ضرورت ہی پیش نہ آئی ہو۔

ازہری علماء کا فتویٰ

جامعہ ازہر کے ایک سو نامور علماء اور اساتذہ نے بھی بیک زبان سیونگز سرٹیفکیٹس اور سیونگ اکاؤنٹس سے حاصل ہونے والے منافع کو ناجائز قرار دیا ہے مصر کے ایک اخبار النور نے اپنی ۲۰/۹/۱۹۸۹ء کی اشاعت میں ان کے ناموں کی مکمل فہرست شائع کی ہے

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپ چاہتے ہیں
کہ آپ کی رقم
مسلمانوں کو مرتد
بنانے میں
استعمال ہو

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

لیکن
اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جا رہا ہے

وہ کیسے؟
آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں؟
اسی خرید و فروخت لین دین کے ذریعے
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کراتے ہیں

جس کے نتیجہ میں
وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتا ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ
قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھیے
• آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
• آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
• آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
• آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
• آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا
تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کر دیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجیے

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون ۴۰۹۷۸